

یہودیّت، عیسائیّت، اسلام اور دیگر مذاہب کے مختلف تصورات کا جائزہ

فرشتوں کی تاریخ

PDFBOOKSFREE.PK

تحقیق و ترجمہ
یاسر جواد

فرشتوں کی تاریخ

فرشتوں کے بارے میں یہودیت، عیسائیت، اسلام اور دیگر
مذہب کے مختلف تصورات کا انتہائی دلچسپ، معلوماتی اور تحقیقی جائزہ

تحقیق و ترجمہ

یا سر جواد

پروفیسر اسلم آزاد، رکن بہار قانون ساز کونسل کے
ترقیاتی فنڈ سے طلبہ کی فلاح کے لیے فراہم

ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

FARISHTON KI TAREEKH

Translated by
Yasar Jawwad

Year of Edition 2011
ISBN 978-81-8223-867-1

Price Rs. 350/- (Library Edition)

نام کتاب : فرشتوں کی تاریخ
تحقیق و ترجمہ : یاسر جواد
سن اشاعت : ۲۰۱۱ء
قیمت : ۳۵۰ روپے (لائبریری ایڈیشن)
مطبع : عظیم آفسیٹ پرنٹرز، دہلی-۶

Published by
EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE
3108, Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6 (INDIA)
Ph : 23216162, 23214465, Fax : 0091-11-23211540
E-mail: info@ephbooks.com, ephdelhi@yahoo.com
website: www.ephbooks.com



فہرست

7	پیش لفظ
9	1- فرشتوں کا تصور..... ایک تاریخی جائزہ
10	ماخذ اور کام
11	یہودیت اور زرتشت مت
14	عیسائیت میں فرشتے
16	اسلام میں فرشتے
16	فرشتوں کے مراتب
17	خصوصیات یا اوصاف
18	فرشتوں کی صورت گری
20	جدید دنیا میں فرشتے
22	2- باہل اور زرتشت مت
25	ژیندہ اوستا میں فرشتے
26	3- بائبل دور اور یہودیت
27	فرشتوں کی ظاہری شکل
31	تالمودی اور تفسیری (مبد راسی) ادب
31	علم الملائکہ کی ترقی

- 32 بائبل بیانات کی تفسیر اور تحلیل
- 35 نام اور جوہر
- 37 فرشتوں کی تعداد
- 38 فرشتوں کے وظائف
- 41 قرون وسطیٰ میں
- 41 قبائل
- 42 باطنی علم الملائکہ
- 43 عمومی تاریخی ترقی
- 44 فرشتہ پرستی
- 45 انسان سے کتر حیثیت
- 45 فیلو جوڈیس کے رائے
- 46 سعدیہ، جلیوی، ابن داؤد، میمونائڈز
- 47 قبائل کا نکتہ نظر
- 48 4- عیسائیت کے فرشتے
- 50 خدا کے خدمت گار
- 50 نوع انسانی کی جانب خداوند کے قاصد
- 51 ذاتی محاذ
- 52 دنیا پر حاکم الوہی نمائندے
- 53 نظام مراتب
- 56 فرشتوں کی تعداد
- 56 برے فرشتے
- 57 Septuagint میں "فرشتہ" کی اصطلاح

59 5- اسلام کے ملائکہ

قرآن اور فرشتے

- 59 فرشتے جزو ایمان ہیں
- 60 فرشتوں کی تخلیق
- 60 عرش اور فرشتے
- 60 اللہ کی خدمت
- 31 فرشتوں کی جنس
- 61 تسبیح و تحمید
- 62 انسانوں اور فرشتوں کا تعلق
- 62 زمین پر نزول
- 63 فرشتے اور دیگر انبیاء
- 63 جبرئیل (علیہ السلام)
- 64 جنگ بدر
- 64 روحمیں قبض کرنا
- 65 روز قیامت اور فرشتے
- 65 دوزخ اور فرشتے
- 66 فرشتوں کے متعلق مسلم روایات
- 66 شوق قلب اور فرشتے
- 67 نماز اور فرشتے
- 67 معراج اور فرشتے
- 68 جنگ میں ملائکہ کی شرکت
- 69 تخلیق آدم کی اسلامی داستان میں فرشتوں کا کردار
- 71 اولیاء اور فرشتے
- 72 احادیث اور تفاسیر میں فرشتوں کی وضاحت
- 74 جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل کے متعلق روایات
- 76 تقسیم ملائکہ
- 78 جنات اور فرشتے

6- فرشتوں کا تعارف

81

6- متفرق موضوعات (ادب، آرٹ، فنِ تعمیر وغیرہ)

145

فرشتوں کا ارتقا

146

علم الملائکہ

146

فرشتوں کا ظہور

146

فرشتہ پرستی

147

ادب میں فرشتے

150

آرٹ میں فرشتے

153

فنِ تعمیر میں فرشتے

158

مقدس فرشتوں کے اعمال

159

پرندے بطور فرشتے

159

فرشتوں سے رابطہ

160

فرشتوں کی سمیتیں

161

بننے کے دن اور فرشتے

162

موسموں کے فرشتے

162

علمِ الخفیہ، حکمرانی اور فرشتے

162

معادیات

163

فرشتوں کی زبان

163

قریب المرگ تجربات اور فرشتے

165

فرشتے تحتِ لہری میں راہنما کے طور پر

167

برزخ کے فرشتے

167

اژن طشتریوں اور فرشتے

168

اجتماعی لاشعور اور فرشتے

مترجم کا نوٹ

اگرچہ فرشتوں کا تصور ہماری روزمرہ زبان، ضرب الامثال، محاوروں اور شاعری کے علاوہ آرٹ میں بھی موجود ہے، لیکن اردو زبان میں ان کے حوالے سے کوئی جامع تحریر موجود نہیں۔ انٹرنیٹ پر انگریزی کی کوئی ایسی کتاب بھی نہیں مل سکی جس میں مختلف مذاہب اور تہذیبوں میں فرشتوں کے تصور اور کردار کی وضاحت کی گئی ہو۔ ... حالانکہ تینوں بڑے وحدانیت پرست مذاہب (اور بالخصوص اسلام) میں ملائکہ خدا کے قاصد ہونے کے ناتے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ آسمان پر بیٹھے خدا اور زمین پر بسنے والے انسانوں کے درمیان فرشتے ہی واحد وسیلہ ہیں۔ وہ مختلف مذہبی تجربات ... روایا، مکاشفات، خوابوں، معجزات، کرامات، غیبی امداد کے واقعات کی بہت سی کہانیوں اور الف لیلہ ولیلہ کے علاوہ اولیا کے قصوں میں بھی ملتے ہیں۔ ہم نے تمام ایسی نیم الوہی - نیم انسانی لطیف "ہستیوں" کو فرشتوں میں شمار کیا ہے جنہوں نے مختلف مذاہب اور تہذیبوں میں بطور تصور ترقی و مقبولیت پائی۔

اس سلسلے میں یوس اولیور کی کتاب "Angels: A-Z" خاص طور پر مددگار ثابت ہوئی اور فرشتوں کا مختصر تعارف وچیں سے لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر راہنما کتب اور وسائل میں درج

ذیل شامل ہیں:

Macmillan Encyclopedia of Religion.

Encyclopedia of Religion and Ethics.

Catholic Encyclopedia.

Encyclopedia of the Unexplained.

Britannica Encyclopedia.

Encarta Encyclopedia

Wikipedia, the Free Encyclopedia.

الہدایہ والنبایہ، از ابن کثیر۔

اشاریہ مضامین قرآن۔

بائبل کے سواہم موضوعات۔

تذکرۃ الاولیاء، از فرید الدین عطار۔

یہ کتاب نگارشات کی کئی برس سے جاری ”مابعد الطبیعیاتی سیریز“ کی ایک اور کڑی ہے۔
ادارہ اس سے قبل ”خدا کی تاریخ“، ”روح کی تاریخ“، ”شیطان کی تاریخ“، ”موت کی تاریخ“،
”جادو کی تاریخ“ اور ”پراسرار واقعات کا انسائیکلو پیڈیا“ شائع کر چکا ہے۔ ”حیات بعد الموت“
اور ”جنت و دوزخ کی تاریخ“ زیر طبع ہیں۔ مترجم کا مقصد مابعد الطبیعیاتی تصورات کو تاریخ و
تہذیب کی روشنی میں پرکھنا اور پیش کرتا ہے تاکہ موافقتوں اور تضادات کے علاوہ سیاسی و ثقافتی
اثرات کو واضح کیا جاسکے۔

اس کتاب میں فرشتوں کے ناموں کے انگریزی تلفظ اور آخر میں یہودی-عیسائی صحائف
کے غیر مانوس ناموں کی فہرست کے علاوہ مغربی آئٹھوں کی بنائی ہوئی تقریباً 30 پینٹنگز اور خاکوں
کے عکس بھی دیے گئے ہیں کیونکہ بالخصوص مذہبی فن تعمیر اور مذہبی روایت میں تصاویر کو خاص اہمیت
حاصل ہے۔ (مثلاً کرسس کا راز کی طرح عید کا راز پر بھی فرشتہ نما پردار شہیں دیکھی جاسکتی ہیں۔)
تاہم، ہم نے اسلامی روایت میں شامل کسی بھی فرشتے کی کوئی تصویر شامل نہیں کی، مگر ان کے خد و خال
اور قد و قامت اور دیگر خصوصیات کا بیان ضرور شامل کیا جو مذہبی و تاریخی کتب میں ملتا ہے۔

یا سر جواد

فرشتوں کا تصور..... ایک تاریخی جائزہ

آج بھی زیادہ تر مذاہب کے بہت سے لوگوں کو یقین ہے کہ سب انسانوں کے ساتھ ہدی اور نیکی کا ایک ایک فرشتہ مقرر ہے جو خدائے مطلق کے فرامین پر عمل کروانے کی ہدایات دینے کے علاوہ تافرمانی کی صورت میں گناہوں کا اندراج بھی کرتے جاتے ہیں۔ تہذیبی اعتبار سے بات کی جائے تو سب سے پہلے سامیوں نے روجوں اور فرشتوں کا تصور کیا۔ اشوریوں کے ہاں مختلف پردار جانور ملتے ہیں جنہیں شہر، کسی معبد یا مخصوص عمارت کا محافظ تصور کیا جاتا تھا۔ لیکن فرشتوں پر یقین اور اس میں بدلتے ہوئے رجحانات کے لیے زرتشت مت، یہودیت، عیسائیت اور اسلام جیسے وحدانیت پرست مذاہب کی روایات پر نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ (آئندہ ابواب میں ان پر الگ الگ تفصیلات کی گئی ہے۔)

فرشتے ایسی روحانی ہستیوں کے نہایت متنوع گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو مادی اور انسانی اقلیم اور

فرشتوں کی تاریخ

انسان کی تاپاک فانی دنیا کے مابین قاصد کا کام انجام دیتی ہیں۔ مغربی مذاہب میں "Angels" کی اصطلاح با تخصیص طور پر نیک اور مہربان شیطانوں کو ممیز کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ تاہم، بیش تر دیگر مذاہب میں اچھے اور برے شیطانوں کے درمیان فرق کم واضح ہے؛ ان کے طرز عمل کا دار و مدار صورت حالات اور افراد و گروہوں کے طرز عمل پر ہوتا ہے۔

ماخذ اور کام:

لفظ angel یونانی زبان کے "aggelos" سے ماخوذ ہے جس کا عبرانی ترجمہ ملاکھ (mal'akh) یعنی قاصد کیا گیا۔ لفظ کا لغوی مطلب الوہی قاصدوں کی حیثیت میں فرشتوں کے اولین وظیفے کی نشاندہی کرتا ہے۔ خدا فرشتوں کو انسانوں کی جانب بھیجتا ہے تاکہ وہ انہیں ان کی مطلق ہستی، مقصد اور مقدر سے آگاہ کریں۔

زرشت مت، یہودیت، عیسائیت اور اسلام جیسے الہام پر مبنی مذاہب میں فرشتوں کا کردار بھرپور انداز میں وضاحت شدہ ہے۔ یہ مذاہب انسان اور خدا کے درمیان فاصلے پر زور دیتے ہیں: نتیجتاً انہیں دونوں کے درمیان پیغامات لانے لیجانے والوں کی ضرورت سب سے زیادہ پڑی۔ کثرت پرستانہ مذاہب میں انسان اور دیوتاؤں کے درمیان فاصلہ کم واضح ہے۔ لہذا فرشتوں کے وظائف خود دیوتا ہی انجام دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ وحدانیت پرست مذاہب میں فرشتہ نما قاصدوں کا کردار نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ خدا اور انسان کے درمیان کوئی فاصلہ ہی نہیں۔ ساری کائنات مقدس ہے؛ خدا یا معبود اور انسانوں کا جو ہر مشترک ہے۔ الہام کسی واحد، دور دراز، الوہی ماخذ کے بجائے اندر سے آتا اور مراقبے سے تحریک یافتہ یا بصیرت یافتہ افراد کی تعلیمات سے فیض یاب ہوتا ہے (جیسے جین مت میں تیرتھنکر یا بدھ مت میں بودھستو)۔ بایں ہمہ کثرت پرست اور وحدانیت پرست دونوں مذاہب میں فرشتوں سے مشابہ روحانی ہستیاں ملتی ہیں تاکہ افراد کو دیوتاؤں اور رُوحوں کے ساتھ مناسب رتبہ حاصل کرنے میں مدد دے سکیں۔ مثلاً چینی مذہب میں شین (Shen) مہربان رُوحیں ہیں (کبھی کبھی اجداد کے بھوت) جو موزوں بھینٹوں اور رسوم کے ذریعہ زندہ افراد کی خدمت کرتی ہیں۔ ہشتو مت میں "کامی" دیوتاؤں،

اجداد اور حتیٰ کہ فطری اشیا کی روحیں ہیں جن کی حمایت اور مدد عقیدت اور اطاعت کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہے۔ جاپانی بودھی کا می کو دیوتاؤں یا بودھستوں کی مجسم صورتیں خیال کرتے ہیں۔

یہودیت اور زرتشت مت:

ابتدائی عبرانی فکر میں خدا براہ راست لوگوں پر ظاہر ہوتا اور ان سے گفتگو کرتا ہے (کتاب پیدائش 3:8؛ خروج 12:1)۔ وہ اکثر انسانی معاملات میں بھی مداخلت کر کے تشدد اور تادیبی رویہ اختیار ہے۔ خدا کی بربری فطرت ایک خانہ بدوش، فاتح قبیلے کی اقدار کی عکاس ہے جس کی اخلاقیات رسوم اور نیو پر مبنی تھیں۔ پیغمبروں اور قبل از خروج مصنفین کے زیر اثر ان قدیم تصورات پر نظر ثانی کر کے سماجی انصاف پر مبنی ایک اخلاقیات وضع کی گئی۔ ایک نئے مذہبی طبقے نے براہ راست خدا سے رجوع کیے بغیر شرکی وضاحت کی۔ انسانوں کے ساتھ خدا کی روبروئی میں فرشتوں اور بدروحوں نے خدا کی جگہ لے لی، اور شیطان نے اپنے تباہ کن اختیارات حاصل کیے۔

اسی طرح صدیوں کے دوران فرشتوں کی بھی قلب مابیت ہوئی۔ ابتدائی بائبل کی کہانیوں میں (مثلاً زبور 78:49؛ سموئیل 18:10، 1) وہ بدخواہ اور قاتلانہ ہو سکتے ہیں۔ بعد کے مصنفین نے بدخواہ روحوں کے مقابلے میں ان کی مہربانی یا کم از کم راست بازی پر زور دیا۔ شرانگیز بدروحوں اور ان کے رہنما شیطان کا ماخذ بعد کی یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں زبردست قیاس آرائیوں کا موضوع بنا۔ عمومی نقطہ نگاہ کے مطابق شیطان اور اس کے پیروکار نافرمان فرشتے تھے جنہیں حسد، رشک یا لالچ کی وجہ سے جنت بدر کیا گیا۔

یہودیت میں مفصل علم الملائکہ کی ترقی بائبل ایسری (چھٹی صدی قبل مسیح) کا نتیجہ اور زرتشت مت کے اثر کا حاصل تھی۔ ابورامزدا (مہربان دیوتا) اور انگرامنیو (بدخواہ دیوتا) کے درمیان کائناتی جنگ کی زرتشتی اسطورہ نے عبرانی صحائف اور Apocrypha نے علم الملائکہ اور شیطانیات پر عیسائی اثرات مرتب کیے، جس نے آگے چل کر یہودی، عیسائی اور مسلمان فکر کو متاثر کیا۔ عہد نامہ حقیق کا خدا بھی ابورامزدا کی طرح فرشتوں کی ایک فوج میں گھرا ہوا ہے۔ وہ ”رب الافواج“ ہے اور اس کے جنگجو فرشتے شیطان کی زیر قیادت شرانگیز قوتوں سے لڑتے ہیں۔ شیطان نے آہستہ



نہیں ملائکہ رافیل کو اکثر تو بیاس کے ہمراہ پیش کیا گیا (13 ویں صدی)۔

آہستہ سب سے بڑے دشمن انگریزی کی صورت اختیار کر لی۔

یہودیت نے زرتشت مت والی ہی تقسیم کائنات کو قبول کر لیا: آسمان، زمین اور پاتال یا جہنم کی اتالیم۔ آسمان افلاکی خطہ ہے جہاں خدا اور اس کے ملائکہ آباد ہیں۔ زمین، انسان کی دنیا،

زمان و مکان اور علت و معلول میں محدود ہے۔ بگاڑ، بد نظمی، تاریکی اور موت کی زیر زمین دنیا یعنی پاتال شیطان اور اس کے شر انگیز پیروکاروں کا مسکن ہے۔ تین حصوں پر مشتمل اس کائنات نے یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے مذہبی، مابعد الطبیعیاتی اور سائنسی تصورات کے لیے بنیاد بنائے رکھی، حتیٰ کہ سولہویں صدی میں کاپرنیکس نے انقلاب برپا کر دیا۔ تین حصوں پر مشتمل کائنات میں زمین ایک غیر کامل کارواں سرائے ہے جہاں انسان آباد ہے..... متضاد ترنگوں کا حامل، اپنے ماخذ سے نا آشنا، اپنی تقدیر اور فطرت سے لاعلم۔ فرشتوں کا اصل مقصد خدا اور انسان کے درمیان حائل فاصلے کو پائنا ہے۔ زرتشت مت میں یہ فاصلہ (دیوتاؤں کے مابین) اس قدیم لڑائی کا نتیجہ تھا جس نے انسان کو ایک انجمنی دنیا میں بے سہارا اور بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں یہ دوری انسان کے گناہ اور بہشت بدری کا نتیجہ تھی۔ وجہ چاہے کچھ بھی ہو، لیکن انسان اپنے خالق کے ساتھ تعلق کو بھول گئے یا انہیں اپنی تخلیق کا مقصد سمجھ نہ آیا۔ چونکہ فرشتے انسانی روپ دھارنے کے قابل ہیں۔ اس لیے وہ آسمان اور زمین کی خلیج کو پانے اور الوہی ارادے، قانون اور منصوبے کو منکشف کرنے کے قابل ہوئے۔ فرشتوں کے الہامی کردار کو اجاگر کرنے میں یہودیت مت نے زرتشت مت کی پیروی کی۔ زرتشت مت کے ایساہنچاؤں میں سے ایک دو ہومناہ (نیک سوچ) زرتشت پر ظاہر ہوا اور خدا کی حقیقی فطرت اور انسان کے ساتھ اس کے وعدے کے متعلق بتایا۔

عبرانی صحائف میں فرشتوں کے وظائف زرتشت مت والے ہی ہیں۔ وہ خدا کی مدح سرائی کرتے، الوہی صداقت افشا کرتے اور فتنائے ایزدی کے مطابق عمل کرتے ہوئے اچھوں کو انعام اور بدوں کو سزا دیتے ہیں۔ وہ انسانوں کو خدا کی تعظیم میں مدد دیتے اور اس کی نظر میں ایک موزوں مقام حاصل کرنے کے قابل بھی بناتے ہیں۔ نیز وہ راست بازوں کی روحوں کو آسمان تک لیجانے کا وظیفہ بھی انجام دیتے ہیں۔

فرشتے الوہی قانون کا نفاذ کرتے وقت یا بدوں کو سزا دینے کی خاطر بے رحم بھی بن سکتے ہیں (حزقی ایل 9)۔ تاہم، وہ راست بازوں کے ساتھ اپنے طرز عمل میں توجہ اور سرپرستی کا مثالی نمونہ ہیں۔ مکاشفاتی (Apocryphal) کتاب Tobit (دوسری صدی قبل مسیح) میں ربیخ الملائکہ رافیل

ایک خطرناک سفر میں نوجوان ہیرودیس کی راہنمائی کرتا اور جادوئی منتر بتاتا ہے جو اسے شیطان اسودیس سے محفوظ رکھتا اور اس کے باپ کی بیٹائی بحال کرتا ہے۔ توہیاس کی معاونت کرتے ہوئے رافیل اُن محافظ فرشتوں جیسا انداز اپناتا ہے جو بعد کی یہودیت اور کیتھولک ازم میں بے پناہ اہمیت اختیار کر گئے۔ یہ سرپرست فرشتے ”فراوشی“ نامی زرتشتی روحوں جیسے تھے..... اجدادی روحوں، سرپرست روحوں اور افراد کے لافانی اجزاء کے درمیان ایک مقام اتصال۔

عبرانی صحائف میں دوریکس الملائکہ کا ذکر موجود ہے: میکائیل یا میکیل (خدا جیسا) آسمانی لشکروں کا جنگجو سردار؛ اور جبرائیل یا گابریل (خدا کا انسان)، آسمانی قاصد۔ مکاشفاتی اناجیل (Apocrypha) میں مزید دوریکس الملائکہ کا ذکر ہے: رافیل (خدا کی شفا) جو Tobit میں مذکور ہے؛ اور اُرئیل (خدا میرا نور ہے) جس کا ذکر Esdras 2 میں آیا ہے۔ Tobit میں سات بے نام ریکس الملائکہ کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس کے علاوہ عبرانی صحائف میں فرشتوں کے دو سلسلے بھی موجود ہیں۔ چھ پروں والے سیرافیم جو الوہی تخت کے ارد گرد منڈلاتے اور خدا کی مدح سرائی کرتے رہتے ہیں، اور دوسرے کروہیم جن کے متعلق حزقی ایل نے بیان کیا۔ سلیمان نے زیتون سے تراشے اور سونا چڑھے پر دار کروہیم کے دود یوقامت بت معبد کے نہایت اندرونی حصے میں نصب کیے، اور خدا نے آدم و حوا کے نکالے جانے کے بعد باغ عدن کے مدخل پر شمشیر شعلہ بردار کروہ کو تعینات کیا۔

بعد کی یہودیت کا علم الملائکہ غناسطی، عیسائی اور عوامی اعتقادات کو جذب کر لینے کے نتیجے میں حد درجہ تفصیلی ہوتا چلا گیا۔

عیسائیت میں فرشتے

عہد نامہ جدید کے فرشتے بھی عہد نامہ عتیق کے فرشتوں جیسے وظائف انجام دیتے ہیں۔ تاہم، مسیحی علم الملائکہ زیادہ مفصل ہے اور غناسطی و عوامی اعتقادات کو زیادہ منعکس کرتا ہے۔ مسیحی دور کی پہلی چار صدیوں کے دوران پھلتے پھولنے والے غناسطی عیسائی، یہودی اور پاگان (بت پرست) شاخوں کا ملغوبہ تھے، لیکن انہوں نے مجموعی طور پر کائنات کو خیر اور شر کے درمیان لڑائی کا

ایک میدان تصور کیا۔ وہ انسان کو ایک شیطانی شخصیت کی پیدا کردہ کائنات میں محبوس مانتے تھے۔ انسان کا مشن ان آسمانوں پر واپس جانا تھا جہاں سے وہ آیا۔ یہ کام کرنے کے لیے روح کو سات مراحل یا درجات سے گزرتا تھا جن میں ہر ایک پر ایک ایک فرشتہ قادر تھا۔ فرشتے صرف ان روحوں کو آگے جانے کی اجازت دیتے جو انہیں ان کے نام لے کر مخاطب کرتیں اور موزوں منتر پڑھتی تھیں۔ ان ناموں اور منتروں کا علم ہی غناسطیوں کی وجہ تسمیہ ہے۔ Gnostics کا لفظی مطلب ”اہل علم“ بنتا ہے (عربی میں یہ بگڑ کر غناسطی بن گیا)۔

یہودیوں کے ساتھ ساتھ بہت سے عیسائیوں نے بھی یہ غناسطی عقیدہ قبول کر لیا کہ فرشتوں نے تخلیق میں کردار ادا کیا اور کائنات کو چلائے رکھنے کے عمل میں شریک ہیں۔ سکندر یہ کے کلیمنٹ (150-215ء) کو یقین تھا کہ ستاروں اور چار عناصر کی حرکت فرشتوں کے کنٹرول میں تھی۔ ستاروں کو فرشتوں کے ساتھ شناخت کیے جانے کا امر وضاحت کرتا ہے کہ ان کی تعداد، خوبصورتی اور تابانی کتنی زیادہ تھی۔ کچھ ابتدائی عیسائیوں (جو غالباً سابق غناسطی ہی تھے) نے فرشتوں کی پرستش کی اور انہیں بطور ثالث مسیح سے بھی زیادہ طاقتور مانا۔ غالباً اسی لیے عہد نامہ جدید میں فرشتوں کی عبادت کے خلاف حکم آیا ہے (عبرانیوں، 1:44)۔ فرشتوں سے مدد مانگنے کی غناسطی روایت نے اس ملکوتی بحر میں حصہ ڈالا جو عوامی یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں ترقی پذیر ہوا۔

عبرانی صحائف کے فرشتوں کی طرح مسیحی فرشتے بھی خدا کے قاصد اور ایلچی ہیں۔ انہوں نے مسیح کی پیدائش کا اعلان کیا اور کرۂ ارض پر اس کے مشن کی تصدیق کی۔ اس کے علاوہ انہوں نے حواریوں، اولیاء اور شہداء کے مشن کو بھی معتبریت بخشی۔ عیسائیوں کی روزمرہ زندگی میں فرشتوں کا بڑا عمل دخل ہے۔ وہ ساکرامنٹس کی صدارت کرتے ہیں۔ لہذا مسیحی زندگی کے اہم ترین لمحوں میں شامل ہیں۔ وہ روز حشر کا اعلان کریں گے اور اچھوں بروں کی تمیز کریں گے۔ رئیس الملائکہ میکائیل (مائیکل) مرنے والوں کی روحوں کو تولتا ہے۔ فرشتے عیسائیوں کو بے شمار طریقوں سے نجات پانے میں مدد دیتے ہیں، ان کے بغیر کوئی دعا نہیں ہو سکتی۔ وہ اہل ایمان کی دعائیں خدا تک پہنچاتے ہیں۔ وہ کمزور کو طاقت اور کچلے ہوؤں کو تسلی دیتے ہیں (بالخصوص شہداء کو)۔ اولیاء کی سوانحیات کے مطابق انہوں نے فرانسسکیوں کی خانقاہ میں راہبوں کے لیے کھانا بھی پکایا۔

روایت کہتی ہے کہ بچوں کے محافظ فرشتے آسمان پر، خدا کے قریب، ایک خصوصی مراعات یافتہ مقام رکھتے ہیں (متی 18:10)۔

اسلام میں فرشتے:

اسلام کا علم الملائکہ یہودی اور مسیحی نقوش پر ہی چلتا ہے۔ فرشتوں کے درمیان گھرا ہوا خدا ساتویں آسمان (عرش) پر تخت نشین ہے۔ فرشتے زمینی بادشاہ کے خدام کی طرح خدا کی خدمت کرتے اور اس کے قاصدوں کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ اسلامی روایت کے مطابق فرشتہ ہی حضرت محمدؐ پر وحی لے کر آیا، لیکن آپؐ اسے جن سمجھے اور بہت پریشان ہوئے۔ انجام کار جبرئیل (علیہ السلام) آپؐ پر ظاہر ہوئے اور آپؐ کے پیغمبر ہونے کی توثیق کر دی۔ فرشتہ وحی کی حیثیت میں جبرئیل آپؐ کو پروں والے گھوڑے براق پہ بٹھا کر سات آسمانوں کی سیر کروانے لے گئے۔ قرآن میں دیگر فرشتوں کا بھی ذکر ہے۔ میکائیل (مائیکل) انسانوں کو کھانا اور علم دیتا ہے؛ عزرائیل ملک الموت ہے؛ Isafal یا اسرافیل جسموں میں روح پھونکتا ہے اور روز حشر کا اعلان کرنے کے لیے بھل بھی وہی بجائے گا۔ عوامی عقیدے کے مطابق فرشتہ صفت عورتوں "حوروں" کا ایک ٹولہ مسلمانوں کی جنت میں رہتا ہے۔ ان حوروں کا کام جنت میں جانے والے مسلمان مردوں کو شہوانی مسرت بہم پہنچانا ہے۔ حوریں ہندو افلاک کی مسکور کن اور جنسی اعمال میں تربیت یافتہ اپسراؤں جیسی ہیں۔ حوروں اور اپسراؤں کی شہوانیت عیسائی فرشتوں کی غیر جنسیت سے واضح طور پر متضاد ہے۔

فرشتوں کے مراتب:

فرشتوں کو عموماً چار یا سات سلسلوں میں گروہ بند کیا جاتا ہے۔ رومن مقدس کتب "Sibylline Oracles" میں چار سلسلے بیان کیے گئے ہیں۔ چوتھے سلسلے کی نمائندگی چار نقاط اہلیہ (کارڈنل پوائنٹس) کرتے ہیں اور یہ کاملیت کی علامت ہیں۔ سات معلوم "سیاروں" (پانچ سیارے، سورج اور چاند) کی تعداد نے بابلی فلکیات میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ زرتشت

مت پر بائبل سائنس کے اثر کا اندازہ زرتشتی علم کائنات میں سات کے ہند سے کوئی گئی اہمیت سے ہوتا ہے۔ سات مقدس لافانی ہستیوں کی شناخت سات سیاروں کے ساتھ کی گئی۔ سیاروں کو سات کروں میں حرکت کرتا ہوا مانا جاتا تھا۔ مقدس لافانیوں کے برعکس سات شرانگیز و جس تھیں، جنہوں نے عیسائیت کے ہاں سات مہلک گناہوں کی صورت اختیار کر لی۔ غناسطیوں نے فرشتوں کے سات سلسلے شناخت کیے اور انہیں سات کروں کے ساتھ شناخت کیا۔ عہد نامہ جدید میں فرشتوں کے سات سلسلے گنوائے گئے ہیں: تخت، عتیق، نیکیاں، طاقتیں، جاگیریں، رئیس الملائکہ، اور ملائکہ (Dominions, Powers, Virtues, Antiques, Thrones, Archangels اور Angels)۔ سکندر یہ کے کیمٹ اور دیگر ابتدائی عیسائی ماہرین الہیات نے ان سات سلسلوں کو قبول کیا۔

Areopagite کے ڈایونی سیس (پانچویں صدی عیسوی کا آخر) کی تحریروں میں یہودی اور مسیحی علم الملائکہ کے بہت سے دھارے ایک منظم کل میں سامنے۔ عہد نامہ جدید میں مذکور سات طبقہ ہائے ملائکہ میں ڈایونی سیس نے دو کا اضافہ کیا (جن کا ذکر عہد نامہ عتیق میں آیا ہے) ... کرویم اور سیرافیم۔ اس طرح تین تین کی منڈلیوں والے کل تین طبقے بن گئے (تثلیث کا عدد 3 تین مرتبہ دہرایا گیا)۔ ان تین طبقوں میں سے اعلیٰ ترین میں سیرافیم، کرویم اور تخت (Thrones) شامل ہیں۔ ان کا کام خدا کا مراقبہ کرنا بتایا گیا۔ ریتوں، نیکیوں اور طاقتوں پر مشتمل دوسرا طبقہ کائنات پر حکمران ہے۔ جبکہ جاگیروں یا اقالیم، رئیس الملائکہ اور ملائکہ پر مشتمل تیسرے طبقے کا کام دو بالاتر طبقات کے احکامات کو لانا اور لیجانا ہے۔

خصوصیات یا اوصاف:

اگرچہ فرشتوں کے وظائف واضح طور پر بیان کر دیے گئے، لیکن ان کی فطرت اور خدا کے ساتھ تعلق بدستور اختلاف رائے کا معاملہ رہا اور اب بھی ہے۔ زرتشت مت میں ”سات مقدس لافانی“، ہورا مزدا میں سے صادر ہوئے اور لہذا وہ الوہی ہیں۔ مختلف غناسطی نظاموں میں مکاشفات کا ایک حیرت انگیز تنوع خدا اور انسان کے درمیان وسیلے کا کام دیتا ہے۔ مثلاً مانویت

فرشتوں کی تاریخ

(جو تیسری صدی عیسوی میں عیسائیت کے مقابل آئی) میں ملکوئی ہستیوں کی ایک بہت بڑی تعداد کا صدور ”عظمت کے باپ“ میں سے ہوا..... بشمول ”بارہ روشن نگینوں“، ”بارہ زمانوں“، ”نور کے دوستوں“ اور دیگر کے۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں وحدانیت پر اصرار نے اس جیسے وحدت الوجودی صدورات کا تدارک کر دیا ہوگا، لیکن فرشتوں کو benei elohim یا ”خدا کے بیٹے“ قرار دیے جانے کے باعث (زبور، 29:1) اس عمومی عقیدے کو بڑھا دیا ہوگا کہ وہ الوہی یا نیم الوہی ہستیاں ہیں جو بذات خود معبود کہلانے کی حقدار ہیں۔ سرکاری سطح پر تادیب کیے جانے کے باوجود عوامی تخیل میں یہ تصور قائم رہا کہ الوہی روہیں (شیطان، پریاں، بھوت، جن وغیرہ) انسان کو فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ یوں سحر کے لیے منطقی بنیاد فراہم ہوئی۔

اگرچہ فرشتوں کو روحانی ہستیاں مانا گیا، لیکن اس بارے میں اختلاف رائے موجود رہا کہ آیا ان کے اختیار کردہ جسم مادی ہیں یا وہ محض مادی نظر آنے کا دھوکا دیتے ہیں۔ سینٹ آگسٹائن نے انہیں مادی مانا۔ ڈائیوینی سیئس نے اختلاف کرتے ہوئے زور دیا کہ فرشتے خالصتاً روح ہیں۔ بعد کی تمام عیسائیت میں یہی خیال غالب رہا اور نامس آکوئینس نے اس کی توثیق کی۔

فرشتوں کی صورت گری:

پانچویں صدی عیسوی کے وسط سے قبل تک فرشتوں کی Iconography متعین نہیں ہوئی تھی۔ تب تک یہودیت سے ورثہ میں ملنے والی شبیہوں سے عیسائیت کا تمام خوف بھی غائب ہو چکا تھا۔ ناقابل بیان کوشش کرنے کے سسکے کے ساتھ برد آزما عیسائی آرٹسٹوں کو صحائف سے بہت کم مدد ملی۔ وہاں بیان کردہ فرشتے یا تو فانی نوجوانوں جیسے ہی ہیں (کتاب پیدائش، 18:2؛ 19:1) یا پھر ایسی مجرد شہمنہیں کہ انہیں تصویر میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً حزقی ایل میں بیان کردہ فرشتوں کے چار پر اور چار چہرے (شیر، نبل، شاہین اور انسان) اور پتھر سے جیسے پاؤں ہیں۔ وہ آتشیں پیہوں پر رواں دکھائی دیتے ہیں۔ اس قسم کے ہیبت ناک امتزاجات اشوری اور مصری آرٹ کا وصف تھے اور مختلف طاقتوں کے اتحاد کی علامت تھے: شیر جیسی طاقت اور شان، نبل جیسی محنت اور لگن، پرندوں جیسی سبک روی، انسان کی ذہانت۔

فرشتوں کی تاریخ

سے وضاحت ہوتی ہے کہ انہیں جسموں کے بغیر، پردار سروں کے طور پر کیوں دکھایا گیا۔ غیر جنسی ہستیوں کے طور پر فرشتوں کے تصور کو تصویر کشی کی محتاس روایات سے مزید حمایت ملی جن سے عیسائی آرٹسٹوں نے استفادہ کیا۔ نیز، لاطینی اور یونانی زبان میں جنسی بنیاد پر درجہ بندی سے پیدا ہونے والی لسانی گڑبگ بھی اس کی وجہ تھی۔ اگرچہ یونانی لفظ "aggelos" اسم مذکر ہے، لیکن فرشتوں کو "فتح" (Nike) کی مونث شبیہوں کے ساتھ شناخت کیا اور حسن، سچائی، محبت، انصاف اور ہمدردی (لاطینی اور یونانی میں یہ سب اسم مونث ہیں) کی تجسیمات کے طور پر دکھایا گیا۔ تیرہویں صدی تک اگرچہ فرشتوں کو جنسی اوصاف کے بغیر پیش کیا جاتا رہا، لیکن انہیں عموماً پر شہاب لڑکوں کی صورت میں ہی پیش کیا گیا۔ فرشتوں کے مثالی حسن پر موخر گو تھک اصرار نسوانی فرشتوں کی صورت پذیری اور فرشتہ نما صورتوں کی نہایت مادی رائیت پر منتج ہوا۔ تب نشاۃ ثانیہ میں کلاسیکی آرٹ کی دریافت نو کے ساتھ فرشتے حد درجہ فطری روپ اختیار کرتے گئے۔ کیونکہ پٹنخے شیر خوار بچوں کے طور پر فرشتوں کا مثالی نمونہ بن گیا، اور کلاسیکی برہنہ جسموں کا مطالعہ چاک و چوبند، قوی الجشہ فرشتوں کی تصویر کشی پر منتج ہوا (مثلاً "روز حشر" از مائیکل انجلو)۔

جدید دنیا میں فرشتے:

کاپر نیکس کے انقلاب نے فرشتوں پر یقین کی مغربی روایت کی جڑیں کھوکھلی کیں۔ کائنات کی تین حصوں میں تقسیم اب ٹکونیاتی سکیم میں یا معنی نہ رہی جس میں کرۂ ارض بھی ممکنہ لامتناہی کائنات میں سورج کے گرد گھومتے ہوئے دیگر سیاروں میں سے ایک تھا۔ چونکہ اب کوئی اوپر یا نیچے، کوئی کامل یا غیر متغیر آسمان موجود نہیں تھا، اس لیے بہشت یا جہنم کا طبعی وجود بھی قابل سوال ٹھہرا۔

لیکن طبعی علوم نے بہشت، دوزخ، فرشتوں اور شیطانوں کی ٹھوس حقیقت پر یقین کو کھوکھلا کیا، جبکہ گزشتہ دو صدیوں میں ہونے والی نفسیاتی دریافتوں نے ان "ہستیوں" کو بطور نفسیاتی مظاہرینی ایقانیہ پر سرفراز کیا۔ سگمنڈ فرائیڈ نے بذات خود شخصیت کے ڈھانچے میں سہ جزئی کائنات کا پتا لگایا..... پیرا ایگو، ایگو اور ایڈ۔ سی جی بنگ نے ایک اجتماعی الشعور کے وجود کا تصور پیش کیا اور

اسطوریات و مذہب پر آرکیٹائپ شیبھوں“ یا (اجتماعی لاشعور میں) ”آرکیٹائپس“ کے حوالے سے بحث کی جو ہر انسان میں موروثی ہیں۔

جدید نفسیات کے مہیا کردہ نفسیاتی تضاد میں بصیرتوں کے ساتھ انفرادی روحوں پر لڑنے والے فرشتوں اور شیطانوں کے تصور نے نیا مفہوم اور معنویت اختیار کی۔

آج ہم واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ پس ماندہ قرار دیے جانے والے غریب اور توہم پرست معاشروں کی نسبت ترقی یافتہ اور تکنیکی ممالک میں بھی فرشتوں پر یقین ایک عام بات ہے۔ 1992ء میں کیے گئے ایک گیلیپ سروے کے مطابق 76 فیصد نوجوان امریکی لڑکے لڑکیاں فرشتوں پر یقین رکھتے تھے، جبکہ 1978ء میں یہ تناسب 64 فیصد تھا۔

کچھ ماہرین کے خیال میں بے یقینی اور سیاسی و سماجی ابتری کے دور میں ایسی روحانی ہستیوں پر یقین بڑھ گیا ہے جنہیں انسانوں کا محافظ اور مددگار تصور کیا جاتا ہے۔ بہر حال زیادہ تر لوگ اپنے اپنے صحائف کی شہادتوں کی بنیاد پر صدیوں سے فرشتوں اور روحانی ہستیوں کو مانتے آئے ہیں، البتہ ان ہستیوں کے تصورات میں تبدیلی آتی رہی۔

شاید فرشتوں کو شیطان کے مقابلے میں رکھ کر دیکھنے سے معاملہ واضح ہو سکتا ہے۔ بلکہ فرشتوں اور شیطانوں کو بالترتیب نیک اور بدارواح سمجھا جائے تو ہم حقیقت روح کے زیادہ بڑے سوال سے دوچار ہوں گے۔ روح کے تصورات کا تعلق مذہب کی نسبت ان تہذیبوں کے ساتھ زیادہ ہے جن میں وہ مذہب پروان چڑھے۔ ہم فرشتوں اور شیطان کے تصورات کے ذریعہ روح کے زیادہ عمیق تصور کو کھوجنے کی کوشش کریں گے اور مختلف بڑے مذہب میں ان کی ترقی کا جائزہ بھی لیں گے۔

بابل اور زرتشت مت

بابل سے پتا چلتا ہے کہ فرشتوں یا خدا اور انسان کے درمیان پیغام رسانی کرنے والی روحوں پر یقین سامی لوگوں کا وصف ہے۔ چنانچہ بابل کے سامیوں کے ہاں اس یقین کی جڑیں تلاش کرتا دلچسپ ہوگا۔ ”قدیم مصر اور بابل کے مذاہب“ کے مصنف Sayce کے مطابق بابل کے قدیم سومیری مذہب پر سامی عقائد کی پیوند کاری ان کی مذہبی بصیرت پر مبنی نظام میں فرشتوں کے داخلے سے عبارت ہے۔ چنانچہ ہم مردوک کے وزیر نیبو (Nebo) میں ”خداوند کے فرشتوں“ کا ایک دلچسپ متوازی دیکھتے ہیں۔ ات مردوک کے ارادے کا مفسر یا ”فرشتہ“ بھی کہا گیا۔ اور Sayce نے ہو میل کی اس رائے کو قبول کیا کہ Minean کندہ تحریروں سے یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ قدیم سامی مذہب چاند اور ستارے کی پرستش پر مشتمل تھا، کہ چاند دیوتا Athtar اور ایک ”فرشتہ“ دیوتا عبادت خانے کے سربراہ تھے۔ خیر اور شر کی بادشاہتوں کے درمیان بائبل کی تضاد کی متوازی صورت حال ”آسمان کی روحوں“ یا Igi (نی نپ کی زیر قیادت لشکر) اور ”کرۃ ارض کی روحوں“ یا

انونا کی (پاتال میں مقیم) کے تضاد میں ملتی ہے۔ بابل فرشتے (یا Sukalli) بابل کے روحانی قاصد ہیں: وہ اپنے خداوند کی مشا کا اعلان کرتے اور اس کے ایما پر وظائف انجام دیتے ہیں۔ ان میں سے کچھ ایک قاصدوں سے بڑھ کر لگتے ہیں: وہ دیوتائے مطلق کے مفسر اور نائب تھے، چنانچہ



پردار بر بند یوی جسے دیوی للتھ مانا جاتا ہے (میسوپوٹامیا، 2000 تا 1600 ق م)۔

نیبو "بورسا کا پیغمبر" ہے۔ ان فرشتوں کو دیوتا (جس کے دو نائب ہیں) کے "بیٹے" بھی کہا گیا۔ چنانچہ نیب (جو ایک دور میں ان لیل کا قاصد تھا) بالکل اسی طرح اس کے بیٹے کی صورت اختیار کر گیا جیسے مردوک ایا کا بیٹا بنا۔ تخلیق اور سیلاب عظیم کے باہلی بیانات بائبل بیانات کے ساتھ زیادہ تفاوت نہیں رکھتے۔ اور یہی بات دیوتاؤں اور فرشتوں کے بے ترتیب سلسلہ ہائے مراتب کے متعلق کہنی چاہیے جنہیں جدید تحقیق نے آشکار کیا۔ شاید ہم تمام مذاہب کی صورتوں میں ایک قدیم فطرت پرستی کی باقیات دیکھنے میں حق بجانب ہیں جو کچھ موقعوں پر زیادہ خالص الہام کی تاقدری کرنے میں کامیاب ہوئی، اور جس کے نتیجے میں بہت سی فالتو چیزیں بھی پیدا ہوئیں۔

چنانچہ بائبل بلاشبہ مخصوص فرشتوں کو خصوصی علاقوں کا انچارج تسلیم کرتی ہے (دانی ایل، 10)۔ یہ عقیدہ جنات کے عرب تصور میں نسبتاً پست حالت میں موجود رہا جو مخصوص مقامات پر منڈلاتے ہیں۔ اس کا ایک حوالہ شاید کتاب پیدائش (2: 1، 32) میں دیکھا جاسکتا ہے۔ "اور یعقوب نے بھی اپنی راہ لی اور خدا کے فرشتے اُسے ملے۔ اور یعقوب نے ان کو دیکھ کر کہا کہ یہ خدا کا لشکر ہے اور اس جگہ کا نام مائیم رکھا۔" (مائیم کا مطلب "ڈیرے" یا پڑاؤ والا ہے۔) عرب علاقے میں پیڑا کے متعلق کی جانے والی حالیہ تحقیقات سے ایسے قطعات ظاہر ہوئے ہیں جنہیں فرشتوں کے ڈیروں کے طور پر پتھروں سے نشان زدہ کیا گیا تھا، اور خانہ بدوش قبائل عبادت اور قربانی کے لیے وہاں جاتے ہیں۔ ان جگہوں کو دیا گیا نام کتاب پیدائش کے مذکورہ بالا اقتباس میں 'مائیم' سے پوری طرح مطابقت رکھتا ہے۔ بیت ایل کے مقام پر یعقوب کا خواب (پیدائش، 12، 28) بھی شاید اسی کیٹگری میں آتا ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ بائبل میں کبھی کبھار الہام نہیں، اور القایافتہ تحریروں کا مقصد محض ہمیں نئی سچائیاں بتانا نہیں بلکہ فطرت کی سکھائی ہوئی مخصوص سچائیوں کو واضح کرتا بھی ہے۔ جدید نکتہ نظر بائبل کی ہر چیز کو نہایت قدیم ماننا اور سمجھنا ہے کہ بائبل تحریروں قدیم دور کی ہونے کے باعث ان میں شامل مذہب بھی قدیم ہوگا۔ یہ نکتہ نظر Haag کی "Theologie Biblique" (ص 339) میں ملتا ہے۔ اس مصنف نے بائبل فرشتوں کو محض ایسے قدیم معبود خیال کیا جو وحدانیت کی فاتحانہ پیش رفت کے باعث گر کر نیم دیوتا بن گئے۔

ثریند اوستا میں فرشتے:

بائبل کے فرشتوں اور ثریند اوستا کے ایسا سپینٹا (عظیم رئیس الملائکہ) کے درمیان تعلق کھوجنے کی کوششیں بھی کی گئی ہیں۔ فارسی غلبے اور بابلی اسیری نے فرشتوں کے عبرانی تصور پر بہت زیادہ اثر ڈالا۔ یہ امر یروشلم کی تالمود، روش ہشنا (Rosch Haschanna) 56 میں تسلیم کیا گیا ہے، جہاں یہ کہا گیا کہ فرشتوں کے نام بائبل سے آئے۔ تاہم، یہ کسی بھی طرح واضح نہیں ہے کہ اوستا کے صفحات میں اس قدر نمایاں نظر آنے والی ملکوتی ہستیاں ساسانیوں کے قدیم فارسی نو زرتشت مت سے منسوب ہیں۔ Darmesteter کے خیال میں اگر ایسا ہے تو ہمیں اس انتساب کو بالکل الٹتے ہوئے زرتشتی فرشتوں کو بائبل اور فیلو کے زیر اثر قرار دینا پڑے گا۔ ثریند اوستا کے سات ایسا سپینٹا اور بائبل کے سات فرشتوں کے درمیان مشابہت پر زور دیا گیا ہے ”جو خدا کے حضور کھڑے رہتے ہیں۔“ لیکن یاد رہے کہ اول الذکر فرشتوں کی اصل تعداد چھ ہے، اور ”ان کے باپ ابورا مزدا“ کو بھی شمار کرنے سے سات کی تعداد پوری ہو جاتی ہے۔ نیز، یہ زرتشتی رئیس الملائکہ نسبتاً زیادہ مجرد ہے: بائبل میں وہ کسی بھاری ذمہ داریوں کا حامل فرد نہیں۔

بائبل کی دور اور یہودیت

فرشتے کے لیے بائبل نام کا مطلب محض ”قاصد“ بنتا ہے۔ خدا کے نام (ایل) کا اضافہ کرنے سے ہی ”Angel“ بنا، یعنی خداوند کا فرشتہ (زکریا، 12: 8) دیگر القابات ”خدا کے بیٹے“ (پیدائش 4: 6) اور ”مقدس“ (زبور 68: 9) ہیں۔

فرشتے نہایت دلکش انسانوں کی صورت میں بھی آدمی کے سامنے آتے ہیں اور فورا ہی شناخت نہیں کیے جاتے (پیدائش 8: 2 اور 19: 5؛ قضاة 17: 6)۔ وہ ہوا میں آتے ہیں، نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں؛ ان کی چھوٹی ہوئی بھینٹوں کو آگ نکل لیتی ہے؛ وہ قربانی کی آگ میں غائب ہو جاتے ہیں؛ مثلاً ایسا جو ایک آتشیں رتھ میں آسمان پر گیا؛ اور وہ جہاز یوں کے شعلوں میں سے بھی نمودار ہو سکتے ہیں..... ”تب خداوند کے فرشتے نے اس عصا کی نوک سے جو اس کے ساتھ میں تھا گوشت اور فطیری روٹیوں کو چھو اور اس پتھر سے آگ نکلی اور اس نے گوشت اور فطیری روٹیوں کو بھسم کر دیا۔ تب خداوند کا فرشتہ اس کی نظر سے غائب ہو گیا۔“ (قضاة، 6: 21) وہ آسمان

جیسے صاف اور روشن ہیں، لہذا وہ آگ سے بنے ہیں اور نور کے ہالے میں گھرے رہتے ہیں (ایوب، 15:15)۔ جیسا کہ زبور کے مصنف نے کہا: ”تو اپنے فرشتوں کو ہوائیں اور اپنے خادموں کو آگ کے شعلے بناتا ہے۔“ اگرچہ فرشتے انسانوں کی بیٹیوں سے مجامعت کرتے (پیدائش، 4) اور آسمانی روٹی (زبور، 78:25) کھاتے ہیں، مگر پھر بھی غیر مادی ہیں اور زمان و مکان کے قیدی نہیں۔

فرشتوں کی ظاہری شکل:

ورائے انسان ہونے کے باوجود فرشتے انسانی روپ دھارتے ہیں۔ یہ قدیم ترین تصور ہے۔ بعد از بائبل ادوار میں وہ درجہ بدرجہ اور بالخصوص اپنے ذمہ لگائے گئے کام کی نوعیت کے مطابق مجسم ہوئے..... تاہم، عموماً انہوں نے انسانی صورت ہی اپنائی۔ وہ شمشیر برہنہ یا تاجہ کن ہتھیار اپنے ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں اور گھوڑوں پر سفر کرتے ہیں۔ (کنفی، 22:23؛ حزقی ایل 9:2) تواریخ 1 میں ایک خوفناک فرشتے کا ذکر ہے: ”اور داؤد نے اپنی آنکھیں اٹھا کر آسمان و زمین کے بیچ خداوند کے فرشتے کو کھڑے دیکھا اور اس کے ہاتھ میں ننگی لموار تھی۔“ (21:16) کتاب دانی ایل، جو غالباً 165 قبل مسیح میں لکھی گئی، میں ایک فرشتے کا ذکر یوں ہے: ”میں نے آنکھ اٹھا کر نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کتابی پیراہن پہنے اور اوقاز کے خالص سونے کا پنکا کمر پر باندھے کھڑا ہے۔ اس کا بدن زبرد کی مانند اور اس کا چہرہ بجلی کا ساتھ اور اس کی آنکھیں آتش چرغوں کی مانند تھیں۔ اس کے بازو اور پاؤں رنگت میں چمکتے ہوئے ہیتل سے تھے اور اس کی آواز انبوه کے شور کی مانند تھی۔“ (دانی ایل، 10:5,6) یہ ایک کھلا سوال ہے کہ آیا اس دور میں فرشتوں کو پروں والا تصور کیا گیا تھا یا نہیں (دانی ایل، 9:21)۔

فرشتے طاقت ور اور ہیبت ناک ہیں، وہ دانش اور زمین پر ہونے والے تمام وقوعوں کا علم رکھتے ہیں۔ وہ درست رائے قائم کرتے ہیں، وہ مقدس ہیں لیکن بے خطا نہیں، کیونکہ وہ آپس میں مقابلہ بازی کرتے ہیں۔ اور خدا کو ان کے درمیان صلح کروانا پڑتی ہے۔ جب ان کا مقصد سزا دینا نہ ہو تو انسان پر مہربان ہوتے ہیں (سرموئیل، 14:17؛ ایوب، 4:18؛ زبور، 103:20)۔



ابراہام (ابراہیم) الخلق کو قربان کرتے ہوئے۔

فرشتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ایوب فرشتوں کے ایک لشکر سے ملا، یسوع نے ”خداوند کے لشکر کے سردار“ سے ملاقات کی: ”خدا اپنے تخت پر بیٹھا ہے اور آسمان کا سارا لشکر اس کے دائیں اور بائیں کھڑا رہتا ہے۔“ (پیدائش، 32:2؛ یسوع، 14:5؛ سلاطین اول، 22:19؛ ایوب،

1.6)۔ عمومی تصور ایوب (25:3) والا ہے: ”کیا اس کی فوجوں کی کوئی تعداد ہے؟“

اگرچہ زیادہ پرانی تحریروں میں عموماً خداوند کے ایک فرشتے کا ذکر ملتا ہے، لیکن اصولاً انسان کی جانب بھیجے جانے والے وفود متعدد قاصدوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ تاہم، اس سے یہ نتیجہ نہیں اخذ کرنا چاہیے کہ ”خداوند کا فرشتہ“ سے خود خداوند یا کوئی مخصوص فرشتہ مراد ہے: خداوند کا فرشتہ کا مطلب یہ لینا چاہیے کہ وہ صرف ایک فرشتے کی مدد سے نہایت حیرت انگیز کام بھی کر سکتا ہے۔

فرشتوں کا حوالہ خصوصی مشعوں کے سلسلے میں آیا ہے۔ مثلاً ”نجات دلانے والا فرشتہ“، ”تباہ کرنے والا فرشتہ“، ”یشاق کا قاصد“ اور ”لڑائی کے فرشتوں کا نولہ۔“ تاہم، جب آسمانی لشکر کا ذکر اس کے جامع ترین پہلو سے آیا تو کرڈنیم، سیرافیم hayyot (زندہ مخلوقات)، Ofanim (پیسے) اور arelim (مطلب معلوم نہیں) کے درمیان واضح فرق کرنا پڑے گا۔ خدا کو کرڈنیم پر سوار اور ”لشکروں کے خداوند“ کے طور پر بیان کیا گیا ”جو کرڈنیم کے درمیان رہتا ہے“، جبکہ موخر الذکر شجر حیات کی حفاظت کرتے ہیں (یسوئیل، 4:4، 1؛ پیدائش، 3:24)۔ سیرافیم کو یسعیاہ نے چھ پروں والے بتایا، اور حزقی ایل hayyot اور اوفانیم کو ایسی آسمانی مخلوقات بتاتا ہے جنہوں نے خدا کا تخت اٹھا رکھا ہے۔

بعد از بائبل عہد میں آسمانی لشکر اور زیادہ منظم ہو گئے، اور فرشتوں کی مختلف متعدد اقسام سامنے آئیں۔ کچھ ایک کو نام بھی دیے گئے، جیسا کہ نیچے بیان ہوگا۔

فرشتے خدا کی قدرت اور ارادے کے وسیلے کے طور پر اور اس کے مقاصد پورے کرنے کی خاطر انسان پر ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ افراد کے ساتھ ساتھ پوری کی پوری قوم پر بھی ظاہر ہوئے، تاکہ آئندہ اچھے یا برے واقعات کا اعلان کریں اور انہیں انجام تک پہنچائیں۔ فرشتوں نے ابرہام کو الحق، Manoah کو شمعون کی پیدائش اور ابرہام کو سدوم کی تباہی کے متعلق پیشگی خبردار کر دیا۔ محافظ فرشتوں کا ذکر ملتا ہے، لیکن افراد یا اقوام کی محافظ روحوں کے طور پر نہیں، جیسا کہ بعد میں ہوا۔ خدا نے لوگوں کے مصر سے خروج کے بعد ان کی حفاظت کی خاطر ایک فرشتہ بھیجا تاکہ وہ انہیں ارض موعود تک لے جائے اور راستے میں آنے والے دشمن قبائل کو تباہ کرے (خروج 23:20؛ کنفی 20:16)۔ قضاۃ (2:1) میں..... بشرطیکہ یہاں اور سابقہ مثالوں میں خدا کا انسانی

پیغمبر مراد نہ ہو..... خداوند کا ایک فرشتہ تمام لوگوں سے خطاب کرتا اور انہیں ارض موعودہ تک پہنچانے کا وعدہ کرتا ہے۔ ایک فرشتے نے ایلیاہ کو گوشت اور مشروب دیا (1-سلاطین، 16:5)؛ اور جس طرح خداوند نے یعقوب پر نظر رکھی، اسی طرح ایک ایک فرشتہ ہر متقی انسان کی حفاظت کرتا اور مختلف طریقوں سے اس کا خیال رکھتا ہے۔ ”خداوند سے ڈرنے والوں کی چاروں طرف اس کا فرشتہ خیمہ زن ہوتا ہے۔“ (زبور، 34:7) عسکریت پسند فرشتے بھی موجود ہیں۔ جن میں سے ایک نے 1,85,000 آدمیوں پر مشتمل ساری اشوری فوج کو صرف ایک رات میں برباد کر دیا (2-سلاطین، 19:35)۔ قاصدوں نے بحری جہازوں میں خداوند کے پاس سے روانہ ہو کر لاپرواہی اہل ایتھوپیا کو خوف زدہ کیا۔ (حزقی ایل، 30:9)؛ فرشتے کے سامنے دشمن ایسے ہو گئے جیسے ”ہوا کے آگے بھوسا“ (زبور، 35:6)؛ فرشتوں کی انتقامی کارروائیوں کا بھی ذکر ہے جیسا کہ 2 سیوئیل (24:15) میں، ”سو خداوند نے اسرائیل پر وبا بھیجی جو اس صبح سے لے کر معینہ وقت تک رہی اور دان سے بیرسج تک لوگوں میں سے ستر ہزار آدمی مر گئے۔ اور جب فرشتہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا کہ یروشلیم کو ہلاک کرے تو خداوند اس وبا سے طول ہوا اور اس فرشتہ سے جو لوگوں کو تباہ کر رہا تھا کہا یہ بس ہے۔“ لگتا ہے کہ وبا کو شخصی صورت میں تصور کیا گیا، اور زبور (78:49) میں مذکور ”عذاب کے فرشتوں“ کو اسی قسم کی شخصی تجسیم سمجھنا چاہیے۔ وہ خداوند کی حمد کرتے ہیں (زبور، 29:1)۔ وہ خدا کے درباری اور مجلس شوریٰ میں شامل ہیں، اسی لیے انہیں ”مقدسوں کی مجلس“ کہا گیا۔ جب خدا انسان پر ظاہر ہوتا ہے تو وہ اس کے ہمراہ ہوتے ہیں۔ یہ تصور خروج کے بعد بنا، اور ذکر یا میں مختلف شکلوں کے فرشتوں کو زمین پر ادھر ادھر چلنے کی قوت دی گئی تاکہ وہ معاملات کی خبر لاسکیں (ذکر یا، 6-70)۔ پیغمبروں کی کتابوں میں فرشتے پیغمبرانہ روح کے نمائندوں کے طور پر بھی نظر آتے ہیں۔ وہ پیغمبروں تک خدا کا پیغام لے کر آئے۔ چنانچہ پیغمبر ہیگای (Haggai) کو خدا کا پیغام بر (فرشتہ) کہا گیا، اور ہم جانتے ہیں کہ ’ملاکی‘ اصل میں کوئی نام نہیں، بلکہ اس کا مطلب صرف قاصد یا فرشتہ ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ 1 سلاطین (13:18) میں ایک فرشتہ پیغمبر کے پاس مقدس آیات لے کر آیا۔

بائبل مصنفین نے فرشتوں کے ماخذ کے اہم مسئلے پر بات نہیں کی، لیکن خیال ہے کہ فرشتے

تخلیق سے پہلے ہی موجود تھے: ”جب صبح کے ستارے مل کر گاتے تھے اور خدا کے سب بیٹے خوشی سے لکارتے تھے۔“ (ایوب، 38:7) قدیم بائبل تحریریں ان پر قیاس آرائی نہیں کرتیں؛ انہیں محض انسان کے ساتھ ان کے تعلقات میں اور خدا کے نمائندوں کے طور پر لیا گیا۔ نتیجتاً انہوں نے خود کو الگ الگ ناموں سے نہ جانا؛ اور قضاۃ (13:18) اور پیدائش (32:30) میں جب نام پوچھے گئے تو انہوں نے بتانے سے انکار کر دیا۔ تاہم، دانی ایل میں میکائیل اور جبرائیل کے نام پہلے سے موجود ہیں۔ میکائیل آسمان پر اسرائیل کا نمائندہ ہے، جہاں دیگر اقوام (مثلاً فارسیوں) کے نمائندہ فرشتے بھی موجود تھے۔ کتاب دانی ایل کی تصنیف سے کوئی تین سو سال قبل ذکر یا نے فرشتوں کی درجہ بندی کی، مگر ان کے نام نہ بتائے۔ سات آنکھوں کے تصور (ذکر یا، 3:9) کی وجہ غالباً سات ربیئیں الملائکہ اور شاید پارسیوں کے سات ایثاسیخا بھی ہوں گے۔

تالمودی اور تفسیری (مدراشی) ادب:

کتاب دانی ایل کا مصنف پہلا شخص تھا جس نے فرشتوں کو منفرد بتایا اور ان کو نام دیے۔ کچھ ہی عرصہ بعد Essenism وجود میں آیا۔ یہ نہایت ترقی یافتہ علم الملائکہ کا حامل تھا، لیکن نظام کا علم صرف ایسیبیوں تک محدود تھا۔ اس کے برعکس سدوسی فرقے کے یہودیوں نے فرشتوں کے وجود پر ہی تنازع کھڑا کر دیا۔

علم الملائکہ کی ترقی:

صحیفے کی بنیاد پر تالمودی تکمیل کے وقت ایک دیو قامت ڈھانچے پر غور و فکر کیا گیا۔ بعد از تالمودی تصوف نے اس ڈھانچے میں اتنا کچھ بڑھایا کہ یہ زمین سے آسمان تک جا پہنچا اور Apocrypha (جعلی اناجیل) اور تالمودی و مدراشی (تفسیری) تصانیف اور صوفیانہ و قبلی ادب کے تخیلات منہ زور ندی کی طرح کناروں سے باہر پھوٹ رہے۔ اس پیش بہا مواد سے یہ مفروضہ قائم کیا جاسکتا ہے کہ علم الملائکہ باقاعدہ طور پر منظم نہیں تھا۔ یہودی عقل نظام کاری کی جانب بہت کم مائل ہے؛ اور ہگاڈاپسندوں (haggadists) کی ایک بہت بڑی تعداد کے ساتھ ایک باقاعدہ

علم الملائکہ ناممکن امر تھا۔ یہ ہگاڈاپسند مختلف مقامات اور مختلف ادوار کے تھے، اور ان کے حالات نہایت متنوع تھے۔ اس حوالے سے فلسطینیوں اور بابلیوں کے درمیان، Tannaim اور Amoraim کے درمیان تمیز کرنا مشکل ہے، کیونکہ سامعین کے حالات اور ضروریات کے مطابق بہشت کی تفصیلات مختلف تھیں۔

مکابین، جنگجوؤں نے بائبل کو مثالی نمونہ مان کر اسی فرشتے سے مدد مانگی جس نے سخیرب کی فوج کا صفایا کر دیا تھا۔ لیکن محققین نے مواد کو اپنی انفرادی امتگوں کے مطابق برتا۔ چنانچہ محققین کی قیاس آرائیوں اور عوامی تخیلات کے درمیان حدود متعین کرنا ممکن نہیں، اور نہ ہی عارضی اور پائیدار نظریات کے درمیان فرق کیا جاسکتا ہے۔ تاہم، بحیثیت عمومی علم الملائکہ کے حوالے سے غالب اعتقادات ان روایات سے اکٹھے کیے جاسکتے ہیں جو ایسینوں کے تابود ہونے کے بعد بھی جاری رہیں۔ اگر یہ روایات لوگوں میں سے نہیں پھوٹی تھیں تو محققین نے انہیں ان تک پہنچا دیا جو غیر متنازع عوامی مقبولیت رکھتے تھے۔ یوں وہ عوامی عقیدے کا حصہ بن گئیں۔ چونکہ بائبل کی تفسیر صرف روایت کی روشنی میں کی گئی اس لیے ہگاڈی (haggadic) تعلیمات خود بائبل اور مذہب کی تفہیم کے لیے نہایت اہم ہیں۔

بائبل بیانات کی تفسیر اور تحلیل:

بائبل واقعات میں فرشتوں کا مفہوم ان موقعوں پر بھی مستط کیا جاسکتا ہے جہاں ان کا ذکر نہیں۔ مثلاً جب خدا نے انسان بنانا چاہا تو فرشتوں نے پوچھا، ”تو انہیں کیسے بنائے گا؟“ سارہ کو تحفظ فراہم کرنے والے ایک فرشتے نے اپنے ہاتھ میں چابک اٹھا رکھا تھا اور اسے استعمال کرنے کے لیے سارہ کی مرضی کا تابع ہوا۔ پانچ فرشتے باجرہ پر ظاہر ہوئے۔ ایک فرشتہ ربقہ کو کنوئیں تک لے کر گیا۔ جب ابرہام اسحاق کی قربانی کرنے لگا تو فرشتوں نے مداخلت کی اور خداوند سے احتجاج کیا کہ ایسا کرنا غیر فطری ہے۔ فرشتوں نے لابن کے ریوڑ کے جانور یعقوب کے ریوڑ میں شامل کر دیے۔ پیدائش 3:18 میں ایک فرشتے نے یعقوب سے گفتگو کی۔ یعقوب نے اپنے پاس بطور قاصد آنے والے کچھ فرشتوں کو عیسوی جانب بھیجا۔ جب یوسف اپنے بھائیوں کو تلاش کر رہا

تھا تو اس کی ملاقات تین فرشتوں سے ہوئی۔ فرشتوں نے یعقوب کے بیٹوں کو جمع کیا؛ ایک فرشتہ بلعام کے منہ کے ذریعہ گویا ہوا۔

اکثر ربی آستر کی کہانی کو علم الملائکہ میں بہت اہمیت دیتے ہیں اور یوں وہ ایک سیدھی سادی کہانی کو کرشماتی قصہ بنا دیتے ہیں۔ جبرائیل نے ملکہ وحشتی کو اخویرس اور اس کے مہمانوں کے



بلعام کے گدھے کی کہانی از ریمبرانت (1626ء)۔

سامنے آنے سے زبردستی روکا تاکہ اس کی جگہ پر آستر کو منتخب کروا سکے، اور جب آستر محل کے دربار میں نمودار ہوئی تو تین مصاحب فرشتے اس کی مدد کرنے کو دوڑے: ایک نے اس کا سر اوپر اٹھایا؛ دوسرے نے اسے حسن بخشا؛ اور تیسرے نے اسے بادشاہ کا عصا پکڑایا۔ جب اخویرس کو ”واقع کار روز نامچ“ پڑھ کر سنایا گیا تو معلوم ہوا کہ ششی نامی ششی (عزرا، 6:8) نے وہ پیرا گراف کاٹ دیا تھا جس میں مردکی کے بادشاہ کو بچانے کا واقعہ درج تھا، لیکن فرشتہ جبرائیل نے اسے دوبارہ لکھ دیا۔ ”آستر کی شکایت پر اخویرس نے پوچھا کہ یہ کام کس نے کیا ہے۔ آستر اپنی انگلی اخویرس کی جانب اٹھانے ہی والی تھی کہ ایک فرشتے نے انگلی کا رخ ہامان کی جانب کر دیا جو اصل مجرم تھا۔ اخویرس غضب ناک ہو کر باغ میں گیا اور وہاں آدمیوں کو درخت اکھیر کر پھینکتے ہوئے دیکھ کر وہ پوچھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہامان نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ آدمی بلاشبہ فرشتے تھے۔ فرشتوں نے ہی ہامان کو آستر کے تخت پر پھینک دیا۔

فرشتے نے دو موقعوں پر نبوکدنصر کے منہ پر مارا: جب اس نے خدا کی مدح شروع کی (دانی ایل، 4:3) تاکہ وہ داؤد کی زور کو نظر انداز نہ کر دے؛ اور دوسری مرتبہ جب چار آدمیوں کے متعلق بتایا گیا ”جو آگ میں کھلے پھرتے ہیں اور انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔“ (دانی ایل، 3:25) تالمود میں ایسی متعدد مثالیں موجود ہیں جن میں بائبل کی کہانیوں میں فرشتوں کا اضافہ کر دیا گیا۔ لگتا ہے فرشتے محض انسانوں کے خیالات بیان کرنے کے لیے ہیں۔ جب الوہی عدل پر ممکن اعتراضات ہوئے تو انہیں خداوند کی مجلس میں شامل فرشتوں کے منہ سے کہلوا یا گیا، اور جواب میں خداوند اپنے افعال کو توجیہ پیش کرتا ہے۔

یہودی روایت گا ہے بگا ہے فرشتوں پر خدا کی فوقیت کا واضح اور دونوک اظہار کرتی ہے۔ جب عقبہ نے بائبل آیت (خروج، 20:33) سے عقیدہ ”بشر پیکری“ (”انسان مجھے دیکھ کر زندہ نہیں رہے گا“) نکالنے کی خاطر اس کی تفسیر یوں کی، ”مقدس hayyot بھی جلوہ نہیں دیکھ سکتا جو جلال کا تخت اٹھائے ہوئے ہے“ تو سائنس نے یہ کہہ کر اس میں بہتری پیدا کی: ”ہمیشہ زندہ رہنے والے فرشتے بھی نہیں۔“ خدا کی رہائش گاہ ساتویں آسمان پر ہے جس کے ساتھ ہی مقدسوں کا ڈیرہ ہے؛ اور فرشتوں کا درجہ مقدسوں کے بعد آتا ہے۔

مقدسوں کی عظمت فرشتوں سے بڑھ کر ہے: ”پہلے حقیقی ایل اور بعد میں فرشتوں نے خداوند کی حمد گائی۔“ آدم بہشت میں آرام کرتا اور خادم فرشتے اس کے لیے گوشت بھون کر لاتے۔ جب اسرائیل نے خداوند کا گیت گایا تو فرشتوں نے اسے خاموشی سے آخر تک سنا اور پھر اپنا گیت گانے لگے۔ فرشتوں کے لشکر رات کے وقت خدا کی مدح کرتے ہیں، کیونکہ دن کے وقت اسرائیل کے بچپن گائے جانے کے دوران وہ خاموش ہی رہتے ہیں۔ مقدس لوگ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں، فرشتوں کو گناہوں سے چشم پوشی کرنے کی اجازت نہیں۔

جب ربی یسوع نے خدا کے تخت کے متعلق وعظ دیا تو فرشتے تجسس کے عالم میں ارد گرد جمع ہو گئے۔ خدا کی شاخوانی میں اسرائیل کو فوقیت دی گئی ہے۔ اسرائیل ہر روز مدح کرتا ہے، فرشتے صرف ایک مرتبہ ایسا کرتے ہیں۔

سحر سے اجتناب کرنے والا ہر شخص آسمان کے ایسے حصہ میں داخل ہوتا ہے جہاں خداوند کے مصاحب فرشتوں کو بھی داخلے کی اجازت نہیں۔

نام اور جوہر:

فرشتوں کا جوہر آگ ہے، وہ آگ میں بھی زندہ رہتے ہیں، ان کی آتش سانس انسانوں کو جلا ڈالتی ہے، اور کوئی بھی انسان ان کی آواز سننے کی تاب نہیں لاسکتا۔ قضاۃ (2:1) میں مذکور ”خداوند کا فرشتہ“ فیلیاس (Phinehas) تھا جس کا چہرہ (جب روح القدس محو آرام ہوتا) مشعل کی طرح دمسکتا ہے۔ شہنشاہ میدریان نے یسوع بن ہنانیہ سے کہا: ”تم کہتے ہو کہ آسمانی لشکروں کا کوئی بھی حصہ دوسرے خدا کی مدح سرائی نہیں کرتا، لیکن خداوند ہر روز نئے فرشتوں کی مدح سنتا ہے اور پھر وہ چلے جاتے ہیں۔ وہ کہاں جاتے ہیں؟“ یسوع نے جواب دیا: ”آگ کے دریا میں جہاں سے وہ آتے ہیں۔“ (بحوالہ دانی ایل، 7:10) ہنانیہ نے پوچھا: ”وہ دریا کیسا ہے؟“ یسوع بولا: ”وہ دریا اردن جیسا ہے جو دن رات ہمیشہ بہتا رہتا ہے۔“ ہنانیہ: ”اور آگ کا دریا کہاں سے نکلتا ہے؟“ یسوع: ”خداوند کے رتھ کی زندہ مخلوقات کے پسینے سے جو خداوند کے تخت کے بوجھ کی وجہ سے ٹپکتا رہتا ہے۔“ ایک اور تھیوری کے مطابق فرشتے نصف پانی اور نصف آگ ہیں،

اور خدا ان متضاد عناصر کے درمیان سمجھوتہ کرواتا ہے۔ وہ خداوند کے نور کی کرنوں سے غذا حاصل کرتے ہیں کیونکہ ”بادشاہ کے چہرے کے نور میں زندگی ہے۔“ (امثال، 15: 16)

ایک مقبول و معروف اقتباس ذیل میں دیا گیا ہے:

شیطان تین لحاظ سے فرشتوں جیسے ہیں اور تین دیگر حوالوں سے نوع انسانی جیسے۔ فرشتوں کی طرح ان کے بھی پر ہیں، وہ کرۂ ارض کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے ہیں اور علیم و خبیر ہیں یعنی حالات کا پیشگی علم رکھتے ہیں۔ انسان کی طرح وہ کھاتے، نسل کشی کرتے اور مرتے ہیں۔ انسان تین حوالوں سے فرشتوں اور تین حوالوں سے جانوروں جیسے ہیں۔ وہ جانوروں کی طرح کھاتے پیتے، اولاد پیدا کرتے اور فضلہ خارج کرتے ہیں۔

موسیٰ کو فرشتوں جیسا بنانے کے لیے ضروری تھا کہ تمام کھانا اور مشروب اس کی انتزیہوں میں ہی جذب ہو جائے۔ ابرہام کے پاس آنے والے فرشتوں نے محض کھانا کھانے کا دکھاوا ہی کیا۔ (پیدائش، 18: 8)

فرشتوں کو بالعموم اچھا اور بری انگلوں سے پاک پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ احکام عشرہ ان پر لاگو نہیں ہوتے۔ فرشتے نفرت یا حسد کا شکار نہیں ہوتے، اور نہ ہی ان کے درمیان عناد یا بغض پایا جاتا ہے۔ بایں ہمہ، وہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔ اگرچہ بالاتر ہستیوں سے کچھ بھی مخفی نہیں، لیکن وہ اسرائیل کی نجات کے دن کے متعلق نہیں جانتے۔ آدم کے پاس فرشتوں کی نسبت زیادہ علم تھا۔ بلکہ فرشتوں سے بالاتر تمام مقدسوں کا علم ان سے زیادہ ہے۔

اگرچہ وہ ہمیشہ خداوند کی اطاعت کرتے اور حکم سماعت تک پہنچنے سے پہلے ہی اسے بجالانے کو تیار ہو جاتے ہیں، لیکن وہ بے خطا نہیں۔ رائدہ درگاہ فرشتے موجود ہیں۔ دو فرشتوں کو 138 سال کے لیے بہشت سے نکالا گیا کیونکہ انہوں نے سدوم کی جاہلی کا حکم قبل از وقت افشا کر دیا تھا۔ فرشتے کچھ موقعوں پر کھڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کبھی مرد تو کبھی عورت کے عورت میں، کبھی ہوا اور کبھی آگ کی صورت میں۔ ابرہام پر ظاہر ہونے والے تین فرشتوں میں سے ایک سارا سنی، دوسرا بٹلی اور تیسرا عرب جیسا تھا (پیدائش، 18: 2)۔ فرشتہ یعقوب پر ایک گڈریے کے روپ میں ظاہر ہوا (پیدائش، 32: 25)۔ ایک فرشتے نے موسیٰ کا بھیس اختیار کیا تاکہ فرعون موسیٰ

کے بجائے اسے قید کر لے؛ ایک اور نے سلیمان کے روپ میں اسے تخت سے محروم کیا۔ ان کے جسموں کو دانی ایل 10:6 میں دیے گئے بیان کے مطابق تصور کیا جاتا ہے..... ”اس کا بدن زبرد کی مانند اور اس کا چہرہ بجلی جیسا تھا اور اس کی آنکھیں چراغوں کی مانند تھیں۔ اس کے بازو اور پاؤں رنگت میں چمکتے ہوئے پیتل سے تھے اور اس کی آواز انبوه کے شور کی مانند تھی۔“ ایک فرشتہ زمین سے آسمان تک محیط ہے جہاں hayyot براجمان ہے؛ Sandalfon لمبائی میں اپنے ساتھیوں کی نسبت 500 سال کے سفر سے زیادہ ہے۔ ایک روایت کے مطابق ہر فرشتہ دنیا کے تیسرے حصے جتنا تھا، ایک اور کے مطابق فرشتوں کی لمبائی 2000 پرسنگ تھی (ایک پرسنگ = 3.88 میل)؛ اس کا ہاتھ آسمان سے زمین تک پہنچتا تھا۔ بلاشبہ فرشتے ہمیشہ ہی اپنے پورے سائز کے ساتھ ظاہر نہیں ہوتے؛ وہ صرف انہی کو دکھائی دیتے ہیں جن کے لیے پیغام لائے ہوں، اور صرف انہی کو پیغام سنائی دیتا ہے۔

فرشتوں کی تعداد:

قدیم ترین تالمود یوں نے بھی ان کی تعداد کو لامتناہی خیال کیا۔ ربی جوشوا (یشوع) نے کہا کہ سورج بھی خداوند کے کئی ہزار خدمت گاروں میں سے ایک ہے۔ خداوند نے اپنی خدمت میں حاضر رہنے والے فرشتوں کے لشکروں کو موسیٰ کے سامنے سے گزارا۔ خداوند برائی سے خود لڑتا ہے، لیکن نیک کاموں میں ہزاروں فرشتے اس کی مدد کرتے ہیں۔ فرشتوں کا ہر لشکر ہزاروں گنا بڑا ہے، لیکن دانی ایل (7:10) اور ایوب (25:2) کی روشنی میں دیکھا جائے تو لشکروں کی تعداد بے شمار تھی۔

یہودیوں کو ان کے اپنے ملک سے نکالے جانے کے بعد فرشتوں کے لشکروں کی تعداد گھٹ گئی۔ جب یعقوب نے لابن کے گھر کو چھوڑا تو 60 گنا دس ہزار فرشتوں نے اس کے سامنے رقص کیا۔ سینائی پر خداوند 120 ہزار فرشتوں کے ساتھ ظاہر ہوا؛ گوا ایک اور عالم کے مطابق فرشتوں کی تعداد کوئی بھی ریاضی دان نہیں گن سکتا۔ ہر اسرائیلی کے ساتھ ایک ہزار فرشتے رہتے ہیں، ایک فرشتہ ہمیشہ آگے آگے چلتے ہوئے شیطانوں کو ہٹاتا جاتا ہے۔ اس فرشتے کے ہاتھوں میں

ایک ہزار اور دواکھم ہاتھ میں دس ہزار فرشتے ہوتے ہیں۔

اگرچہ بائبل میں فرشتوں کے ماخذ کے متعلق کوئی بیان نہیں ملا، لیکن روایت کے مطابق انہیں خداوند نے تخلیق کیا۔ تخلیق کے دوسرے دن..... تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ خداوند نے اپنے کام میں کسی سے مدد لی تھی؛ نیز یہ کہ میکائیل نے جنوب اور جبرائیل نے شمال کی طرف سے آسمان کو اٹھا رکھا ہے اور درمیان میں سے خداوند نے اسے تقویت دی ہے۔ دوسرے نکتہ نظر کے مطابق فرشتے پانچویں دن سے قبل تخلیق نہیں ہوئے تھے۔ وہ ان چھ چیزوں میں سے ایک تھے جنہیں دنیا بنائے جانے سے پہلے تخلیق کرنے کا فیصلہ ہوا۔ خداوند نے یقیناً تخلیق آدم کے وقت فرشتوں سے مشورہ لیا تھا؛ تاہم، وہ اس کے فیصلے کی حمایت کرنے کے پابند تھے۔ ربیوں کے یہ اقوال وحدانیت کے تصور کو بچانے کی ایک خواہش معلوم ہوتے ہیں۔

انسان کے مقدسے کا فیصلہ کرنے کے وقت بھی فرشتوں کی مجلس شوریٰ بیٹھی۔ اگر 999 ووٹ انسان کے خلاف اور صرف ایک ووٹ حق میں ہوتا تو تب بھی خداوند انسان کو بری کر دیتا۔ روح فرشتے کو، فرشتہ کو اور کریم کو اور کریم خداوند کو انسانی معاملات سے آگاہ کرتے ہیں۔

فرشتوں کے وظائف:

خداوند کے پر جوش خادم ہونے کے ناتے فرشتے اس کی روح کی مطابقت میں عمل کرتے ہیں، لیکن اکثر وہ اس کے ارادوں کے بارے میں غلط فیصلہ کر لیتے ہیں۔ انہوں نے آپس میں اس بات پر جھگڑا کیا کہ ابرہام کو بھٹی میں سے کون نکالے گا؛ لیکن خداوند نے فیصلے کا حق محفوظ رکھا۔ جب خداوند بچرہ، احمر پر مصریوں سے نڈر ہا تھا تو فرشتوں نے بھی مقابلے میں حصہ لینا چاہا؛ جب فیلیاس نے اسرائیل کو دبا۔ سے بچانے کے لیے خداوند سے استدعا کی تو وہ اسے مار ڈالنے کے درپے ہوئے۔ انہوں نے بت پرست میکاہ (قضاۃ، ۱۶) کو نیست و نابود کر دینا چاہا لیکن خداوند نے میکاہ کی مہمان نوازی کے پیش نظر اس پر رحم کھایا۔ جب موسیٰ دریا کے رحم و کرم پر تھا تو فرشتوں نے خداوند سے اسے بچانے کو کہا۔ فرشتوں نے اسرائیل اور نیک لوگوں کے مقدر میں بھی گہری دلچسپی دکھائی۔ جب خداوند نے اسرائیل کو سزا دینے کی تجویز دی تو فرشتوں نے اسرائیل کا ساتھ

دیا؛ وہ تباہی کا حکم سن کر روئے، انہوں نے اسرائیل کو بچانے کی خاطر اسماعیل کی اولاد کو مورد اذرام ٹھہرایا۔ موسیٰ کی موت کے بعد ایک فرشتے نے خداوند کی جگہ سنبھال کر اسرائیل کی راہنمائی کی۔ ہیکل سلیمانی کی تعمیر میں فرشتوں نے ہاتھ بٹایا؛ وہ ہیکل کی تباہی پر روئے، لیکن خداوند نے ان کی ڈھارس نہ بندھائی۔

فرشتے نیک لوگوں کی حفاظت کرتے اور ان کے معاملات میں مدد دیتے ہیں۔ ایک فرشتے نے عیسیٰ کو شکار مہم کے نتائج کو زائل کر دیا۔ جب یعقوب اسحاق کے قریب آتے ہوئے ڈمگایا تو دو فرشتوں نے اسے سہارا دیا۔ جب ابرام نے دوبارہ اپنی بیوی کو قبول کیا تو فرشتوں نے خوشی منائی کہ موسیٰ کی پیدائش ہوگی؛ اور موسیٰ کی وفات پر انہوں نے ماتمی گیت گایا۔ وہ شہید عقبہ پر گریہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: ”یہ شریعت ہے، اور یہ ہے اس کا انعام۔“ فرشتے آدم کی موت پر افسردہ ہوئے؛ وہ ندب اور اہیہو کی لاشیں اٹھا کر لے گئے۔ یہ محافظ روہیں انسان کے ہمراہ ہی دو فرشتوں جیسی ہیں۔ کسی ناپاک جگہ جانے پر آپ ان ہمراہی فرشتوں سے باہر ہی انتظار کرنے کا کہتے ہیں۔ محافظ روہوں کا ذکر خاص طور پر متی (18:10) اور اعمال (12:15) میں آیا ہے۔ وہ فارسی فراؤشی (Farvashi) سے مشابہ ہیں اور غالباً انہی کے سانچے میں ڈھالے گئے۔ عناصر کی روہوں (مثلاً آگ کا بادشاہ) کا ماخذ بھی فارس میں ہے، جیسا کہ ان کے ناموں سے پتا چلتا ہے۔ ہمراہی فرشتے غالباً محافظ روہوں سے مشابہت نہیں رکھتے، کیونکہ مخصوص فرشتے ارض مقدس میں یعقوب کے ہمراہ گئے، اور کچھ دیگر غیر ممالک میں ہمر کا ب رہے۔

ہمراہی فرشتے مستقل نہیں بلکہ عارضی ساتھی ہیں۔ ہر فرشتے کی چھاتی پر لگی ایک لوح پر خداوند کا نام کندہ ہے۔ سبت کی شام کو کنیہ سے واپس آتے ہوئے آدمی کے ہمراہ دو فرشتے ہوتے ہیں..... ایک نیک اور ایک بد۔ متقی لوگوں کی روہوں کو تین اچھے فرشتے وصول کرتے ہیں، برے لوگوں کی روہیں برے فرشتوں کے پاس جاتی ہیں جو ان کی گواہی دیتے ہیں۔ فرشتے متقی لوگوں کے سنگ سنگ رہتے اور مخصوص معاملات میں ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اشائیل بن البشع کہتا ہے: ”خداوند کے حضور موجود فرشتے نے مجھے تین چیزیں عطا کیں۔“ جوہان بن ذہبی کو قاصد فرشتوں نے چار باتیں سکھائیں۔ انہوں نے Sheshet کو خوفزدہ کیا۔ انسان پیدائش لینے سے

قبل پاک روح ہونے کے باعث سب کچھ جانتا ہے، لیکن دن کی روشنی دیکھتے ہی ایک فرشتہ اسے منہ پہ مارتا ہے اور وہ ساری توریت بھول جاتا ہے۔

Hag (12b) میں کہا گیا ہے کہ آسمان پر واقع یروشلیم میں بنی ایک عبادت گاہ میں عظیم بادشاہ میکائیل زمین پر پروہت اعلیٰ کی طرح کھڑا ہوتا اور قربانی پیش کرتا ہے۔ فرشتے ”پاک، پاک، پاک“ کا ورد کرتے ہیں اور ان کی آوازیں مدھم دھم ہوتی ہیں۔ آسمان پر کرۂ ارض کے لوگوں کی نمائندگی کرنے والے فرشتوں کا ذکر Ben Sira نے بھی کیا۔ خداوند نے مینار بابل بنانے کے لیے انہی فرشتوں سے کہا تھا۔

اقوام اور ان کے آسمانی بادشاہوں کے مقدر قرہی طور پر منسلک ہیں۔ خداوند نے کسی قوم کو سزا نہیں دی، اور نہ ہی دے گا، جب تک وہ اس کے محافظ فرشتے کو سزا نہ دے لے۔ اسرائیل کے خلاف دیگر قدیم اقوام کی مخالفت اس قصے میں منعکس ہوتی ہے کہ اقوام کے ستر شہزادوں نے اس پر الزام لگائے، لیکن خداوند اسرائیل کے ساتھ تھا۔ انہی فرشتوں نے مصر کا ساتھ دیا۔ یعقوب نے ایک خواب میں انہیں اوپر نیچے آتے جاتے دیکھا اور خوفزدہ ہوا کہ وہ ہمیشہ اسرائیل کے تعارف کی راہ میں رکاوٹ بنے رہیں گے۔ میکائیل اور Sammael کے سوا ان کو کوئی الگ الگ نام نہیں دیے گئے..... تاہم، مندرجہ ذیل کا ذکر ملتا ہے: مصر، بابل، میڈیا، یون (یونان) ادوم (روم)۔ ادوم کا سرپرست Samael یعقوب کو مار ڈالنا چاہتا تھا، اور تھر کے قول اقرار تزدانے کی کوشش بھی کی (پیدائش 38:25)، مگر جبرائیل نے اسے روک دیا اور اس نے اسرائیل کے خلاف شکایت کی۔ اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر مندرجہ ذیل فرشتوں کا ذکر آیا ہے:

مردوں کی دنیا، دوزخ اور آگ کا بادشاہ	Damah
سمندر کا بادشاہ	Rahab
بارش کا بادشاہ	Ridia
ثالہ باری کا بادشاہ	Yarkemi
فصل پکنے اور شہوت کا بادشاہ	Gabriel
حمل ٹھہرنے کا بادشاہ	Lailah

غصہ	Af
غضب	Hemah
تابی	Abaddon
موت	Mawet

نیز عبادت، رحمت اور خوابوں کے فرشتے کا حوالہ ملتا ہے۔ کہیں کہیں امن یا غضب، نیکی اور بدی کے فرشتوں کا ذکر ہے، لیکن تابی لانے والے فرشتوں کا ذکر زیادہ نمایاں ہے جن کی لامحدود تعداد لامحدود گناہوں اور برائیوں کی نمائندگی کرتی ہے۔

قرون وسطیٰ میں

قبالہ:

Geonim (600-1000ء) کے دور میں باطن پسند مصنفین کے ہاں ایسیئوں کا نظام دوبارہ نمودار ہوا۔ قبالہ پسندوں نے اسے مزید باطنی رنگ دیا جنہوں نے تیرہویں صدی میں اپنی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر کرتے ہوئے غلبہ پالیا۔ تالمود میں فرشتے خدا کا آلہ کار تھے۔ قرون وسطیٰ میں وہ انسان کے آلات بن گئے۔ انسان انہیں نام لے کر بلانے لگا اور نظروں سے اوجھل کر دیا۔ تالمود فرشتوں کے آسیہوں سے آگاہ تھی، لیکن جادو منتر میں ان کی مدد لینے سے نہیں۔ "Blood of Raziel" کی ابتدا میں ہی فرشتوں سے مدد لینے کی ہدایات دی گئی ہیں، جو مبینہ، دن اور وقت کے مطابق بدلتی جاتی ہیں۔ ان ہدایات کے مخصوص مقاصد ہیں، مثلاً پیش بینی۔ اس کے بعد فرشتوں کی تعداد کے معاملے میں قبالہ تمام حدود پار کر گیا۔ مصری سحر کی طرح اس پر بھی یہ عقیدہ غالب آ گیا کہ کوئی بھی فرشتہ (مخصوص طریقے کے تحت) خود سے کوئی استدعا کا جواب دیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ بعد از تالمود علم الملائکہ نے عملی مقاصد پورے کرتے ہوئے فرشتوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا۔ آسمان پر مصروف خدمت فرشتوں کے علاوہ انسانی دنیا کی مخصوص سرگرمیوں کو بھی فرشتوں کے ایک پورے لشکر کی نگرانی میں دے دیا گیا، اور اس لشکر میں شامل فرشتوں کے نام بھی رکھے گئے۔ اعداد اور حروف کو مخصوص اوصاف کے ساتھ منسوب کرنے والے تصوف نے جب

دنیاے فرشتگان کی جانب توجہ کی..... اسے کائنات کا ایک حصہ سمجھتے ہوئے..... تو بہت سے ایسے نام ابھرے جو با تخصیص طور پر باطنی رائے دہندگان کے تصورات تھے اور منطقی علم الاشتقاق (Etymology) کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس قسم کے ہزاروں نام موجود ہیں، اور بہت سے "Blood of Raziel" میں ملتے ہیں جسے آدم پر فرشتے Raziel کی اتاری ہوئی کتاب بتایا گیا ہے۔ یہ کتاب آدم سے ابرہام، موسیٰ اور پھر پیغمبروں تک موروثاً پہنچی۔

باطنی علم الملائکہ:

ان فرضی ناموں سے قطع نظر (جو قبالہ میں بہر حال معتبر ہیں) فرشتوں اور دیگر عناصر کے نام اپنے سے متعلقہ ادب کی نسبت زیادہ پرانے ہیں، بالخصوص قبالی کتب Akiba، Hekalot، Raziel اور Zohar۔ باطنی فنون کا یہ وصف مشترک ہے کہ وہ دن کی روشنی میں نکلنے اور ادب کی صورت اختیار کرنے سے قبل مخفی اور غیر ادبی صورتوں میں پختہ رہتے ہیں۔ چونکہ فرشتوں کے نام باطنیت میں مقدس ترین عناصر تھے، اس لیے انہیں چھاپنا تو دور کی بات ہے، لکھنا بھی نہیں جاتا تھا۔ چنانچہ متعدد نام نامعلوم رہے اور Schwab کی 680 سے زائد صفحات پر مشتمل کتاب "Vocabulaire de l'Angelologie" (1897ء) میں نہ دیے جاسکے۔

مزرے کی بات یہ ہے کہ یونانی ناموں کو سمجھ کر کے ان کی وضاحت باطنی ناموں کے ذریعے کی گئی۔ ظاہر ہے کہ کچھ اہل قلم نے بھی ان فرضی ناموں اور علم الحروف (Gematrias) کو حماقت قرار دیا۔ قدیم یہودی باطنیت اور نہ ہی ہسپانوی قبالہ کو ایک بھر پور علم الملائکہ یا علم الشیطان کا ادب تخلیق کرنے میں اتنی کامیابی ہوئی جتنی کہ تیرہویں صدی کے جرمن یہودیوں کی باطنیت نے حاصل کی۔ قدیم یہودیت اور قبالہ فرشتوں کا کردار زیادہ تفصیل میں بھی واضح نہ کر سکے اور روزمرہ زندگی کی ضروریات پر پورا نہ اترے۔ نتیجتاً اس نکتہ نظر سے جرمن یہودی باطنیت سابقین کی نسبت معاصر مسیحی تصوف کے ساتھ زیادہ قربت رکھتی تھی۔

وارمز (Worms) کے لہیزر کی "کتاب ملائکہ" کے مطابق ساری دنیا فرشتوں اور شیطانوں سے آباد ہے؛ ہر کوئی کھدرا محافظ فرشتوں کی حفاظت میں ہے؛ اور ہر چیز کا تعین خدا کرتا ہے جو فرشتے

کوا حکامات دے کر بھیجتا ہے۔ ہر شخص کا اپنا فرشتہ تقدیر ہے جو اس کی زندگی میں تمام اچھائی اور برائی لاتا ہے۔

قبالہ کی فتح مندی کے بعد فرشتوں پر نہایت تخیلاتی یقین کی مخالفت ختم ہو گئی؛ اور باطنی علم الملائکہ نے مشرق (Orient) کے ساتھ ساتھ مغرب (Occident) کو بھی ترغیب دلائی۔ ہاسدیوں کے ہاں آج بھی گھر سے متعلقہ کئی الفاظ میں فرشتے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ گھر بناتے وقت کسی مخصوص غالب فرشتے کے تعویذ لکھتے ہیں۔ ایک ماخذ کے مطابق مبینوں اور دنوں کے نگران بنائے گئے تمام فرشتے یہی کام کرتے ہیں۔ اس طرح علم الملائکہ کو علم نجوم کے قریب ترین لایا اور وحدانیت سے ہم آہنگ بنایا گیا۔

عمومی تاریخی ترقی:

ابتدائی بائبل تحریروں میں ”ملک یہواہ“ (خداوند کا قاصد) کی اصطلاح زیادہ تر صیغہ واحد میں ملتی اور خداوند کی ایک خصوصی خود آشکاری کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ مثلاً پیدائش (13-11:31) میں خداوند کا فرشتہ کہتا ہے، ”میں بیت ایل کا خداوند ہوں۔“ جبکہ خروج (26:3) میں آگ کے شعلوں میں گھرا ہوا خداوند کا فرشتہ موسیٰ کے سامنے آیا: ”میں تیرے باپ کا خدا ہوں۔“ کچھ مواقع پر فرشتے نے خود کو خداوند سے ممتاز کیا۔ وہ انسانی صورت میں ظاہر ہونے کے باوجود کوئی انفرادیت نہیں رکھتا۔ خداوند کی محض ایک عارضی تجسیم ہونے کے ناتے وہ اس کی جگہ نہیں لے سکتا؛ چنانچہ جب خدا نے موسیٰ سے وعدہ کیا (2:32) ”میں تیرے آگے آگے ایک فرشتہ بھیجوں گا“ تو موسیٰ نے جواب دیا (15:33) ”اگر تو ساتھ نہ چلے تو ہم کو یہاں سے آگے نہ لے جا۔“

ان فرشتہ مخلوقات کا کوئی ہمہ گیر تصور غالب نہیں تھا۔ یعقوب کے خواب میں وہ سیرمیں چڑھتے اور اترتے ہیں (پیدائش، 12:33)؛ ”یسعیاہ کے رویا میں وہ چھ پروں والے سیرافیم ہیں؛ حزقی ایل میں کروٹیم اور زندہ مخلوقات (hayyot) انسان جیسی شکل و شباہت مگر پر اور پیر رکھتے ہیں۔ ابرہام کے مہمان بن کر وہ کھانا کھاتے ہیں۔ جاہے ان فرشتوں نے لوگوں کے ذہن میں بت پرست

اقوام کے ہاں فطرت کی معبود قوتوں کی جگہ لی، یا چاہے نفسیاتی عمل ذرا مختلف قسم کا تھا، لیکن اسرائیل کی وحدانیت نے ایک آسمانی نظام مراتب کی نمائندہ ہستیوں کو لازمی سمجھا جو انسان اور خدا کے درمیان رابطہ کروانے کو تیار ہیں۔

تخلیق کی کہانی میں فرشتوں کا کوئی ذکر نہیں۔ البتہ اگر پیدائش (1:26) سے نہیں تو کتاب ایوب (38:7) سے ضرور یہ لگتا ہے کہ وہ خدا کو کام کرتے ہوئے دیکھتے اور سرائے رہے۔ ایوب 4:18 اور 15:15 کے مطابق فرشتوں کو ایک اخلاقی حس عطا کی گئی ہے، لیکن وہ خدا کے اپنے تصور پاکیزگی و کاملیت پر پورا نہیں اترتے۔ زبور 78:25 کے مطابق من و سلوئی ”فرشتوں کی غذا“ ہے۔ اسی طرح بہشت میں شجر حیات پر بھی فرشتوں کے لیے پھل لگتے ہیں۔ لہذا جب آدم نے اس درخت کا پھل چکھا تو خداوند نے کہا، ”دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ اب کہیں ایسا نہ ہوا کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور حیات کے درخت سے بھی کچھ لے کر کھائے اور ہمیشہ جیتا رہے۔ اس لیے خداوند خدا نے اس کو باغ عدن سے باہر کر دیا۔“ (پیدائش، 3:22-23)

خداوند نے یہ الفاظ اپنے فرشتے بیٹوں کو مخاطب کر کے کہے تھے۔ دیگر مقامات پر فرشتوں کو خدا کی دانش میں حصہ دار بتایا گیا۔ مثلاً زبور کی یہ آیت دیکھیں: ”کیونکہ تو نے اسے خدا سے کچھ ہی کمتر بنایا ہے اور جلال اور شوکت سے اسے تاجدار کرتا ہے۔“ (8:5) کافی ہونے کے باوجود انسان کو عقل سے نوازا گیا۔

فرشتہ پرستی:

یہودیوں کے خلاف عائد کیا گیا فرشتہ پرستی کا الزام (کلیسوں 2:18 کی بنیاد پر) بلاشبہ بے بنیاد ہے۔ پال کے ذہن میں غالباً وہی غناسطی فرقہ ہو گا جس کا حوالہ سیلسس نے ارستی دیس کا الزام دہراتے وقت دیا تھا۔ وہ ہمیں جادوئی شبیہوں کے بارے میں بتاتا ہے جن پر سات فرشتوں کے نام کندہ کروائے: (1) میکائیل، شیر کی شبیہ کے ساتھ: (2) سوریل، سانڈ کی صورت میں: (3) رافیل سانپ کی شکل میں: (4) جبرائیل بطور شاہین: (5) Yalda Bahut ریچھ کے روپ میں: (6) ایراتھول بطور کتا: اور (7) اونوئل گدھے کی شکل میں۔ پال نے کرنٹھیوں اور کلیسیوں

کے نام مراسلوں میں متواتر ان سات معبودوں کی بات کی۔ لیکن اس Ophite فرقے کا یہودیوں کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں تھا۔ اس کے برعکس آرائشائیل نے اوفانیم اور کرڈنیم کے فرشتوں کی شبیہیں پوجنے کی ممانعت کا واضح الفاظ میں اظہار کیا: ”جو شخص سورج، چاند، ستاروں اور سیاروں یا آسمانی لشکروں کے عظیم سردار میکائیل کے نام پر ایک جانور قربان کرتا ہے وہ مردہ بتوں کو قربانی پیش کرنے والے جیسا ہے۔“

انسان سے کمتر حیثیت:

زندگی پر فرشتوں کے اثرات اور ان کی تعداد کو بڑھانے کا رجحان چاہے کتنا ہی طاقت ور ہو، لیکن دوسری طرف اس امر پر بھی زور دیا گیا کہ فرشتے کئی اعتبار سے انسان سے کمتر ہیں۔ حنوک نے فرشتوں کے ایما پر مداخلت کی، اور کوئی بھی فرشتہ خداوند کا جلال ویسے نہ دیکھ پایا جیسے حنوک نے دیکھا تھا۔ فرشتوں نے آدم کی پرستش خداوند کی ایک شبیہ کے طور پر کرنا تھی۔ راندہ درگاہ ہونے سے آدم کا مقام خداوند کے جلال کی حدود کے اندر تھا جہاں فرشتے نہیں ٹھہر سکتے تھے۔ اسی طرح مستقبل میں راست باز شخص فرشتوں کی نسبت خدا سے قریب تر ہوگا۔ درحقیقت وہ عقل میں آدم سے کمتر ہیں۔

فیلو جوڈیئس کی رائے:

فیلو فرشتوں کے وجود کو اپنے تشبیہاتی نظام کی حدود سے باہر نکل کر قبول کرنے پر مائل ہوا۔ وہ روایتوں کی مثال کے تحت ایسا کرنے پر راغب ہوا: ”جن ہستیوں کو دیگر فلسفی شیطان کہتے ہیں، موسیٰ نے عموماً انہیں فرشتے کہا۔“ وہ ہوا میں منزل لاتی ہوئی روحمیں ہیں۔ کچھ ایک جسموں میں اتر آئی ہیں، جبکہ دیگر کو کرۂ ارض پر کوئی موزوں ٹھکانہ نہ ملا۔ وہ بچوں کو ان کے باپ کے احکامات سے آگاہ کرتی ہیں؛ خدا کو نہیں، لیکن فانی انسانوں کو ان ویلوں کی ضرورت ہے۔ روحمیں، شیطان اور فرشتے حقیقت میں ایک جیسے لیکن نام میں فرق ہیں، چنانچہ انسان جس طرح خداوند اور شر انگیز شیطان اور روحوں کی نیکی اور بدی کی بات کرتے ہیں، اسی طرح فرشتوں کے متعلق بھی بات

کرتے اور انہیں خدا کی جانب سے انسان اور انسان کی جانب سے خدا کے اچھی قرار دیتے ہیں۔ اس ناقابل الزام اور محترم فریضے کی وجہ سے ہی وہ مقدس ہیں۔ اس کے برعکس دیگر ناپاک اور غیر اہم ہیں۔ جیسا کہ زبور 78:49 میں دیکھا جاسکتا ہے: ”اور اس نے عذاب کے فرشتوں کی فوج بھیج کر اپنے قہر کی شدت غیض و غضب اور بلا کو ان پر نازل کیا۔“

لیکن فیلو نے انہیں ”Logoi“ (الفاظ یا عقول) بھی کہا۔ انہیں ”خدا کی اپنی قوتیں بھی کہا جاسکتا ہے جنہیں مخاطب کر کے اس نے کہا تھا کہ آد انسان بنائیں۔ خدا نے انہیں ہماری روح کا فانی حصہ دیا کہ جب وہ (خدا) ہمارے اندر استدلالی اصول مشکل کر لے تو وہ بھی اس کی نقالی کریں۔“ فرشتے آسمانی معبد میں بیٹھے ہوئے پجاری ہیں۔“ فیلو بھی ربیوں کی طرح میکائیل کو آسمانی لشکر کا سردار بتاتے ہوئے کہتا ہے:

”کائنات کے خالق باپ نے رئیس الملائکہ اور قدیم ترین لوگوں (لفظ) کو حدود سے باہر کھڑے رہنے کی مراعات دی۔ وہ مخلوق کو خالق سے الگ کرتا اور دونوں کے درمیان بطور قاصد رابطہ کرواتا ہے۔ وہ مخلوق اور نہ ہی غیر مخلوق ہے۔“

سعدیہ، حلیوی، ابن داؤد، میمونائیز:

قرون وسطی کے فلسفیوں نے فیلو کی نسبت کہیں زیادہ استدلالی انداز میں فرشتوں پر یقین کے حوالے سے بات کی۔ سعدیہ انسان کو تخلیق کا مقصد اور نتیجتاً دنیا کا مرکز سمجھتے ہوئے اسے فرشتوں سے کہیں اونچے درجے پر فائز کرتا ہے۔ اس کی نظر میں وہ نورانی مخلوقات ہیں جنہیں خصوصی مقاصد کے تحت بنایا گیا۔ وہ حقیقت کی بجائے محض پیغمبر کے رویا ہیں۔ اس نے شیطان کو بھی ایک انسان کے طور پر لیا۔ یہود اور حلیوی بھی فرشتوں میں اشیری (ethereal) مادہ دیکھتا ہے۔ ابن داؤد کی نظر میں فرشتے مخلوق ذہانتیں ہیں مگر ابدی اور روحانی؛ وہ روح کے محرکات ہیں؛ ان میں سے اعلیٰ ترین ذہانت دسویں آسمان کی متعدد یا فعال عقول ہیں۔ وہ فرشتے جبرائیل اور روح القدس کے ساتھ رہتی ہیں، لیکن ایوب (32:8) میں ان کا ذکر آچکا ہے۔ ”لیکن انسان میں روح ہے اور قادر مطلق کا دم خرد بخشا ہے۔“ میمونائیز نے ارسطو کو راہنما بنایا جو ”عقول“ کو علت

اول اور موجود اشیا کے درمیان کی ہستیاں مانتا ہے۔ چنانچہ موسس میمونائیز نے بائبل فرشتوں کو ایسی ہستیاں قرار دیا جن کے ساتھ خدا کوئی بھی قدم اٹھانے سے قبل مشورہ کرتا ہے۔ تاہم، ارسطو کے برعکس اس نے زور دیا کہ فرشتے خدا نے تخلیق کیے اور انہیں آسمانوں پر حکومت کرنے کی طاقت دی، کہ وہ آزاد ارادے کی مالک باشعور ہستیاں ہیں، لیکن انسان کے برعکس وہ ہمیشہ مستعد اور برائی سے پاک رہتے ہیں۔ اس نے صحائف میں ”فرشتوں“ سے عناصر اور جانور اور پتھروں کے مثالی تصورات مراد لیے۔ ”فطری قوتیں اور فرشتے ایک جیسے ہیں۔ ربی کہتے ہیں کہ جب انسان سوتا ہے تو اس کی روح فرشتے سے باتیں کرتی ہے اور فرشتہ کروہ سے۔ لہذا فرشتے کا دھارا ہوا بھیس ولی کی ذہنی بصارت سے عبارت ہوتا ہے۔“ یوں اس نے ابدی زندگی کے حامل فرشتوں اور قابل فنا مظاہر کے درمیان فرق کیا۔ ”لیکن یہ آسمان اور فرشتے ہم انسانوں کی خاطر تخلیق نہیں کیے گئے۔“ قبل ازیں سعدیہ نے کہا تھا کہ ”انسان دنیاوی مادے سے بنی ہر چیز سے افضل ہے۔ لیکن افلاک اور عقول کے مقابلے میں کمتر ہوتا جاتا ہے۔“ ارسطو نے ان آسمانوں کی تعداد 50 بتائی۔ میمونائیز ز اور بعد کے فلسفیوں نے انہیں 10 شمار کیا، اور دسواں آسمان عقل فعال سے منسوب کیا۔ اسی لیے میمونائیز ز قبالہ کی پیروی میں فرشتوں کے دس درجے بیان کرتا ہے۔

قبالہ کا نکتہ نظر:

قبالہ میں دو دھارے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ زمینی زندگی کے مقدروں پر برتر طاقت کو قادر ماننے پر مائل عملی قبالہ نے کمتر قوتوں کو کنٹرول کرنے کے قابل فرشتوں کے لیے نئے نام ڈھونڈنا جاری رکھا۔ اس قسم کی کوششیں Sefer ha Razim میں کی گئیں جو سال کے مہینوں کے مطابق فرشتوں کی فہرست ہے۔ دوسری طرف نوفلاطونی نظریہ صدور اور مجموعی کائنات کے تصور نے لازماً انسان کو تخلیق کا مقصد بنا دیا۔ چنانچہ، اس کا درجہ فرشتوں سے برتر ہے۔ فرشتے کمتر قلمرو، ہیئت کی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں نہ کہ برتر روحوں کی دنیائے تخلیق سے۔ فرشتے عقلی، روحانی ہستیاں ہیں۔ لیکن انسان ان کا درخشاں ملبوس شناخت کر لیتا ہے۔

عیسائیت کے فرشتے

عیسائی عہد نامہ جدید کے ساتھ ساتھ عہد نامہ قدیم یعنی بائبل کو بھی الہامی کتاب مانتے تھے، لہذا فرشتوں کے بارے میں ان کے تصورات یہودیوں کے تصورات سے زیادہ فرق نہیں۔ تاہم، تیسری اور دوسری صدی قبل مسیح کے دوران عبرانی بائبل کا ایک یونانی ترجمہ ہو چکا تھا تاکہ فلسطین سے باہر کے یونانی گویہودی لوگوں کی ضروریات پوری کی جاسکیں۔ اس بائبل کو "Septuagint" یعنی ستر کا نام دیا گیا کیونکہ روایت کے مطابق اسے 70 مترجمین نے مل کر ترجمہ کیا تھا۔ "ستر" میں شامل کچھ کتب عبرانی شریعت کا حصہ نہیں۔

"ستر" میں "aggelos" کی اصطلاح سے الوہی یا انسانی قاصد دونوں مراد ہیں۔ تاہم، لاطینی ترجمے میں الوہی یا روحانی قاصد کو انسانی قاصد سے میٹیز کرنے کے لیے angelus جبکہ انسانی قاصد کو nuntis یا legatus کہا گیا۔ کچھ جگہوں پر لاطینی متن گمراہ کن ہے، کیونکہ وہاں nuntis کا استعمال زیادہ ہونے کے باوجود angelus کا استعمال کیا گیا (مثلاً یسعیاہ 18: 18)؛

(33:3)۔

یہاں ہمارا تعلق روحانی قاصد سے ہی ہے، اور ہم مندرجہ ذیل نکات پر بات کریں گے:

☆ بائبل میں اصطلاح کا مفہوم

☆ فرشتوں کے عہدے

☆ فرشتوں کو دیے گئے نام

☆ نیک اور بد روحوں میں فرق

☆ فرشتوں کی بھجن منڈلیوں کی تقسیم

☆ فرشتوں کی ظاہری صورت کا سوال، اور

☆ صحائف میں فرشتوں کے تصور کی ترقی۔

ساری بائبل میں فرشتوں کو خدا اور انسان کے درمیان رابطہ کروانے والی روحانی ہستیوں کے طور پر پیش کیا گیا: "تو نے اسے (انسان کو) فرشتوں سے کچھ ہی کمتر بنایا" (زبور 8:6)۔ انسان کے ساتھ مساوی حیثیت میں وہ مخلوق ہستیاں ہیں: "اے اس کے فرشتو! اس کی حمد کرو۔ اے اس کے لشکر! سب اس کی حمد کرو.... کیونکہ اس نے حکم دیا اور یہ پیدا ہو گئے۔ اس نے ان کو ابد لآ باد کے لیے قائم کیا ہے۔" (زبور، 2:5، 148: کلیموں، 17، 16:1) چوتھی لیٹرن کونسل (1215ء) میں فرشتوں کو مخلوق قرار دیا گیا۔ Albigenses (البیجنسی، 12 ویں اور 13 ویں صدی میں فرانسیسی طہرین کا ایک گروپ) کے خلاف جاری کردہ فرمان میں کہا گیا ہے فرشتے نہ صرف مخلوق ہیں، بلکہ انہیں انسان سے پہلے تخلیق کیا گیا تھا۔ ویلیکن کونسل نے اس فرمان کو دہرایا۔ یہاں اس کا ذکر اس لیے کیا گیا کیونکہ یہودی بائبل میں کتاب Ecclesiasticus (18:1) میں ایک جملے ("ابد تک زندہ رہنے والے نے تمام چیزوں کو ایک ساتھ بنایا") سے یہ ثابت کیا گیا کہ تمام تخلیق بیک وقت ہوئی، لیکن عمومی طور پر مانا جاتا ہے کہ "ایک ساتھ" (Simul) سے "مساوی طور پر" مراد ہے، یعنی ایک جیسا۔ وہ روہیں ہیں۔ عبرانیوں کے نام پولس رسول کے خط میں کہا گیا: "کیا وہ سب خدمت گزار روہیں نہیں جو نجات کی میراث پانے والوں کی خاطر خدمت کو بھیجی جاتی ہیں؟" (عبرانیوں 1:14)

خدا کے خدمت گار:

بائبل میں اکثر قاصدوں کی ہی تصویر پیش کی گئی ہے، لیکن سینٹ آگسٹائن اور بعد ازاں سینٹ گرگوری کے خیال میں ”فرشتہ ایک عہدے کا نام ہے۔ انہوں نے فرشتے کی اصلیت اور نہ ہی بنیادی وظیفے پر بات کی۔ یعنی وہ آسمانی دربار میں خدا کے تخت کے خدمت گار ہیں جس کی مفصل تصویر کشی کتاب دانی ایل میں ملتی ہے۔ (7:9-10)

میرے دیکھتے ہوئے تخت لگائے گئے اور قدیم الایام بیٹھ گیا۔ اس کا لباس برف سا سفید تھا اور اس کے سر کے بال خالص اون کی مانند تھے۔ اس کا تخت آگ کے شعلہ کی مانند تھا اور اس کے پیسے جلتی آگ کی مانند تھے۔ اس کے حضور سے ایک آتش دریا جاری تھا۔ ہزاروں ہزار اس کی خدمت میں حاضر تھے اور لاکھوں اس کے حضور کھڑے تھے۔ عدالت ہو رہی تھی اور کتابیں کھلی تھیں۔ (نیز دیکھیں زبور 96:7؛ زبور 102:20؛ یسعیاہ 6، وغیرہ)

فرشتوں کے لشکر کا یہ وظیفہ لفظ ”مد“ سے عیاں ہے (ایوب، 1:6) اور ”میرے آسمانی باپ“ (متی، 18:10) کو ان کا متواتر مشغلہ سمجھا جاتا ہے۔ ایک سے زائد موقعوں پر ہمیں بتایا گیا کہ سات فرشتوں کا خصوصی وظیفہ ”خدا کے حضور کھڑے رہنا“ ہے (مکافہ، 5:2-8)۔

نوع انسانی کی جانب خداوند کے قاصد:

لیکن پردے کے آگے زندگی کی یہ جھلکیاں محض شاذ و نادر ہیں۔ بائبل کے فرشتے عموماً خدا کے قاصدوں کے کردار میں نوع انسانی پر ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ اس کے آلات ہیں جن کے ذریعہ وہ انسانوں کو اپنی مشا بتاتا ہے؛ اور یعقوب کے رویا میں انہیں زمین سے آسمان تک لگی سیزمری پر اترتے اور چڑھتے پیش کیا گیا جبکہ ابدی باپ اوپر سے دیکھتا رہتا ہے۔ بیابان میں ایک فرشتہ ہی ہاجرہ کے پاس آیا (پیدائش، 16)۔ فرشتوں نے سدوم پر قمر عدۃ الا: ایک فرشتے نے Gideon کو بتایا کہ وہ اس کے لوگوں کو بچانے آیا ہے؛ ایک فرشتے نے شمعون کی پیدائش کی نوید سنائی (قضاۃ،

13)؛ اور فرشتہ جبرائیل دانی ایل کی رہنمائی کرتا ہے (دانی ایل، 8:16) حالانکہ اسے ان دونوں اقتباسات میں فرشتے کے بجائے ”جبرائیل کا آدمی“ (9:21) کہا گیا ہے۔ اسی روح نے سینٹ جان باپٹسٹ کی پیدائش کا اعلان کیا۔ فرشتوں کی روحانی فطرت زکریا کے مکاشفات کے بیان میں واضح نظر آتی ہے۔ پیغمبر نے فرشتے کو ”خود میں بولتے ہوئے“ بتایا۔ وہ ایک داخلی آواز کے بارے میں اشارہ دیتا معلوم ہوتا جو خدا کی نہیں بلکہ اس کے قاصد کی تھی۔

فرشتوں کی اس قسم کی شہینیں صرف ان کے پیغامات پہنچائے جانے تک قائم رہتی ہیں، لیکن اکثر ان کا مشن طوالت اختیار کر جاتا ہے۔ اور انہیں عموماً مخصوص بحران کے موقع پر اقوام کے محافظ بنا کر پیش کیا گیا، مثلاً خروج کے دوران (14:19)۔ اسی طرح فاڈرز کا عمومی نکتہ نظر ہے کہ ”فارس کی مملکت کے موکل“ (دانی ایل، 10:13) سے ہمیں وہ فرشتہ مراد لینا چاہیے جسے اس مملکت کی روحانی دیکھ بھال کا کام سونپا گیا تھا۔

اور شاید ہم Troas کے مقام پر سینٹ پال پر ظاہر ہونے والے فرشتے ”مقدونیا“ کے آدمی میں اس ملک کا محافظ فرشتہ دیکھ سکتے ہیں (اعمال، 16:9)۔ کتاب احبار میں ایک جگہ پر ہمارے لیے تھوڑی سی معلومات محفوظ ہے: ”جب حق تعالیٰ نے قوموں کو میراث پائی اور بنی آدم کو جدا جدا کیا تو اس نے قوموں کی سرحدیں خدا کے فرشتوں کے شمار کے مطابق ٹھہرائیں۔“ نہ صرف عبرانی الہیات، بلکہ دیگر اقوام کے مذہبی نظریات میں بھی فرشتوں کی واسطیت کا اندازہ ”خدا کے فرشتے جیسا“ قسم کے جملوں سے ہوتا ہے۔ 2 سموئیل میں داؤد نے تین مرتبہ یہ جملہ استعمال کیا۔ اعمال (6:15) میں عدالت کے سامنے کھڑے سٹیفن (سٹیفنس) کے چہرے کی جانب جب لوگوں نے نظر کی تو وہ ”فرشتے کا سا تھا۔“

ذاتی محافظ:

ساری بائبل میں ہم بار بار اس امر کی جانب اشارہ پاتے ہیں کہ ہر ایک انفرادی روح کا اپنا ذاتی محافظ ہے۔ چنانچہ ابرہام نے اپنے نوکر کو اسحاق کے لیے ایک بیوی تلاش کرنے کی خاطر روانہ کرتے وقت کہا، ”خداوند تیرے آگے آگے اپنا فرشتہ بھیجے گا۔“ (پیدائش، 24:7)۔ شیطان

نے متی (4:6) میں 90 ویں زبور کا حوالہ دیتے ہوئے کہا: ”وہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دے گا اور وہ تجھے ہاتھوں پر اٹھائیں گے۔“ اور جودت نے اپنا کارنامہ بیان کرتے ہوئے کہا: ”خدا کا فرشتہ میرا نگہبان ہے۔“ ان جیسے دیگر اقتباسات اگرچہ بذات خود اس عقیدے کا اظہار نہیں کرتے کہ ہر ایک فرد کا اپنا محافظ فرشتہ مقرر ہے، لیکن ان سے منجی مسیح کے الفاظ کی توثیق ہو جاتی ہے: ”خبردار ان چھوٹوں میں سے کسی کو ناجیز نہ جاننا کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ آسمان پر ان کے فرشتے میرے آسمانی باپ کا منہ ہر وقت نکتے ہیں۔“ (متی، 10:18) سینٹ آگسٹائن نے کہا تھا: ”جو کچھ عہد نامہ یسوع میں سر بستہ رہا، وہ عہد نامہ جدید میں آشکار ہو گیا۔“ Tobias کی کتاب کا مقصد اسی سچائی کی تعلیم دینا تھا۔ اور سینٹ جیروم نے مذکورہ بالا اقتباس کی تفسیر میں لکھا: ”ہماری روح اس قدر عظیم ہے کہ پیدائش کے ساتھ ہی ہر روح کا ایک محافظ فرشتہ مقرر ہو جاتا ہے۔“

فرشتوں کے مقرر کردہ محافظ ہونے پر عمومی اعتقاد کو عقیدے کا ایک نکتہ خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ یقین ایمان کا معاملہ نہیں کہ انسانی نسل کا ہر فرد اپنا انفرادی محافظ فرشتہ رکھتا ہے۔ تاہم، یہ یقین ڈاکٹر آف دی چرچ سے اس قدر حمایت یافتہ ہے کہ اس سے انکار کرنا بے ادبی ہوگی۔ پیٹر لومبارڈ یہ سوچنے پر مائل تھا کہ ہر فرشتے کو متعدد انسانوں کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ بائبل فرشتوں کو نہ صرف ہمارے محافظوں بلکہ مددگاروں کے طور پر بھی پیش کرتی ہے۔ فرشتے رافیل نے کہا: ”میں تیرے خداوند کی نماز پڑھتا ہوں۔“ (12:12 Tobias) چنانچہ فرشتوں پر کیسٹوکل یقین کی جڑیں صحیفے میں موجود ہیں۔ شاید ابتدائی ترین وضاحتی بیان سینٹ امبروز کے یہ الفاظ ہیں: ”ہمیں فرشتوں سے دعا مانگنی چاہیے جو ہمیں بطور محافظ تفویض کیے گئے ہیں۔“ سینٹ پال نے فرشتوں کی پرستش سے منع کیا: ”کوئی شخص خاکساری اور فرشتوں کی عبادت پسند کر کے تمہیں دوڑ کے انعام سے محروم نہ رکھے۔“ (کلیسیوں، 2:18)

دنیا پر حاکم الوہی نمائندے:

مندرجہ بالا اقتباسات ہمیں فادرز کے اس عملاً متفقہ نکتہ نظر کو سمجھنے کے قابل بناتے ہیں کہ فرشتوں نے ہی طبعی دنیا کے حوالے سے خدا کی شریعت کو نافذ کیا۔ جنات اور روحوں پر سامی یقین

معروف و مقبول ہے، اور اس کے اشارے بائبل میں ملتے ہیں۔ چنانچہ داؤد کے گناہ کی وجہ سے اسرائیل کو تباہ کرنے والی وبا کو ایک فرشتے سے ہی منسوب کیا گیا (جسے داؤد نے حقیقتاً دیکھا بھی تھا (2- سموئیل، 17: 15-24)۔ حتیٰ کہ درختوں کی شاخوں میں سرسراتی ہوا کو بھی ایک فرشتہ قرار دیا گیا (تواریخ، 14: 14)۔ یوحنا کی انجیل میں بیت حسدا کے تالاب کا ذکر ہے جس کے ارد گرد بنے برآمدوں میں ”بیمار اور اندھے اور پڑ مردہ لوگ پانی ملنے کے انتظار میں کھڑے تھے، کیونکہ وقت پر خداوند کا فرشتہ حوض پر اتر کر پانی پلایا کرتا تھا۔“ (4: 5) اس اقتباس میں پانی کے ہلنے کو فرشتے سے منسوب کیا گیا۔ سامیوں نے واضح طور پر محسوس کیا کہ کائنات کا سارا نظام اور اس نظم میں پڑنے والا خلل بھی خدا کی وجہ سے تھا، لیکن یہ تمام افعال اس کے کارندے انجام دیتے تھے۔ سینٹ ٹامس آکوفس نے موسیٰ میمونائیز کے اس اعتقاد کا حوالہ دیا کہ بائبل میں جابجا فطری قوتوں کو فرشتے کہا گیا ہے کیونکہ وہ خدا کی ہمہ گیریت کو منکشف کرتے ہیں۔

نظام مراتب:



قدیم شاخواتوں کے معبد کے دیوتا ہونا بردار تھے۔
یہ شاخواتوں کے سروالا اشوری دیوتا ہے۔

اگرچہ عہد نامہ متیق کی ابتدائی کتب میں ظاہر ہونے والے فرشتے عجیب انداز میں غیر شخصی ہیں اور ان کے سپرد کیے گئے پیغام یا کام نے زیادہ اہمیت اختیار کر لی، لیکن آسمانی لشکر میں مخصوص درجات کی موجودگی کے حوالے سے اشاروں کی کمی نہیں۔

آدم کو نکالے جلعنے کے بعد کریم کو بہشت کی نگرانی سونپی گئی جو بلاشبہ خدا کے قاصد ہیں، البتہ ان کی فطرت کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا گیا۔ بائبل میں صرف ایک اور موقع پر کریم نظر آتے ہیں..... حزقی ایل کے رویا

میں..... جہاں ان کی کافی تفصیل ملتی ہے۔ دو فرشتے بریکل کے محافظ تھے، لیکن ہمیں خود ہی یہ تصور کرنا پڑتا ہے کہ وہ کیسے تھے۔ یہ رائے قرین قیاس ہے کہ وہ اصل میں اشوری محلات کے محافظ پر دارنیل اور شیر ہی ہیں، اور زرا لے پر دار انسان، شاہین کے سروا لے، جنہیں ان کی کچھ عمارات کی دیواروں پر دکھایا گیا۔ سیرافیم صرف۔ سعاہ کے رویا میں آیا (6:6)۔

خدا کے حضور کھڑے سات فرشتوں کا ذکر پیچھے آچکا ہے، اور وہ غالباً درباریوں کا ایک اندرونی حلقہ تشکیل دیے ہوئے ہیں۔ رئیس الملائکہ کی اصطلاح صرف St. Jude اور Thess (4:15) میں آئی ہے، لیکن سینٹ پال نے ہمیں آسمانی خادموں کے ناموں کی دو دیگر فہرٹیں بھی مہیا کی ہیں۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ ”سج کو“ ہر طرح کی حکومت اور اختیار اور قدرت اور ریاست اور ہر ایک نام سے بہت بلند کر دیا گیا“ (افسیوں، 1:21)؛ اور کلیسوں کے نام مرا لے میں وہ لکھتا ہے: ”کیونکہ اسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی، دیکھی ہوں یا ان دیکھی، تخت ہوں یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات۔ سب چیزیں اسی کے وسیلہ سے اور اسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں۔“ (کلیسوں، 1:16) یاد رہے کہ (2:15 میں) اس نے تاریکی کی قوتوں کے دو نام استعمال کرتے ہوئے کہا کہ ”مسح نے حکومت اور اختیاروں کو اپنے اوپر سے اتار کر ان کا برملا تماشہ بنایا اور صلیب کے سبب سے ان پر فتح پائی کا شاد یا نہ بجایا۔“ اور ہم یہ امر محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ صرف دو آیات کے بعد وہ ”فرشتوں کی عبادت“ کے خلاف خبردار بھی کر رہا ہے۔ لگتا ہے کہ اس نے ایک مخصوص جائز ملائکہ پرستی کی منظوری دی اور ساتھ ہی ساتھ اس موضوع پر توہمات سے بچنے کو کہا۔ کتاب Enoch میں اس قسم کی بے راہ رویوں کا اشارہ ملتا ہے جہاں فرشتے کافی غیر معمولی کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح جوزیفس ہمیں بتاتا ہے کہ ایسی ہیوں کو فرشتوں کے نام محفوظ رکھنے کا حلف لینا پڑتا تھا۔

ہم پیچھے دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح (دانی ایل، 10:12-21) مختلف فرشتوں کو مختلف علاقے بطور اقلیم دیے گئے اور کتاب مکافہ میں بیان کردہ (Apocalyptic) ”سات کلیساؤں کے فرشتوں“ پر بھی یہی وصف دوبارہ ظاہر ہوتا ہے، البتہ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ اصطلاح سے اصل مراد کیا ہے۔ کلیساؤں کے سات فرشتے عموماً کلیسائی حلقوں کے بپس کو قرار دیا جاتا ہے۔

سینٹ گرگوری نے قسطنطنیہ میں شپس سے خطاب کرتے ہوئے دو مرتبہ فرشتے کی اصطلاح استعمال کی۔

سینٹ ڈنس سے منسوب کردہ "De Coelesti Hierarcha" (جس نے متکلمین پر بہت گہرا اثر ڈالا) میں فرشتوں کے سلسلہ ہائے مراتب پر کافی تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ عام طور پر مانا جاتا ہے کہ یہ کتاب سینٹ ڈنس سے کچھ صدیاں پہلے لکھی گئی ہوگی۔ تاہم، اس میں موجود فرشتوں کی سرود منڈلیوں (Choirs) کے حوالے سے عقیدہ کلیسیا نے غیر معمولی اتفاق رائے کے ساتھ قبول کر لیا۔ سینٹ گرگوری اعظم کے مندرجہ ذیل اقتباسات کلیسائی علما کا نکتہ نظر واضح کر دیں گے۔

صحیفے کی سند کے مطابق فرشتوں کے نو سلسلے ہیں..... فرشتے، رئیس الملائکہ، Throne، Virtues، Powers، Pincipalities، Dominatios، کردیم اور سیرافیم۔ بائبل کا تقریباً ہر صفحہ ملائکہ اور رئیس الملائکہ کی شہادت دیتا ہے اور پیغبروں کی کتب میں کردیم اور سیرافیم کا ذکر ہے۔ سینٹ پال نے بھی افسیوں کے نام مراسلے میں چار سلسلوں کا ذکر کیا: Principalities، Virtues، Powers اور Dominations۔ اور کلسیوں کے نام مراسلے میں Thrones، Principalities، Dominations اور Powers کا ذکر آیا ہے۔ اب اگر ہم ان دونوں فہرستوں کو یکجا کر دیں تو ہمارے پاس کل پانچ سلسلے ہو جائیں گے۔ ملائکہ، رئیس الملائکہ، کردیم اور سیرافیم کے چار سلسلے جمع کر لیے جائیں تو کل تعداد 9 ہو جائے گی۔

سینٹ تھامس نے "Summa Theologica" میں سینٹ ڈنس کی پیروی کرتے ہوئے فرشتوں کو تین سلسلہ ہائے مراتب میں تقسیم کیا: ہر ایک سلسلے میں تین تین فرشتے۔ ہستی مطلق کے ساتھ قربت اس تقسیم کی بنیاد ہے۔ وہ پہلے درجے میں سیرافیم، کردیم اور Thrones کو رکھتا ہے؛ دوسرا درجہ Dominations، Virtues، اور Powers پر مشتمل ہے۔ تیسرے درجے میں Principalities، رئیس الملائکہ اور ملائکہ شامل ہیں۔ صحائف میں صرف تین فرشتوں کے نام آئے ہیں: رافیل، میکائیل اور جبرائیل۔ یہ تینوں نام متعلقہ اوصاف پر دلالت کرتے ہیں۔ یہودیوں کی مکاشفاتی (Apocoryphal) کتب (جیسے حنوک) میں اریئل اور یریئل کے نام بھی ہیں۔

فرشتوں کی تعداد:

عموماً فرشتوں کی تعداد بے شمار بتائی گئی (دانی ایل، 7:10؛ متی، 26:53)۔ لفظ لشکر (Sabaoth) کو آسمانی فوج کے لیے مترادف معنوں میں استعمال کیا جاتا اس تاثر کو ناقابل تردید بنادیتا ہے کہ ”رب الافواج“ کی اصطلاح فرشتوں کے لشکر پر خداوند کی مطلق سالاری کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ فادرز نے ایک سو بھیروں کی تمثیل (لوقا، 3:1-15) میں انسانوں اور فرشتوں کی نسبتی تعداد کا حوالہ دیکھا؛ تاہم، یہ کافی تخیلاتی توضیح ہے۔ متکلمین بھی سینٹ ڈینس کی پیروی میں فرشتوں کو لاتعداد مانتے ہیں۔

برے فرشتے:

بائبل میں اچھے اور برے فرشتوں کا فرق مستقل نظر آتا ہے، لیکن یہ نکتہ اہمیت رکھتا ہے کہ دونوں سرچشموں کے درمیان کوئی ثنائیت یا تضاد موجود نہیں۔ یہ فرق شاید زمین پر خدا کی بادشاہت اور بروں کی بادشاہت کے درمیان تضاد پیش کرتا ہے۔ لیکن موخر الذکر کو ہمیشہ کمتر فرض کیا گیا۔ چنانچہ اس کمتر، مگر مخلوق روح کی ہستی کی وضاحت کرنا پڑے گی۔

اس حوالے سے عبرانی شعور کی درجہ بدرجہ ترقی القائی تحریروں میں صاف دیکھی جاسکتی ہے۔ ہمارے ”اولین والدین“ (پیدائش، 3) کے بہشت بدر ہونے کے بیان میں ایسی اصطلاحات موجود ہیں کہ اس میں سے ایک شر کی موجودگی مراد لینے کے سوا کوئی اور تعبیر نہیں کی جاسکتی..... ایک ایسا شر جو انسانی نسل سے حسد کرتا تھا۔ کتاب پیدائش (6:12) میں لکھا ہے کہ ”خدا کے بیٹوں نے آدمی کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ بہت خوبصورت ہیں۔“ آدمی کی بیٹیوں سے شادی ہی فرشتوں کے تنزل کی وضاحت کرتی ہے۔

ایوب کی کتاب (1، 2) میں پیش کردہ تصویر کافی تخیلاتی ہے؛ لیکن شیطان (جو معزول فرشتے کی شاید اولین شخصی صورت تھا) کو ایک درانداز کے طور پر پیش کیا گیا جو ایوب سے جلتا ہے۔ وہ واضح طور پر معبود سے کمتر ہستی ہے اور خداوند کی اجازت کے بغیر ایوب کو چھو نہیں سکتا۔ لگتا ہے کہ ایوب (4:18) میں ہمیں زوال کی قطعی وجہ ملتی ہے: ”اور وہ اپنے فرشتوں پر حماقت کو عائد کرتا ہے۔“

عہد نامہ جدید میں ہمیں دور روحانی بادشاہتوں کا تصور واضح ملتا ہے۔ شیطان ایک راندہ درگاہ فرشتہ ہے جو آسمانی لشکر کے اور بھی بہت سے فرشتوں کی تنزیل کی وجہ بن گیا۔ خداوند نے اسے ”دنیا کا سردار“ (یوحنا، 14:30) کہا: وہ انسان کو تخریص دلاتا اور ملعونوں میں شامل کرتا ہے (متی، 25:41؛ پطرس، 2:4؛ انیسویں، 6:21)۔ عیسائیت میں شیطان کو ایک عفریت کے روپ میں پیش کرنے کی بنیاد Apocalypse (جعلی اتاجیل) پر ہے جہاں اسے ”اتھاہ کھائی کا فرشتہ“ ”عفریت“، ”قدیم سانپ“ وغیرہ کہا گیا جو رکیس الملائکہ جبرائیل کا دشمن تھا۔ ان مناظر اور قدیم داستانوں میں مردوک اور تیمات کے مابین لڑائی میں مماثلت نہایت واضح ہے۔

Septuagint میں ”فرشتہ“ کی اصطلاح:

ہم نے گزشتہ صفحات میں دو سے زائد مقامات پر ”سات“ (Septuagint) کا ذکر کیا ہے، اور اس کے اُن اقتباسات کی نشاندہی کر دینا بھی بے جا نہ ہوگا جہاں یہ فرشتوں کے حوالے سے ہماری معلومات کا واحد ماخذ ہے۔ مشہور ترین اقتباس یسعیاہ 11:6 ہے جہاں Septuagint ”عظیم مجلس شوریٰ کے فرشتے“ Messias کا نام بتاتی ہے۔ Septuagint میں فرشتوں سے عموماً ”خدا کے بیٹے“ مراد لی گئی۔

یہ کہنا زائد از ضرورت ہوگا کہ خدا کے الہام کی جہیں کھلتے جانے کے ساتھ ساتھ دینیاتی فکر میں بھی ارتقا کا ایک عمل جاری رہا، لیکن شریعت دہندہ کی ذات کے حوالے سے پیش کردہ مختلف نظریات میں یہ چیز بالخصوص عیاں ہے۔ کتاب خروج (3:2) میں خدائے مطلق ایک جھاڑی میں سے نکل کر موسیٰ پر ظاہر ہوتا ہے؛ لیکن ”سات“ کے ورژن میں اس کی جگہ ”خداوند کا فرشتہ“ نے لے لی۔ عہد نامہ جدید لکھے جانے کے زمانے میں Septuagint والا لکھتے نظر ہی غالب تھا۔ اب خود خداوند کی بجائے خداوند کا فرشتہ ظاہر ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ شریعت دہندہ بھی بن گیا (مکلتیوں، 3:19؛ عبرانیوں، 2:2؛ اعمال، 7:30)۔

لیکن عظیم لاطینیوں..... سینٹ جیروم، سینٹ آگسٹائن اور سینٹ گرگوری..... نے بالکل برعکس نکتہ نظر اپنایا، اور متکلمین نے ان کی پیروی کی۔ سینٹ آگسٹائن جلتی ہوئی جھاڑی (خروج،

3) کے حوالے سے لکھتا ہے: ”موسیٰ سے ہم کلام ہونے والے شخص کو خداوند اور خداوند کا فرشتہ بھی قرار دینا قابل فہم نہیں۔ یہ سوال محتاط تحقیق کا متقاضی ہے۔ کچھ کے خیال میں اسے خداوند اور خداوند کا فرشتہ دونوں کہا گیا کیونکہ وہ مسیح تھا۔“ درحقیقت پیغمبر نے (یسعیاہ 9:6) واضح طور پر مسیح کو ”شیر خدائے قادر ابدیت“ کہا۔ سینٹ آگسٹائن آگے چل کر اس قسم کے نکتہ نظر کو قابل معتبر ثابت کرتا ہے۔ اس نے نشاندہی کی کہ اگر یہ فرشتہ ہی ظاہر ہوا تھا تو ہمیں وضاحت کرنا پڑے گی کہ اسے ”آقا“ کیسے کہا گیا۔ دراصل بائبل میں دوسری جگہوں پر کسی پیغمبر کے الفاظ کو خداوند کے الفاظ قرار دیا گیا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ پیغمبر خداوند ہے، بلکہ اس لیے کہ خداوند پیغمبر میں سرایت پذیر ہے۔ لہذا جب خداوند کسی پیغمبر یا فرشتے کے منہ سے بولنا چاہتا ہے تو وہ پیغمبر یا حواری کو ذریعہ بناتا ہے۔ چنانچہ ہم فرشتے کو بجا طور پر ”خداوند“ سمجھ سکتے ہیں۔

اسلام کے ملائکہ

اسلام میں فرشتے ارکان ایمان میں شامل ہیں، یعنی ان پر ایمان لائے بغیر مسلمان ہونا ممکن نہیں۔ یہودیت اور عیسائیت کے مقابلے میں اسلام میں فرشتوں کی اہمیت کہیں زیادہ بڑھ گئی، لیکن ساتھ ہی ساتھ ہی روح کی طرح فرشتوں کے ماخذ پر بھی زیادہ تفصیلات قرآن میں موجود نہیں۔ سیرت اور احادیث کی کتب میں بعد ازاں بیرونی اثرات اور عقلی ترقی کے نتیجے میں اضافی تصورات شامل ہوتے گئے۔ یہاں ہم قرآن، حدیث اور عام روایات میں فرشتوں کا تصور واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔

قرآن اور فرشتے

فرشتے جزو ایمان ہیں:

”لیکن نیکی تو یہ ہے کہ آدمی اللہ پر یقین رکھے اور روز قیامت پر اور فرشتوں پر اور کتاب اور نبیوں پر بھی یقین رکھے۔“ (البقرة، 177)۔

”اور جس کسی نے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور قیامت

کے دن سے انکار کیا تو بے شک وہ بڑی دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔“ (البقرہ، 285)

قرآن میں فرشتوں سے متعلقہ آیات کی روشنی میں انہیں چار یا پانچ حصوں میں بانٹا جاسکتا ہے۔ فرشتوں کی تخلیق، آسمان پر مسکن، مذکر جنس، اللہ کی فرمانبرداری اور گناہوں سے پاک ہونا قرآن شریف میں مذکور ہے۔

فرشتوں کی تخلیق:

سورۃ قاطر میں تخلیق کے حوالے سے ایک آیت بہت کچھ واضح کرتی ہے۔ ”تمام حمد اللہ کو لائق ہے جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے، جو فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے، جن کے دو دو، تین تین، چار چار پردار بازو ہیں۔ اللہ جو چاہے پیدائش میں زیادہ کرتا رہتا ہے۔“ (قاطر، 1) اسلام میں بھی فرشتے پردار اور کئی بازوؤں والے ہیں۔ یقیناً یہ اوصاف ان کے زمین اور آسمان کے درمیان آنے جانے اور بہت سے کام بیک وقت انجام دینے کے قابل ہونے کے لیے لازمی تھے۔

ریش اور فرشتے:

یہودیت، عیسائیت اور اسلام تینوں بڑے مذاہب میں خدا کے عرش کا ذکر ملتا ہے۔ عرش اصل میں کسی شاہی دربار جیسا ہے جہاں خدا تخت نشین ہوتا ہے اور فرشتے اس کے خدمتگار اور درباری ہونے کے علاوہ تخت کے محافظ بھی ہیں۔ فرشتوں کا مسکن آسمان میں ہے۔ ”فرشتے عالم بالا میں رہتے ہیں۔ اور وہ (شیاطین) عالم بالا کی طرف کان بھی نہیں لگا سکتے“ (الصفت، 8) ”تو کہہ دے اگر زمین پر فرشتے رہتے ہوتے، اس میں چلتے بستے تو البتہ ہم آسمان سے ایک فرشتے کو رسول بنا کر ان کی طرف نازل کر دیتے۔“ (بنی اسرائیل، 95) ”اور بہت سے فرشتے آسمان میں موجود ہیں۔ ان کی سفارش ذرا بھی کام نہیں آسکتی۔“ (النجم، 26)۔

اللہ کی خدمت:

وہ اللہ کے حضور ہر وقت خدمت کے لیے حاضر رہتے ہیں: ”اور ہم میں سے ہر ایک کا معین

درجہ ہے اور ہم صف باندھے کھڑے رہتے ہیں اور اللہ کی پاکی بیان کرنے میں لگے رہتے ہیں۔“ (ص 6، 164) ایک اور جگہ پر یوں ذکر آیا: ”اور تو فرشتوں کو عرش کے گرد حلقہ باندھے دیکھے گا جو اپنے رب کی تسبیح میں مشغول ہوں گے۔“ (الزمر، 75) یا پھر ”فرشتے عرش الہی کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں۔ اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔“ (المومن، 7)۔ فرشتے خدا کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور اس کے ارد گرد منڈلاتے رہتے ہیں۔

فرشتوں کی جنس:

ان خدمتگار اور قاصد فرشتوں کو سختی سے مذکر بتایا گیا اور واضح الفاظ میں انہیں مؤنث قرار دینے سے منع کیا گیا۔ حتیٰ کہ فرشتوں کو عورت کے نام سے پکارنا بھی ایمان کے منافی ہے۔ ”بے شک جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ فرشتوں کو عورت کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔“ (فاطر، 1) بائبل میں فرشتوں کے لیے ”خدا کے بیٹوں“ کی اصطلاح غالباً صرف ایک جگہ یعنی کتاب پیدائش میں استعمال ہوئی ہے۔ قرآن مجید نے بھی انہیں خدا کے بیٹوں جیسا قرار دیا: ”تو کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹوں سے خاص کیا اور خود فرشتوں کو بیٹیاں بنایا۔“ (بنی اسرائیل، 40)۔ فرشتوں کے مذکر یا نہ ہونے کی توثیق ایک اور جگہ پر یوں کی گئی: ”کیا ہم نے فرشتوں کو عورت بنایا ہے اور کیا وہ اس وقت دیکھ رہے تھے؟“ (الصفت، 15)

تسبیح و تحمید:

اللہ کے دربار میں موجود اور تخت کے گرد منڈلاتے ہوئے فرشتوں کا کام واضح طور پر عبادت، تسبیح و تحمید کرنا ہے۔ ”اور تو فرشتوں کو عرش کے گرد حلقہ باندھے دیکھے گا جو اپنے رب کی تسبیح میں مشغول ہوں گے۔“ (الزمر، 75) اسی طرح سورۃ المؤمن (آیت 7)، سورۃ البقرۃ (آیت 30)، سورۃ الرعد (آیت 13) اور سورۃ الانبیاء (آیت 20) میں بھی فرشتوں کی تسبیح و تحمید کا ذکر آیا ہے۔ لیکن وہ بندوں پر بھی درود بھیجتے ہیں: ”وہ (اللہ) خود بھی اور فرشتے بھی تجھ پر رحمت بھیجتے

رہتے ہیں تاکہ اللہ تم کو تارکیوں سے نور کی طرف لے آئے۔“ (سورۃ الزخرف، 43) ان کا نبی کریم پر سلام بھیجتا، مومنین کے لیے استغفار کرتا، اور کافروں پر لعنت بھیجتا بھی قرآن سے ثابت ہے۔

انسانوں اور فرشتوں کا تعلق:

انسانوں اور فرشتوں کے تعلق کے حوالے سے بھی قرآن مجید نے کافی وضاحت سے بات کی۔ مثلاً دو فرشتے ہمارے اعمال لکھتے ہیں: ”جب دو لینے والے دائیں بیٹھے لیتے رہتے ہیں، وہ کوئی لفظ منہ سے نکالنے نہیں پاتا کہ اس کے پاس ایک نگہبان نہ ہو۔ اور موت کی سختی آچنچی جس کا آنا برحق ہے۔ یہ وہ ہے جس سے توبہ کرتا تھا۔ اور صور پھونکا جائے گا اور یہی وعید کا دن ہوگا۔ اور ہر شخص (اس طرح) آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک فرشتہ اسے لانے والا اور ایک گواہ ہوگا۔ تو اس دن سے بالکل بے خبر تھا سو ہم نے تجھ پر سے (غفلت کا) پردہ ہٹا دیا۔ سو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے۔“ (سورۃ ق، آیت 22) انسان کی حفاظت پر کرنا کاتبین فرشتے مقرر ہیں: ”اور اللہ تم پر نگہداشت رکھنے والے فرشتے بھیجتا ہے۔“ (الانعام، 61) ایک اور مقام پر: ”اور بے شک تم پر نگہبان ہیں۔ اور وہ کرنا کاتبین ہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتے ہیں۔“ (الانفطار، 12) حتیٰ کہ اللہ فرشتوں کو رسول بنا کر بھی بھیجتا ہے۔ ”اللہ رسالت کے لیے فرشتوں میں سے اور آدمیوں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے۔“ (الحج، 75) اور ”تمام حمد اللہ کے لائق ہے جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا اور فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے، جن کے دودو، تین تین، چار چار پر دار بازو ہیں۔“ (فاطر، 1) اول الذکر آیت کے اصل متن ”رسلا من الناس“ پر غور کیا جائے تو وہاں بھی ”رسالت“ یعنی رُسل کا لفظ پیغام رسانی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ مؤخر الذکر آیت کریمہ اس امر کو واضح کرتی ہے۔

زمین پر نزول:

فرشتوں کا زمین پر نزول اللہ کے حکم پر ہی ہوتا ہے: ”اور ہم تیرے رب کے حکم کے بغیر نہیں اترتے اور اسی کی ملک میں ہمارے آگے کی سب چیزیں اور ہمارے پیچھے کی بھی اور جو چیزیں

آسمان میں ہیں، وہ بھی اور تیرا رب بھولنے والا نہیں۔“ (مریم، 64) اللہ فرشتوں کو اپنا حکم دے کر اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اتارتا ہے کہ خبردار کر دو کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، سو مجھ سے ڈریں۔ یعنی فرشتوں کے اوصاف اللہ کی تسبیح و تحمید کرنا اور بنیادی وظائف اللہ کے پیغام انسانوں اور انبیاء تک پہنچانا ہیں۔ قرآن کی متعدد آیات میں سابقہ پیغمبروں کے پاس فرشتوں کے آنے کا ذکر ملتا ہے۔

فرشتے اور دیگر انبیاء:

وہ حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے پاس بھی آئے۔ فرشتے تابوت اٹھا کر طالوت کے سامنے ظاہر ہوئے۔ عیسائیت کے روح القدس کا ذکر یوں آیا: ”اور ہم نے مریم کے بیٹے کو کھلم کھلا نبوت کی دلائل عطا فرمائیں اور روح القدس سے اس کی مدد کی۔“ (البقرہ، 253) ایک اور جگہ پر اللہ نے فرمایا: ”اے مریم کے بیٹے، عیسیٰ! میری نعمتوں کو جو تجھ پر ہیں اور تیری ماں پر ہیں ذکر کیا کر۔ اور جب کہ میں نے روح القدس سے تیری مدد کی۔“ غالباً قرآن میں روح القدس اور جبرئیل علیہ السلام کو گنڈ مڈ نہیں کیا گیا، جیسا کہ کچھ عیسائی ماہرین دینیات کو اعتراض ہے، ورنہ حضرت عیسیٰ کے حوالے سے خاص طور پر لفظ ”روح القدس“ کی اصطلاح استعمال نہ کی جاتی۔

جبرئیل (علیہ السلام):

حضرت جبرئیل (علیہ السلام) جیسی اہمیت اسلام میں کسی بھی فرشتے کو حاصل نہیں۔ وہ انسانوں اور بالخصوص انبیاء کے ساتھ الوہی رابطے کا ذریعہ ہونے کا واضح ترین ثبوت ہیں۔ بعثت اسلام اور پیغمبر اسلام کی زندگی کے ساتھ ان کا بنیادی تعلق ہے۔ آپؐ نے جبرئیل کو افق پر دیکھا: ”اور وہ آسمان کے بلند کنارے پر تھا۔ پھر وہ پاس آیا۔ پھر وہ اور نزدیک آیا۔ سو دو کمائوں کے برابر فاصلہ رہ گیا۔ بلکہ اس سے بھی کم۔“ (سورۃ النجم، 9-7) فاصلے کا یہ حوالہ جبرئیل امین کے مادی صورت میں ظاہر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ ایک اور موقع پر یوں ارشاد ہوا: ”اور اس نے اس

فرشتہ کو ایک دفعہ دیکھا، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔“ (النجم، 13)

یہی وہ رئیس الملائکہ تھا جو آنحضرتؐ کے قلب پر قرآن لے کر آیا، لہذا اس کا احترام کرنا اور اس پر یقین رکھنا لازمی ٹھہرا: ”ان سے کہہ دے کہ جو شخص جبرئیل سے عداوت رکھے حالانکہ اس نے اللہ کے اذن سے تمہارے قلب تک یہ قرآن پہنچایا ہے۔“ (البقرہ، 97) قرآن نے جبرئیل اور میکائیل کے دشمن کو اللہ کا دشمن قرار دیا۔ جبرئیل کے علاوہ دیگر ملائکہ بھی آنحضرتؐ کے مددگار ہوئے۔ فرشتے نزول قرآن کے گواہ ہیں، انہوں نے اللہ کی توحید پر گواہی دی۔

جنگ بدر:

جنگ بدر کے حوالے سے قرآنی آیات فرشتوں کی صورت میں خدائی امداد پر دلالت کرتی ہیں: ”اور جب کہ تو مسلمانوں سے یوں کہہ رہا تھا کہ کیا تم کو یہ امر کافی نہ ہوگا کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتوں سے جو آسمان سے اتریں گے تمہاری مدد کرے۔ ہاں کیوں نہیں، اگر صابر اور متقی رہو گے اور وہ لوگ ایک دم تم پر آ پہنچیں گے، تو تمہارا رب پانچ ہزار فرشتوں سے جو ایک وضع بنائے ہوں گے تمہاری امداد کرے گا۔“ (آل عمران، 5، 124)

روحیں قبض کرنا:

وسیع ترکردار میں فرشتے دیگر اہم وظائف ادا کرتے ہوئے بتائے گئے۔ قرآن نے واضح لفظوں میں بتایا: ”بے شک جن لوگوں کی جان فرشتے ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے آپ کو گنہگار بنا رکھا تھا تو وہ ان سے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔“ (النساء، 97) موت کے وقت فرشتے ہی روح قبض کرنے آتے ہیں۔ چھ سات آیات میں اس کا ذکر ہے۔ فرشتے کافروں کی روحیں قبض کرتے وقت ”ان کے منہ اور پشتوں پر کئے مارتے جاتے ہیں۔“ (الانفال، 50) لیکن وہ پاک لوگوں کی روحوں کو جنت میں داخل ہوتے وقت سلام کریں گے۔ وہ مرتے وقت نیک آدمیوں کا استقبال بھی کرتے ہیں۔

قرآن نے واضح طور پر کہا کہ فرشتے اصلی صورت میں انسانوں پر ظاہر نہیں ہوتے۔ ”اور اگر

ہم اس کو فرشتہ تجویز کرتے تو ہم اس کو آدمی بناتے اور ہمارے اس فعل پر بھی ان کو وہی اشکال ہوتا جو اشکال وہ اب کر رہے ہیں۔“ (الانعام، 9)

روز قیامت اور فرشتے:

روح اور ملائکہ قیامت کو اللہ کی طرف چڑھیں گے۔ ”فرشتے اور اہل ایمان کی روہیں اس کی طرف چڑھ کر جاتی ہیں۔ اور یہ ایسے دن جس کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔“ (العارج، 4) اس روز فرشتے آسمان کے کنارے پر آجائیں گے۔ آٹھ فرشتوں نے خدا کا عرش اٹھا رکھا ہوگا۔ پھر وہ صف باندھ کر زمین پر اتریں گے اور خاموش کھڑے ہوں گے۔ ”جس روز تمام ذی روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے، جس کو رخصن بولنے کی اجازت دے گا اس کے سوا کوئی نہ بول سکے گا اور وہ شخص بات بھی ٹھیک کہے گا۔“ (النبا، 38) جس روز اللہ ان سب فرشتوں کو میدان قیامت میں جمع کرے گا تو فرشتوں سے پوچھے گا: ”کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے؟“ فرشتے صرف خدا کے پسندیدہ بندوں کی ہی سفارش کریں گے، کیونکہ وہ سب اللہ کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ (الانبیاء، 28)

دوزخ اور فرشتے:

اللہ نے سخت مزاج، تند فرشتوں کو دوزخ پر تعینات کیا ہے: ”اور اے ایمان والو! تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ جس پر تند خو اور مضبوط فرشتے ہیں۔ جو اللہ کی کسی بات میں جو ان کو حکم دیتا ہے، نافرمانی نہیں کرتے، اور ان کو جو حکم بھی دیا جاتا ہے، اس کی تعمیل کرتے ہیں۔“ (التحریم، 6) دوزخ پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔ ”اور ہم نے دوزخ کے نگہبان (آدمی نہیں) بلکہ فرشتے ہی بنائے ہیں اور ہم نے ان کی تعداد ایسی رکھی ہے جو کافروں کی گمراہی کا ذریعہ ہے۔“ (المدثر، 31) قرآن نے دوزخ کے فرشتوں کا نام زبانیہ بتایا۔ انہیں دوزخ کے پیادے بھی کہا گیا۔ سورۃ الزخرف کی آیت 77 کے مطابق دوزخ کے داروغہ کا نام مالک ہے: ”اور پکاریں گے کہ اے مالک تو یہی دعا کر کہ اللہ ہمارا کام تمام کر دے۔“

فرشتوں کی تاریخ

الحق قرآن کے مطابق فرشتے اللہ کی مخلوق ہیں، وہ آسمان پر خدا کے عرش کے قریب رہتے اور تسبیح و عبادت کرتے رہتے ہیں۔ ان کی جنس مذکر ہے اور انسانوں پر ظاہر ہوتے ہیں۔ انسانوں کے اعمال کا حساب رکھنا، ان کی روحيں قبض کرنا اور قیامت کے روز گواہی دینا بھی فرشتوں کے وظائف میں شامل ہے۔ مزاج کے لحاظ سے فرشتوں میں کچھ فرق بھی ہے کیونکہ دوزخ کے فرشتوں کے لیے شداد (تندخو) کا لفظ استعمال ہوا۔ لہذا قرآنی تصور کے مطابق فرشتوں کو ایسی ہستیاں قرار دیا جاسکتا ہے جو اللہ اور انسانوں کے درمیان رابطے کا کام دیتی اور اللہ کے احکامات پر عمل درآمد کرواتی ہیں۔ دیگر مذاہب اور حتیٰ کہ بت پرست اقوام کے مختلف دیوتاؤں اور دیویوں کے ساتھ موازنہ کرنے پر وہ ہمیں اجنبی نہیں لگتے۔

البتہ مسلمان تاریخ نگاروں کی کتب میں فرشتوں کا کردار کچھ بدلا ہوا اور زیادہ تفصیل سے ملتا ہے، کیونکہ وہ لوگوں کے تخیل کا حصہ بھی تھے۔

فرشتوں کے متعلق مسلم روایات

شق قلب اور فرشتے:

سیرت النبیؐ اور اسلام کی تاریخ میں فرشتوں کا ذکر بہت ابتدائے میں ہی ملتا ہے۔ شق قلب کا واقعہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے روایت کیا اور جریر ابن طبری نے اپنی تاریخ الامم والملوک میں نقل کیا ہے۔ ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ ”پوری طرح علم اور یقین ہونے تک پہلے پہل آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں؟“ آپؐ نے فرمایا: ”ابوذر میں بطحائے مکہ میں کسی جگہ تھا۔ دو فرشتے میرے پاس آئے، ایک زمین پر اتر گیا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہرا ہوا۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ کیا یہی وہ ہیں۔ دوسرے نے تصدیق کی۔ اس نے کہا، اچھا تو ان کو ایک آدمی سے وزن کرو۔ مجھے ایک شخص کے مقابلے میں تو لایا گیا، میں اس سے گراں بار نکلا۔ پھر ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا کہ ان کو دس آدمیوں سے تولو۔ مجھے دس سے تو لایا گیا تو میں ان پر بھی بھاری ہوا۔ پھر اس نے سو سے تولنے کا کہا۔ مگر اس بار بھی میرا پلڑا بھاری رہا۔ فرشتے ترازو کے دوسرے پلڑے میں میرے برابر وزن بڑھاتے گئے۔ آخر جب آکر ایک

نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم ان کو ان کی تمام امت کے مقابل میں بھی رکھ کر تو لو گے تو انہی کا وزن زیادہ ہوگا۔ پھر ایک نے دوسرے کو میرا پیٹ چاک کرنے کا کہا۔ اس نے میرا پیٹ چاک کیا۔ دوسرے نے کہا، ان کا قلب نکالو، یعنی شق قلب کرو۔ اس نے میرا قلب چیر کر اس میں سے محل شیطانی خطرات اور خون کے لوتھڑے کو نکال کر پھینک دیا۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان کے پیٹ کو اس طرح دھو ڈالو جس طرح برتن دھویا جاتا ہے اور ان کے قلب کو بھی اسی طرح دھو ڈالو۔ پھر اس نے ایک چھری منگوا کر میرے قلب میں داخل کی۔ ایک فرشتے نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ان کے پیٹ پر نشان کر دو۔ ان دونوں نے میرے پیٹ پر نشان ڈال دیے اور مہر کو میرے دونوں شانوں کے درمیان کر دیا۔ اس کے بعد ہی وہ میرے سامنے سے چلے گئے۔ یہ واقعہ مجھے اس طرح یاد ہے گویا اب میری نظروں کے سامنے ہو رہا ہو۔“

نماز اور فرشتے:

بت پرستی کی ممانعت کرنے اور اللہ کی وحدانیت کے اقرار کے بعد اللہ نے قوانین اسلام میں سب سے پہلے نماز کو فرض کیا۔ ابو جعفر سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ پر نماز فرض بھیجی گئی، تو جبرئیل آپ کے پاس آئے۔ آپ اس وقت مکہ اعلیٰ میں تھے۔ وہ اشارے سے آپ کو وادی کی ایک سمت میں لے گئے۔ اس سے ایک چشمہ جاری ہوا۔ حضرت جبرئیل نے وضو کیا تا کہ وہ بتادیں کہ نماز کے لیے طہارت کیسے کی جائے۔ رسول اللہ ان کو دیکھتے رہے۔ ان کے بعد ان کی طرح رسول اللہ نے بھی وضو کیا۔ پھر جبرئیل نے کھڑے ہو کر رسول اللہ کو نماز پڑھائی، آپ نے اقتدا کی اور جبرئیل چلے گئے۔ آپ نے جا کر حضرت خدیجہؓ کو بھی وہ طریقہ سکھایا۔

معراج اور فرشتے:

انس بن مالک سے مروی ہے کہ جس وقت رسول اللہ کو نبوت عطا ہوئی آپ کے پاس دو فرشتے جبرئیل اور میکائیل آئے۔ آپ گعبہ کے گرد سویا کرتے تھے، اور دوسرے لوگ بھی اس پاس سوتے تھے۔ فرشتوں نے کہا کہ ان میں سے کس کے متعلق ہمیں حکم ہوا ہے۔ پھر خود ہی دونوں نے

فرشتوں کی تاریخ

کہا کہ ہمیں ان کے سب سے زیادہ شریف کے متعلق حکم ہے۔ اب وہ چلے گئے اور پھر قبلہ کی جانب سے آئے۔ یہ تین تھے۔ انہوں نے رسول اللہ کو سوتا ہوا پایا۔ انہوں نے آپؐ کو چت کر کے آپؐ کا پیٹ چاک کیا، پھر زمزم سے پانی لا کر آپؐ کے پیٹ میں جس قدر رشک، یا خطرہ موجود تھا اسے دھو ڈالا۔ اس کے بعد وہ ایک سونے کا طشت لے کر آئے جو ایمان اور حکمت سے مملو تھا۔ آپؐ کے پیٹ اور اندرون کو ایمان اور حکمت سے بھر دیا گیا۔ پھر وہ آپؐ کو اس سماء الدنیا پر لے کر چڑھ گئے۔ جبرئیل نے دروازہ کھلوا دیا۔ اہل سامانے پوچھا کہ کون ہے؟ انہوں نے کہا، جبرئیل۔ پھر آسمان والوں نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے آنحضرتؐ کے متعلق بتایا۔ اہل سماء نے پوچھا کہ کیا وہ مبعوث ہو چکے ہیں۔ جبرئیل نے ہاں میں جواب دیا۔ تب اہل سماء نے خوش آمدید کہا۔ روایت کے مطابق حضرت جبرئیلؑ آپؐ کو باری باری ساتوں آسمانوں پر لے کر گئے اور حضرت آدمؑ، حضرت یحییٰؑ و عیسیٰؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت ادریسؑ اور حضرت ابراہیمؑ سے متعارف کروایا۔ سدرۃ المنتہا پر بھی جبرئیلؑ آپؐ کے ساتھ ساتھ رہے اور مختلف چیزوں کی وضاحت کی۔ پھر آپؐ کی ملاقات اللہ تبارک و تعالیٰ سے ہوئی۔

جنگ میں ملائکہ کی شرکت:

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے بنی غفار کے ایک شخص نے یہ واقعہ بیان کیا کہ جس روز بدر کی لڑائی ہو رہی تھی میں اور میرا ایک چچیرا بھائی دونوں وہاں آئے اور ایک ایسے پہاڑ پر چڑھ کر بیٹھ گئے جہاں سے لڑائی کا منظر صاف دکھائی دیتا تھا۔ ہم دیکھتے رہے کہ کس کو شکست ہوتی ہے تاکہ پھر دوسرے لوٹنے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی غنیمت میں حصہ لیں۔ ہم دونوں اس وقت تک اسلام نہ لانے تھے۔ ہم اسی پہاڑ پہ تھے کہ ایک بادل ہمارے قریب آیا۔ ہم نے اس میں گھوڑوں کی آہٹ پائی اور کسی کو کہتے سنا: خیر دم آگے بڑھو۔ اس آواز سے میرے چچا زاد بھائی کے قلب کا پردہ پھٹ گیا اور وہ وہیں مر گیا۔ میں بھی قریب المرگ تھا مگر بچ رہا۔

جنگ میں شریک ابو داؤد المازنیؓ سے مروی ہے کہ بدر میں میرے ساتھ یہ گزری کے جس مشرک کا تعاقب کر کے میں نے اس پر وار کرنا چاہا، اس سے قبل ہی اس کا سر تن سے جدا ہو کر دور جا

گرتا۔ اور میں نے محسوس کیا کہ کسی اور نے اسے قتل کیا تھا۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بدر میں ہماری حالت یہ تھی کہ ہم میں سے اگر کسی نے تلواریں سے مشرک کی طرف اشارہ کر دیا تو تلواریں اس کی گردن تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر کٹ کر گر پڑتا۔

عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ بدر کے دن ملائکہ کی شان یہ تھی کہ انہوں نے سفید عمامے باندھ رکھے تھے جن کے شملے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ اور جنگ حنین میں انہوں نے سرخ عمامے باندھ رکھے تھے، مگر بدر کے سوا اور کہیں ملائکہ نے خود لڑائی میں حصہ نہیں لیا۔ دوسرے مواقع پر وہ صرف مدد اور کمک کے طور پر موجود رہے، مگر خود تلواریں نہ چلائی۔

تخلیقِ آدم کی اسلامی داستان میں فرشتوں کا کردار:

دسویں صدی عیسوی کے مسلمان مؤرخ المسعودی نے ”مروج الذهب ومعادن الجواہر“ میں مختصر اور جامع انداز میں مسلمانوں کے ہاں مروج داستان تخلیق بیان کی ہے جو آج بھی کم و بیش تبدیلیوں اور تفصیلات کے ساتھ درست مانی جاتی ہے۔ المسعودی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پانی پیدا کیا اور اس پر اپنا عرش قائم کر لیا۔ جب اس نے مخلوق پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو پانی سے دھواں اٹھایا اور اسے آسمان سے موسوم کیا۔ اس کے بعد اللہ نے سات دن میں فطرت اور کائنات کے مختلف حصوں کو بنایا۔ تب اس نے فرشتوں کو (جو غالباً تخلیق کائنات سے قبل ہی وجود میں آچکے تھے) اپنے تقرب و تعظیم کے لیے قیام کا حکم دیا، لیکن ان کے ننھے زمین کے ساتویں طبقے تک پہنچے ہوئے تھے۔ فرشتوں کے پاؤں اگرچہ ساتویں طبقہ ارضی کے نیچے تھے، لیکن ان کے سر عرشِ اعظم کے نیچے تھے، یعنی عرش تک نہیں پہنچے ہوئے تھے۔ وہ اسی طرح پانچ سو سال تک کھڑے رہے اور کہتے رہے، ”اللہ تعالیٰ کے سوا، جو مالکِ عرشِ اعظم ہے، کوئی معبود نہیں۔“ اور اب وہ اسی طور سے حالتِ قیام میں تا قیامت یونہی اللہ کی حمد کرتے رہیں گے۔

عرش کے نیچے ایک سمندر ہے جس سے حیوانات کا رزق بتدریج ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اترتا ہوا خدا کے حکم سے وہاں پہنچتا ہے جس جگہ کو ابریم یا ابرام کہا گیا ہے۔ پھر خدا نے

، وہ اسے مخاطب کیا کہ وہ بادلوں کو اڑائے پھرے۔ جب اللہ تخلیقات سے فارغ ہوا تو اس نے پشت زمین کو سکون بخشا اور تخلیق آدم سے قبل جن پیدا کیے۔ انہیں جزائر، بحور میں رکھا گیا۔ ابلیس انہی میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں آگ سے پیدا کیا اور ہدایت کی کہ باہم کشت و خون اور عداوت میں مبتلا نہ ہوں۔ لیکن انہوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک دوسرے کا خون بہایا تو اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے وہاں بھیجے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر بہت سوں کو قتل کیا۔ پھر اللہ نے آسمان دنیا میں ابلیس کو خازن و سردار مقرر کر دیا، لیکن اس کے دل میں تکبر پیدا ہو گیا۔

جب اللہ نے آدم کو پیدا کرنا چاہا تو فرشتوں سے فرمایا: ”میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہوں۔“ فرشتوں نے عرض کیا: ”وہ خلیفہ کیا ہوگا؟“ اللہ نے فرمایا: ”وہ انسان ہوگا اور زمین پر اس کی ذریت ہوگی، وہ فساد کرے گا، ایک دوسرے سے حسد کرے گا اور ان میں سے کچھ دوسروں کو قتل کریں گے۔“ فرشتوں نے عرض کیا: ”کیا تو زمین پر اسے بنانا چاہتا ہے جو وہاں فساد پھیلانے اور خون بہانے جبکہ ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہیں اور تیری تقدیس بیان کرتے ہیں۔“ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے اس گفتگو کے بعد جبرئیل کو زمین پر بھیجا تا کہ وہاں سے مٹی لائے، لیکن زمین نے اعوذ باللہ کہہ کر معذرت چاہی تو اللہ نے میکائیل فرشتے کو بھیجا، لیکن جب زمین نے اس سے بھی معذرت طلب کی تو ملک الموت عزرائیل کو بھیجا گیا۔ زمین بولی کہ خدا کی پناہ۔ میں اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتی۔ چنانچہ حضرت عزرائیل نے زمین سے سیاہ، سرخ اور سفید مٹی لی اور اللہ کے حضور حاضر ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ نوع انسانی مختلف رنگوں میں بنی ہوئی ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے موت کا کام ملک الموت کو سونپا ہے۔) اللہ نے مٹی سے آدم کا پتلا بنایا، لیکن اس میں روح نہیں پھونگی اور 120 سال تک یونہی پڑا رہنے دیا۔ بعض اقوال کے مطابق یہ مدت چالیس سال تھی۔ یہ پتلا سوکھی کھنکھنی مٹی جیسا تھا جس میں سے ابلیس سامنے سے داخل ہو کر پشت کی طرف سے نکل جاتا۔ وہ کہتا تھا کہ یہ کیا بنایا ہے۔ جب اللہ نے پتلے میں روح پھونکنے کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں سے کہا: ”آدم کو سجدہ کرو۔“ چنانچہ سب نے اسے سجدہ کیا، مگر ابلیس غرور میں آ گیا اور سرکشی اختیار کی۔ اس نے کہا: ”یارب! میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے اسے مٹی سے اور مجھے آگ

سے پیدا کیا ہے۔ میں بارئش ہوں، نور سے آراستہ اور کرامت میں ممتاز ہوں اور وہ ہوں جس نے زمین آسمان ہر جگہ تیری عبادت کی ہے۔“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یہاں سے نکل جا! تجھ پر قیامت تک میری طرف سے لعنت ہوتی رہے گی۔“

اولیا اور فرشتے

قرآن، سیرت النبیؐ، اسلامی تاریخ اور داستان تخلیق میں فرشتوں کے مختلف تصورات اور کردار کا جائزہ لینے کے بعد چند مسلمان اولیاء سے منسوب فرشتوں کے واقعات پر نظر ڈال لینا بھی برآں ہوگا۔

”تذکرۃ الاولیاء“ کے مصنف فرید الدین عطار نے حضرت ابراہیم اہم کا یہ قول درج کیا ہے کہ ”ایک مرتبہ حضرت جبریلؑ کو خواب میں دیکھا کہ وہ کوئی کتاب سی بغل میں دبائے ہوئے ہیں اور میرے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں اس میں اللہ کے دوستوں کے نام درج کرتا رہتا ہوں۔ پھر میں نے پوچھا کہ کیا اس میں میرا نام بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمہارا شمار خدا کے دوستوں میں نہیں ہوتا۔ میں نے عرض کیا کہ اس کے دوستوں کا دوست تو ضرور ہوں۔ یہ سن کر وہ کچھ دیر ساکت رہے اور پھر کہنے لگے کہ مجھے اللہ کی جانب سے حکم ملا ہے کہ سب سے پہلے تمہارا نام درج کروں۔“

کسی نے حضرت بایزید بسطامیؒ سے پوچھا کہ آپ کے پاس عورتوں کا اجتماع کیوں رہتا ہے اور اس میں کیا راز ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ ملائکہ ہیں جن کو میں علمی مسائل سمجھاتا ہوں۔ (یاد رہے کہ قرآن میں فرشتوں کی جنس صرف اور صرف مذکر بتائی گئی ہے۔) پھر فرمایا کہ ایک شب اول فلک کے ملائکہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے ہمراہ عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میری زبان میں وہ طاقت نہیں جس سے میں ذکر الہی کر سکوں۔ لیکن اس کے باوجود رفتہ رفتہ ساتوں افلاک کے ملائکہ میرے پاس جمع ہو گئے اور سب نے وہی خواہش ظاہر کی۔ میں سے سب کو پہلے جیسا ہی جواب دیا۔ جب انہوں نے پوچھا کہ ذکر الہی کی طاقت آپ میں کب تک پیدا ہوگی، تو میں نے کہا کہ قیامت کو جب سزا و جزا ختم ہو جائیں گے اور میں طواف عرش کرتا

ہو اللہ اللہ کہہ رہا ہوں گا۔

حضرت بایزید بسطامی فرمایا کرتے تھے کہ ایک شب میرا مکان منور ہو گیا۔ میں نے آواز دے کر کہا کہ اگر یہ اٹلیس کی حرکت ہے تو میں اپنی بزرگی اور بلند ہمتی کی وجہ سے اس کے فریب میں نہیں آ سکتا۔ اگر سقرین نے ایسا کیا ہے تو مجھے خدمت کا موقع عطا کریں تاکہ میں بھی مرتبہ کرامت حاصل کر سکوں۔

ایک روایت کے مطابق حضرت جنید بغدادیؒ کے جنازے میں فرشتوں نے شرکت کی۔ جنازے کی روانگی کے وقت ایک کبوتر پنگ کے کونے پر آ بیٹھا۔ جب اسے اڑانے کی کوشش کی گئی تو اس نے کہا کہ میرے بچے محبت کی بیخ سے گڑے ہوئے ہیں اور آج حضرت جنیدؒ کا قالب ملائکہ کا نصیب بن گیا ہے۔ اگر تم لوگ جنازے کے ساتھ نہ ہوتے تو میت سفید باز کی طرح ہوا کے دوش پر سفر کرتی۔

حضرت ابو جریرؒ بغدادیؒ کی مسجد میں ایک ایسے بزرگ کے پاس گئے جو سدا ایک ہی لباس میں رہتے تھے۔ آپ نے بزرگ سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ ایک مرتبہ خواب میں دیکھا تھا کہ ایک جماعت نہایت نفیس لباس میں ملبوس، جنت میں دسترخوان پر بیٹھی ہوئی ہے۔ لیکن جب میں وہاں بیٹھ گیا تو ایک فرشتے نے کھینچ کر مجھے اٹھاتے ہوئے کہا کہ تو اس جگہ بیٹھنے کے قابل نہیں کیونکہ یہ سب وہ بندے ہیں جنہوں نے تاحیات ایک ہی لباس استعمال کیا ہے۔

احادیث اور تفاسیر میں فرشتوں کی وضاحت

مفسر قرآن اور "الہدایہ والنہایہ" کے مصنف ابن کثیر نے فرشتوں کے حوالے سے کافی وضاحت کی ہے۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ اس کا عہد چودھویں صدی عیسوی بنتا ہے۔ تب تک تدوین احادیث کے شعبے میں کافی کام ہو چکا تھا اور مفصل تفاسیر بھی لکھی جا چکی تھیں۔ نیز مسلمان اپنے عہد عروج میں مختلف اقوام کے ساتھ تعلق قائم کر چکے تھے۔ لہذا فرشتوں اور جنات کے تصور میں رنگارنگی پیدا ہو جانا کوئی عجیب بات نہیں۔

ابن کثیر نے دیگر علماء کی سند کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ فرشتے مختلف شکلوں میں زمین پر آتے

رہتے ہیں۔ خصوصاً جبریل کے بارے میں خود آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ آپؐ کی خدمت میں متعدد بار کبھی وجہ بن خلیفہ کلبی کی شکل میں، کبھی کسی اعرابی اور کبھی اپنی اصلی شکل میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ان کے پردار بازو (پتکے) چھ سو ہیں جو مشرق سے مغرب تک پھیل جاتے ہیں۔ ایک بار تو اس وقت جب وہ آسمان سے زمین پر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دوسری بار شب معراج پر آپؐ نے یہ کچھ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب دیکھے جو جنت المادئی کے نزدیک ہے۔ اس حدیث کو متعدد ثقہ راویوں سے روایت کیا گیا۔ سدرۃ المنتہیٰ پر واقع ایک مسجد بیت المعمور کے حوالے سے حضرت علیؑ کا یہ قول ملتا ہے کہ وہ مسجد کعبہ کی شکل کی ہے اور آسمان میں (یعنی خانہ کعبہ کے عین اوپر) ہے۔ وہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھنے جاتے ہیں۔ لیکن انہیں وہاں دوبارہ داخل ہوتے کسی نے نہیں دیکھا۔ ضحاک کے خیال میں بیت المعمور کو ابلیس اور اس کے ساتھی ملائکہ (جنات) نے تعمیر کیا ہے۔

متاخرین بیان کرتے ہیں کہ ہر آسمان پر فرشتوں نے اللہ کی عبادت کرنے کے لیے ایک گھر بنا رکھا ہے اور وہ اس میں وقتاً فوقتاً حاضری دیتے رہتے ہیں۔ امام احمد نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ”جو کچھ میں نے آسمان پر دیکھا ہے وہ تم نہیں دیکھ سکتے اور میں نے جو کچھ سنا وہ تم نہیں سن سکتے کیونکہ اس سماعت کا حق آسمان تک محدود ہے۔ وہاں ہر جگہ چار چار فرشتے چاروں انگلیوں کی طرح برابر جگہ سے میں مشغول رہتے ہیں اور اس طرح وہاں جبہ بھر جگہ باقی نہیں رہتی۔“

کچھ روایات میں چوتھے آسمان پر موجود ایک فرشتے کو عظیم الجثہ بیان کیا گیا جو ہر روز تسبیح بارہ ہزار مرتبہ پڑھتا ہے اور وہی روز قیامت صفوف ملائکہ میں سب سے آگے کھڑا ہوگا۔ آنحضرتؐ کی ایک حدیث کے حوالے سے بھی کہا جاتا ہے کہ اللہ کے ایک فرشتے کے لیے ساتواں آسمان اور زمین کے ساتواں طبقات ایک نوالے کی طرح ہیں، یعنی اگر اللہ حکم دے تو وہ انہیں ایک نوالے کی طرح نکل لے۔ حالین عرش کہلانے والے فرشتوں میں سے ایک کا ذیل ڈول یہ ہے کہ اس کے کان کی لو سے اس کے کاندھے تک سات سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے..... یعنی اگر پرندہ آہستہ مگر مسلسل پرواز کرتا رہے تو اسے کان کی لو سے کاندھے تک پہنچنے میں سات سو سال لگ جائیں گے۔

جبریل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل کے متعلق روایات:

ایک مشہور روایت کے مطابق جبریل کی قوت کا یہ حال ہے کہ انہوں نے قوم لوط کے ساتوں شہروں کو تمام بامیوں، جانوروں اور عمارات وارضیات سمیت اپنے ایک پرپہاٹھا لیا تھا، لیکن جب انہیں لے کر آسمان کی طرف اتنے بلند ہوئے کہ فرشتوں کے کانوں میں وہاں کے کتوں وغیرہ کی آوازیں آنے لگیں تو انہوں نے تمام شہروں کو مذکورہ بالا تمام چیزوں سمیت الٹ دیا تھا۔

امام احمد نے رسول اللہ کی ایک حدیث نقل کی ہے جس میں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جبریل کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا اور اس وقت ان کے چھ سو پنکھ تھے۔ ہر پنکھ پورے افق ساوی کے برابر تھا اور ہر پنکھ میں موتی، تھنیے اور دیگر جواہرات جڑے ہوئے تھے جن کی حقیقت اللہ کے سوا کسی کو بھی معلوم نہیں۔ (یاد رہے کہ قرآن کی ایک آیت میں جبریل کے پردودو، تین تین اور چار چار بیان کیے گئے۔)

اسرافیل بھی حاملین عرش میں شامل ہیں جو اللہ کے حکم سے تین بار صور پھونکیں گے۔ پہلی بار صور پھونکنے جانے پر بنی نوع انسان میں چیخ و پکار پڑ جائے گی جبکہ صور کی دوسری آواز پر (جو بادل کی گرج سے لاکھوں کروڑوں گنا زیادہ ہوگی) خوف زدہ ہو کر ان کے دل دہل جائیں گے اور تیسری آواز پر مردے قبروں سے نکل پڑیں گے۔ آنحضرتؐ نے ایک روز اپنے صحابہ سے فرمایا: ”میں کیونکر آرام کر سکتا ہوں جبکہ اسرافیل صور کا منہ اوپر اٹھائے اس کے پھونکنے کے لیے حکم الہی کے منتظر ہیں اور جبریل و میکائیل بالترتیب ان کے دائیں بائیں ایستادہ ہیں۔“ جبریل انبیائے کرام کے پاس اللہ کی وحی لانے جبکہ میکائیل بارش اور زمین پر نباتات کے موکل ہیں۔ بے شمار فرشتے اس کام نہیں میکائیل کی مدد کرتے ہیں۔ ہوا، ابر اور بارش حضرت میکائیل کے ہی تابع ہیں۔ بارش کی ہر ہونہ کے ساتھ میکائیل کے معاون کے طور پر ایک ایک فرشتہ مگرانی کے لیے زمین کی طرف آتا ہے۔ روز قیامت اسرافیل اور میکائیل اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جائیں گے جو ان پر اللہ کی جانب سے عائد کی گئی ہیں۔

جب کسی انسان کی موت آتی ہے تو ملک الموت عزرائیل کے بے شمار معاونوں میں سے کوئی نہ کوئی فرشتہ اس انسان کی روح جسم سے کھینچ کر اس کے حلقوم میں پہنچا دیتا ہے۔ روح کے حلقوم

میں پہنچ جانے کے بعد اس کی روح کو مکمل طور پر جسم سے خارج کرنے کا کام ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتا ہے، لیکن وہ بھی اس کی روح کو مکمل طور پر سلب نہیں کرتا، جب تک کہ اس کی تکفین اور تدفین نہ ہو جائے۔ آخر قبر میں نکیرین مذہب و مسلک کے بارے میں سوالات کرتے اور فیصلہ دیتے ہیں کہ مرنے والا مرد یا عورت اپنے اعمال صالح کا پابند رہا/ رہی ہے یا نہیں۔ اگر اس نے زندگی میں صالح اعمال کیے ہوں تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور روح ادھر کو پرواز کر جاتی ہے۔ اس کے برعکس اعمال صالح سے انماض برتنے والوں کی روح زمین و آسمان کے درمیان معطل کر دی جاتی ہے۔ متعدد راویوں کے مطابق ساری زمین ملک الموت کے سامنے ایسی ہے جس طرح کسی کے سامنے کھانے کا طشت رکھا ہو اور وہ یعنی ملک الموت اس طشت میں سے حسب منشا کھاتا رہتا ہے۔ نیز نیک لوگوں کے سامنے روشن چہروں والے جبکہ بدکار لوگوں کے سامنے کریہہ النظر اور ہیبت ناک فرشتے آتے ہیں۔

تاہم، قیامت کے دن حشر ہوا ہونے اور تمام انسانوں کی موت کے بعد عزرائیل اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھیں گے: ”میں نے جبرئیل و میکائیل کی ارواح بھی قبض کر لی ہیں۔ اب صرف تیری ذات پاک اور حاملین عرش فرشتے باقی ہیں۔“ تب اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ”ہم نے جب تجھے پیدا کرنا چاہا تو کر دیا، لیکن اب ہم چاہتے ہیں کہ تو بھی مرجا، لہذا امر جا۔“ چنانچہ ملک الموت بھی منشاء ایزدی کے مطابق مرجائے گا۔ اس حدیث کو طبرانی، ابن جریر اور بیہقی نے تمام تفصیلات کے ساتھ پیش کرتے ہوئے اس میں کچھ اضافے بھی کیے ہیں۔

قرآن میں مذکور دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کا ذکر متقدمین کی ایک جماعت کے اکثر لوگوں نے بھی کیا ہے، لیکن ان کے مامور من اللہ ہو کر انسانی شکلوں میں زمین پر آنے، دیگر واقعات اور ان کے مبینہ اعمال کی سزا کے بارے میں جملہ تفصیلات کو ابن کثیر نے اسرائیلیات سے ماخوذ قرار دیا۔ اس سلسلے میں امام احمد کی مرفوع حدیث بھی بیان کی۔ اس تمثیل کا خلاصہ یہ ہے کہ زہرہ زمین پر انسانی مخلوق میں ایک حسین ترین عورت تھی جس کی خوب صورتی کا ذکر مختلف قصوں میں ملتا ہے۔ جب ہاروت اور ماروت اس کی قربت کے طالب ہوئے تو زہرہ نے شرط رکھی کہ وہ اسے اسم اعظم سکھادیں۔ وہ اسم اعظم سیکھنے کے بعد زمین سے اڑ کر آسمان پر ستارہ بن گئی۔

کچھ آراء کے مطابق ہاروت اور ماروت کا واقعہ حضرت ادریس کے دور کا ہے، جبکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت سلیمان کے زمانے میں ایسا ہوا۔

حدیث میں منکر اور نکیر نامی دو فرشتوں کا ذکر بھی آیا ہے اور آنحضرت کا ارشاد ہے کہ قبر میں ہر میت سے اس کے رب، اس کے دین، اس کے نبی اور نیک و بد اعمال کے بارے میں فرشتے سوالات کریں گے۔ انہیں اللہ نے یہ ذمہ داری سونپی ہے۔ ان فرشتوں کے رنگ بھی عام رنگوں سے مختلف ہیں۔ ان کے چہرے عجیب و غریب بلکہ بھیانک اور دانت بہت لمبے بیان کیے گئے۔

تقسیم ملائکہ:

فرشتوں کو ان کی مہیکوں اور ذمہ داریوں کی بنا پر ڈھیلے ڈھالے درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ تو حاملین عرش ہیں اور کچھ عرش کے چاروں طرف نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ دونوں قسم کے اشرف ملائکہ ”مقربین“ کہلاتے ہیں۔ جبریل اور میکائیل کا شمار انہی میں ہوتا ہے۔ مقربین نام مسلمانوں کے سامنے نہیں آتے، تاہم ان کے حق میں مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ حدیث نبویؐ ہے: ”جب کوئی بندہ اپنے بھائی (مسلمان) کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے دعائے خیر کرتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تیرے لیے بھی ایسی ہی، یعنی ہماری یہی دعا ہے۔“

اس کے علاوہ ساتوں آسمانوں میں مقیم فرشتے شب و روز ہر وقت اللہ کی عبادت میں لگے رہتے ہیں۔ وہ ستر ستر ہزار کے گروہ بنا کر بیت المعمور میں عبادت کرنے جاتے ہیں۔ کچھ دیگر جنات اور آسمان پر مقیم بزرگ ارواح پر مقرر ہیں۔ یہ فرشتے ان کے اور متعلقین کے رہنے سہنے، کھانے پینے اور ملبوسات کا انتظام کرتے رہتے ہیں۔

حدیث سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ جنت کا داروغہ بھی ایک فرشتہ ”رضوان“ ہے۔ دوزخ پر سترہ (یا انیس) فرشتے مقرر ہیں۔ ان کے سر گروہ کا نام مالک ہے اور دوزخ کی ساری آگ کا وہی نگران ہے۔

کچھ فرشتے بنی نوع انسان کی حفاظت پر مامور ہیں۔ متعدد روایات کے مطابق ہر انسان کے

گرد و پیش ایک ایک فرشتہ ہے جو اللہ کے حکم پر اس کی حفاظت کرتا ہے۔ دیگر جگہوں پر صرف مومنوں کی حفاظت پر مامور فرشتوں کا ذکر آیا ہے۔

کرنا کاتبین کہلانے والے فرشتوں کا کام انسانوں کے اعمال کی فہرست تیار کرنا ہے۔ وہ صرف دو حالتوں میں انسان سے دور ہتے ہیں: جب وہ حالت جنابت میں ہو یا غسل کر رہا ہو۔ آپؐ نے فرمایا: ”آدمی کو اپنا ستر غیر ضروری اوقات میں ڈھکے رہنا چاہیے تاکہ ان فرشتوں کو زیادہ دیر دور نہ رہنا پڑے۔“ ایک اور روایت میں آپؐ کا ارشاد ہے کہ (مفہوم) ”تم اللہ کے علاوہ نکیرین سے بھی شرم کیا کرو جو تم سے تین حالتوں کے سوا کبھی جدا نہیں ہوتے۔ ایک بوقت صحبت، دوسرے حالت جنابت میں اور تیسرے حالت غسل میں۔ لہذا غسل کے بعد فوراً کپڑا پہن لیا کرو یا ستر والا حصہ چھپا لیا کرو۔ کیونکہ ان فرشتوں کو اللہ نے اخلاق کریمانہ عطا فرمائے ہیں۔ وہ اعمال قبیحہ کے وقت آدمی سے دور چلے جاتے ہیں۔“ علاوہ ازیں یہ فرشتے کسی ایسے مکان میں بھی داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا، بجمہ یا تصویر رکھی ہو۔ ایک روایت میں ”بول“ یعنی پیشاب کا وغیرہ کا ذکر بھی آیا ہے۔ المختصر، جس گھریا جگہ پر نجاست، بت یا پلید جانور ہوں وہاں سے فرشتے چلے جاتے ہیں۔

فرشتے بنی آدم کے اقوال و اعمال کی مناسبت سے اسے پہچانتے ہیں اور ان کا زرہ زرہ حساب رکھتے ہیں۔ بخاری نے آنحضرتؐ کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ ”فرشتے یکے بعد دیگرے روز و شب آسمان سے زمین پر اترتے رہتے ہیں، وہ دونوں گروہ فجر اور عصر کی نماز میں ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ لوٹ کر آسمان پر جاتے ہیں تو اللہ ان سے اپنے بندوں کا حال دریافت کرتا ہے۔“

امام احمد نے متعدد ثقہ حوالوں سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا: ”تم میں سے ہر فرد واحد (اور بنا بریں ہر انسان میں) کچھ قرینے جنوں کے اور کچھ فرشتوں کے جمع ہیں۔“ یعنی کچھ خصائل شر اور کچھ خصائل خیر ہر انسان میں بہ لحاظ تخلیق موجود ہیں۔ البتہ رسول اکرمؐ کی ذات بہ حکم الہی سراپا خیر تھی۔ شیطان آپؐ کو کسی دوسو سے میں مبتلا نہیں کر سکتا تھا، کیونکہ اللہ نے اپنے فرشتوں کو بھیج کر آپؐ کے سینے سے تمام دوسو صاف کر دیے تھے۔

مسند امام احمد اور سنن ابوداؤد میں بطور مرفوع بیان کیا گیا ہے کہ فرشتے طالب علم کی راہ میں اپنے پر بچھا دیتے ہیں، یعنی وہ اس کے سامنے محاورہ بچھے رہتے ہیں اور اس طرح حصول علم کے لیے جو وہ کوشش کرتا ہے اس پر اظہار خوشنودی کرتے ہیں۔

ان تمام وظائف، اللہ سے قربت اور خصوصیات کے باوجود فرشتوں کا درجہ انسانوں سے بلند نہیں۔ عثمان بن سعید نے عبد اللہ ابن عمرؓ کے حوالے سے یہ استدلال پیش کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا کی تو فرشتوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب! اے (جنت کو) ہمارے لیے مخصوص فرما دے تاکہ ہم اس میں سے کھائیں پئیں، تو نے بنی آدم کے لیے تو دنیا تخلیق فرمادی ہے۔ لیکن فرشتوں کی یہ گزارش سن کر اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں آدمؑ کی اولاد سے زیادہ صالح کوئی دوسری مخلوق ہرگز پیدا نہیں کروں گا۔ کیونکہ میں نے آدمؑ کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا۔ یعنی میں نے اس سے کہا کہ ہو جا اور وہ ہو گیا۔

جنات اور فرشتے

اکثر علمائے تفسیر کا بیان ہے کہ جنات آدمؑ سے پہلے پیدا کیے گئے تھے۔ جنات سے قبل زمین پر حنون اور بنون (شریر ارواح اور بلاؤں) نے ذرہ ڈال رکھا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جنات کو مسلط کر دیا جنہوں نے ان حنون اور بنون کو ختم کر کے ان کی جگہ زمین پر خود اپنی بستیاں بسا لیں۔ ضحاک ابن عباس کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب جنات زمین پر فساد پھیلانے اور باہم قتل و غارت کرنے لگے تو اللہ نے کچھ دوسرے فرشتوں کی معیت میں ابلیس جن کو وہاں بھیجا اور سب نے ان مفسد اور زمین پر ہلاکت خیزیوں میں ملوث جنات کو سمندری جزیروں کی طرف مار بھگایا۔ اللہ کی حکم عدولی سے قبل ابلیس کا نام عزازیل تھا۔ وہ اس وقت زمین پر بسنے والے فرشتوں میں بلحاظ اجتہاد، قوت اور علم ممتاز تھا، اسی لیے جن کہلایا۔ عزازیل کے چار پر تھے اور وہ اپنے جیسے فرشتوں میں افضل سمجھا جاتا تھا۔

ابن کثیر نے ایسی متعدد روایات کا ذکر کیا ہے جن میں بتایا گیا کہ تخلیق آدمؑ سے قبل ابلیس سلطان الارض تھا۔ لیکن جب اللہ نے آدمؑ کو تخلیق کرنے اور زمین پر اپنا خلیفہ بنانے کا ارادہ فرمایا تو

ابلیس (عزیزیل) نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ آدم نائب السلطنت ہونے کے بعد وہ اور ان کی اولاد اسے اور اس کی ساری ذریت کو ہلاک کر کے زمین پر تمام ملکیت چھین لے گی جبکہ وہ اللہ کا سب سے زیادہ عبادت گزار ہے۔ تاہم، جب اللہ نے آدم کا پتلا بنا کر اس میں اپنی روح پھونک دی اور فرشتوں کو اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو عزیزیل حسد میں مبتلا ہو گیا اور آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ چونکہ اس کی تخلیق سرکش عنصر یعنی آگ سے ہوئی تھی، اسی لیے وہ سرکشی پر اتر ا۔ لہذا اللہ کی تمام عبادت اس حکم عدولی کی وجہ سے بیکار گئی اور وہ مٹی سے بنے آدم کو خود سے کمتر قرار دینے کے باعث طوق لعنت میں گرفتار ہو گیا۔ قبل ازیں اسے فرشتوں سے جو مشابہت حاصل تھی وہ فوراً چھین لی گئی۔ زمین اس کا دائمی مستقر بنا۔ اسے اور اس کے پیروکاروں کو بطور سزا آتش دوزخ کا مستحق ٹھہرایا گیا۔

اسلامی تصور کے مطابق جنات کی تخلیق بھی آگ سے ہوئی ہے اور وہ بھی بنی آدم کی طرح کھاتے پیتے ہیں۔ ان کا سلسلہ توالد و تناسل بھی انہی سے چلتا ہے۔ نیز ان میں بھی مومن اور کافر دونوں موجود ہیں، جیسا کہ سورۃ جن میں ذکر آیا۔

نصیبین اور بھرہ کے بعض جنات کا ذکر کچھ کتابوں میں بھی پایا جاتا ہے کہ وہ کسے میں آنحضرتؐ کے ہمراہ کچھ دور چلے، پھر جہاں آپؐ نے ایک درخت کے نیچے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز ادا کی تو وہ وہاں ٹھہر کر آپؐ کی زبان مبارک سے قرآن کی تلاوت سنتے رہے۔ یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے آنحضرتؐ سے ملاقات کر کے بعض اوامر و نواہی کے بارے میں سوالات کیے۔ آپؐ نے انہیں جوابات دیے اور انہیں ہڈیوں اور جانوروں کے چارے میں جو لید پائی جاتی ہے اس سے استنجا کرنے سے منع فرمایا کیونکہ ہڈیوں پر خدا کا نام لکھا ہوتا ہے؛ اور جانور جو چارہ کھاتے ہیں وہ ان کے جن بھائیوں کی خوراک بھی ہے۔ آپؐ نے انہیں سوراخ میں پیشاب کرنے سے بھی منع فرمایا کیونکہ اس میں اکثر ان کے جن بھائیوں کی رہائش ہوتی ہے۔ جنات نے سورۃ رحمن کی تلاوت سن کر کہا، الحمد للہ، خدا کی نشانیوں میں سے کوئی ایسی چیز نہیں جس کی وہ ٹکڑب ٹکڑ کرتے ہوں۔ (ترمذی)

چونکہ جنات کے ایمان لانے کا کوئی حتمی تاریخی ثبوت موجود نہیں، اس لیے ان کے جنت یا

دوزخ میں جانے کے مسئلے پر علما میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم، قرآن میں ارشاد ہے کہ رب کے مقام حاکمیت کو سمجھنے اور اس سے ڈرنے والے سب کے سب جنت میں جائیں گے۔

اگرچہ کافر اور وہ جنات جن کا جدِ اعلیٰ ابلیس ہے، آدم اور ان کی اولاد کے ازلی دشمن ہیں اور بنی آدم کو راہ سے بھٹکانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے، لیکن اللہ کے نزدیک کچھ جنات کا یہی عمل کافی ہے کہ وہ ایمان لائے اور اللہ و رسول کی اطاعت پر کمر بستہ رہے۔

فرشتوں کا تعارف

آرکن (Archon)..... یہ ایک یونانی اصطلاح ہے جس کے لغوی معنی ”حکمران“ کے ہیں۔ یہ ہستیوں کے ایک طبقے کا نام ہے جنہوں نے غناسطی سوچ میں اہم کردار ادا کیا اور جنہیں شرانگیز رئیس الملائکہ کے ساتھ موازنہ میں رکھا جاسکتا ہے۔ تخلیق کی غناسطی داستان کے مطابق پلیروما میں آباد روحانی ہستیوں (ایونز) میں سے ایک، سوفیا نے نادانستہ طور پر ایک اور ہستی تخلیق کر دی۔ اکثر اس کا نام Yaldabaath بتایا جاتا ہے۔ اسی نے ہماری جانی پہچانی دنیا بنائی۔ اس تخلیق کے عمل میں کلاسیکی کائنات کے سات درجات صادر ہوئے..... بطلموسی فلکیاتی نظام کے سات سیاروں کی مطابقت میں۔ آرکن وہ حکمران ہیں جو ان میں سے ایک ایک درجے پر حکومت کرتے اور بطور محافظ روشنی کی چنگاریوں کو (روشنی کی چنگاریاں انفرادی انسانوں کا الوہی جوہر ہیں) پلیروما کی جانب واپس جانے سے روکتے ہیں۔ غناسطیوں کو عطا کیے گئے علم کا ایک حصہ واپس پلیروما کی طرف جانے کے سفر میں ان آرکنز سے دامن بچانے کا طریقہ ہے۔

☆ آگ کا فرشتہ (Angel of Fire)..... ”آگ کا فرشتہ“ کی اصطلاح بہت سے مختلف فرشتوں کے لیے استعمال ہوئی۔ ان میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

☆ آگنی۔ آگ کا دیک دیوتا اور دیوتاؤں اور انسانوں کے درمیان پیغام رساں۔

☆ Ardarel۔ باطنی مسلک کی یورپی روایت میں آگ کا فرشتہ۔

☆ Arel۔ رومانی بحر میں سورج کی علامت کے ذریعے مدد کے لیے بلایا جانے والا فرشتہ۔

☆ Atar۔ زرتشت مت میں آگ کا فرشتہ۔ وہ Yazatas نامی فرشتوں کا سردار بھی ہے۔

☆ Atuniel۔ ربانی علم الملائکہ میں آگ کا فرشتہ جس کے نام کا لفظی مطلب ”بھٹی“ ہے۔

☆ جبرائیل۔ ظہر (Zohar) کے مطابق اس فرشتے نے اس وقت موسیٰ پر حملہ کیا تھا جب اس نے اپنے بیٹے گرشام کے تختوں کی رسم کی ادائیگی سے غفلت برتی۔ جبرائیل آگ کے شعلے میں نیچے اتراتا کہ موسیٰ کو ایک شعلہ بن کر مار ڈالے۔

☆ تنھا نخل۔ یہودی روایت کے مطابق یہ آگ کے عنصر پر حکمران ہے۔

☆ سیراف۔ لفظی مطلب ”شعلہ زن آگ“۔ ان فرشتوں میں سے ایک جو آگ کے عنصر پر حکمران ہیں۔ سیراف نے ہی۔ سعباہ کے ہونٹوں کو صاف اور خدا سے گفتگو کے لیے پاک کرنے کی خاطر ایک دیکھتے کو کئے سے چھو اتھا۔

☆ Uriel۔ لفظی مطلب ”خدا کی آگ“۔ ”لوک ریت میں یہ سورج کا بادشاہ اور خدا کا شعلہ ہے۔“ یہ کتبوں کی روایت میں Uriel کو آتشیں کھوار لیے باغ عدن کے دروازے پر پہرہ دیتے ہوئے خیال کیا گیا۔

ابادون (Abaddon)..... یونانی اپولیون کے لیے عبرانی نام جس کا لفظی مطلب ”تباہ کرنے والا“ ہے۔ عہد نامہ جدید کی کتاب مکاشفہ (20، 10) میں اس کا ذکر پاتل کے فرشتے کے طور پر آیا ہے جس نے شیطان کو ایک ہزار سال کے لیے باندھا۔ متعدد کتب میں ابادون کا ذکر ملتا ہے۔ ملٹن کی ”Paradise Regained“ میں ابادون ایک جگہ کا نام بتایا گیا۔ تیسری صدی عیسوی کی کتاب ”Acts of Thomas“ میں ابادون ایک شیطان ہے۔ مصر پر بارش برسانے

کے لیے موسیٰ نے ابادون سے ہی مدد مانگی تھی۔ مختلف جگہوں پر ابادون موت اور تباہی کا فرشتہ، پاتال کا شیطان اور تحت الارٹی کے شیطانوں کا سردار بھی نظر آتا ہے۔

ابدی ایل (Abdiel)..... ابدی ایل کا نام پہلی مرتبہ 1-سلاطین..... بائبل کی کتاب..... میں آیا ہے۔ یہ جلعاد کا رہنے والا فانی ہے۔ تاہم، بعد کی تاریخ اور ادب میں ابدی ایل ایک فرشتہ بن گیا اور اس کے نام کا مطلب ”خدا کا خادم“ ہے۔ جان ملٹن کی ”پیراڈائز لاسٹ“ میں ابدی ایل کے بارے میں نہایت مفصل بیان موجود ہے۔ ”پیراڈائز لاسٹ“ خدا کے خلاف شیطان کی بغاوت کی کہانی ہے جس میں ایک ابدی ایل ہی ایسا فرشتہ ہے جو خدا سے وفادار رہا۔ اناطولی فرانس کی ”The Revolt of the Angels“ میں بھی ابدی ایل کا ذکر ہے، مگر اس کا نام بدل کر آرکیڈ ہو گیا۔

ابراکس (Abraxes)..... ابراکس مسیحی دور کی ابتدائی چند صدیوں کے دوران ابھرنے والی ایک قدیم مذہبی تحریک تھی (غناسطیت سے منسلک) جس نے یہودیت، عیسائیت اور معاصریت پرستی (پاگان ازم) کو گہرائی میں متاثر کیا۔ اس کی مرکزی تعلیم یہ تھی کہ دنیا ایک شرانگیز دیوتا کی تخلیق ہے جس نے انسانی روحوں کو طبعی اقلیم میں پھنسا دیا: ہمارا اصل گھر روح مطلق (پلیروما) ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ جسمانی مسرتوں کو تیاگ کر وطن واپسی کی کوشش کریں۔ غناسطیت کے ساتھ دو مختلف ہستیوں کا تعلق جوڑا جاتا ہے: aeons اور archons۔ اول الذکر اعلیٰ روحانی ہستیاں ہیں جو پلیروما میں رہتی ہیں۔ آرکنز شرانگیز نیم دیوتا نے تخلیق کیس؛ وہ اس دنیا کے حکمران ہیں اور بطور نمبربان عمل کرتے ہوئے چنگاریوں (انفرادی الوہی جوہر) کو پلیروما میں واپس جانے سے روکتے ہیں تاہم، بعد کی قبالی (Cabalistic) فکر میں ابراکس سردار ایون (aeon) کا لقب بن گیا۔

ابلیس (Iblis)..... یہودی-مسیحی-اسلامی روایت کے تمام مذاہب شیطان کی اصلیت

فرشتوں کی تاریخ

کے متعلق ایک جیسا تصور رکھتے ہیں..... کہ وہ ایک سرکش فرشتہ تھا جسے بہشت سے نکال دیا گیا۔ رائدہ درگاہ ہونے کے بعد شیطان نے انسانیت کو راہ راست سے بھٹکانے کا فریضہ اپنالیا۔ یہودیت اور عیسائیت میں شیطان نے خدا کے خلاف آسمان پر ایک بغاوت منظم کی اور اس کی قیادت سنبالی۔ یقیناً اسے شکست ہوئی اور اپنے پیروکاروں سمیت بہشت بدر ہوا۔ اسلام میں یہ کہانی کچھ مختلف ہے (جو اسلام کے تصور ملائکہ سے متعلقہ باب میں دی گئی ہے)۔

اسلامی روایت کے مطابق مخلوقات کے تین الگ الگ سلسلے ہیں: ملائکہ جو نوری ہیں، جنات جو تاری ہیں، اور انسان جو خاکی ہیں۔ سب سے پہلے فرشتے تخلیق ہوئے۔ جب خدا نے آدم کو بنایا تو فرشتوں کو اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ ابلیس نے یہ حکم نہ مانا کیونکہ وہ خاک سے بنے ہوئے آدم کو فرشتوں سے کمتر سمجھتا تھا۔ اس نافرمانی کی سزا کے طور پر اسے ایک جن میں تبدیل کر دیا گیا۔ بعد ازاں ابلیس اور اس کے حامی دیگر فرشتوں کو ان کے مناصب سے ہٹا کر آسمان سے نکال دیا گیا۔ موخر الذکر بدرہیں بن گئے۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق ابلیس کی اولین غلط حرکت آدم اور حوا کو باغ عدن میں بہکانا تھا۔ قرآن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ روز حشر کو ابلیس اور اس کے لشکر جہنم واصل ہوں گے۔

مسلمان صوفیائے ابلیس کی نافرمانی کو خدا سے محبت پر محمول کیا اور کہا کہ وہ خدا کے سوا کسی اور چیز کو سجدہ کرنے پر تیار نہ تھا۔ بہ الفاظ دیگر آدم کو سجدہ کرنے کی صورت میں وہ خدا کا شریک تسلیم کر لیتا۔ اس تفسیر کی رو سے ابلیس اپنی حرکت کے نتائج سے آگاہ تھا، لیکن اس نے خدا کے ساتھ محبت میں مخلص رہنے کو ترجیح دی۔

اپسرا (Apsara)..... متعدد اعتبار سے اپسرائیں فرشتوں کے روایتی مغربی تصور سے مختلف ہیں۔ مثلاً جنوبی ایشیا کی جل پر یوں کی حیثیت میں وہ جنس میں اپنی بے قابو سرگرمی کے لیے مشہور ترین ہیں۔ وہ آسمان یا درختوں پر رہنے والے مندھروں کی محبوبائیں ہیں۔ وہ بے آسانی روپ بدل لیتی اور نہانے کی شوقین ہیں۔ اپسرائیں آسانی سورگ کی گلوکار یا رقص لڑکیاں بھی ہیں۔ شاید افلاک کی گلوکاروں کا کردار ہی انہیں فرشتوں کے ساتھ منسلک کرتا ہے۔ ہندومت کے قدیم



ہندو دیوتا شیوا اور پاروتی، فرشتوں کے درمیان گھرے ہوئے (1780ء)۔

ترین مذہبی صحائف ویدوں میں اپسرائیں والکائریز (Valkyries) کا کردار ادا کرتے ہوئے میدان جنگ میں مرنے والے شجاع جنگجوؤں کو آسمان تک لیجاتی ہیں۔ مگر والکائریز کے برعکس اپسرائیں..... اپنی فطرت کے مطابق..... آسمان کی طرف جاتے ہوئے سوراؤں کو کثرتاً صول کی توجہ منتشر کرنے کے لیے زمین پر بھیجا گیا، کیونکہ مرتاض اپنی تپیا کے باعث الوہی حالت حاصل کر کے دیوتاؤں کے لیے خطرہ بن گئے تھے۔ چنانچہ وہ اس مفہوم میں فرشتوں جیسی ہیں کہ وہ دیوتاؤں کے ایما پر فرائض انجام دیتی ہیں، اگرچہ یہ فرائض بلاشبہ ملائکہ والے نہیں۔

اپولیون (Appolion)..... اپولیون کا لفظی مطلب ”تباہ کرنے والا“ ہے اور یہ دوزخ کی اتھاہ کھائی کے فرشتے کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ کتاب مکاشفہ (9:1-11 اور 20:1-8) کے مطابق اپولیون اس کھائی کا دروازہ کھولتا اور انسانی چہروں والے نڈی دل کو زمین پر لاتا ہے۔ یہ نڈی دل ان انسانوں کو تکلیف پہنچاتا ہے ”جن کی پیشانی پر خداوند کی مہر ثبت نہ ہو۔“ نڈی دل کے ”بادشاہ“ اپولیون نے بعد میں ایک زیادہ بڑا چیلنج قبول کیا..... شیطان کو قابو کر کے باندھنا اور ایک ہزار سال کے لیے جہنم کی کھائی میں پھینک دینا۔ اپولیون شیطان کو بند کر دیتا ہے تاکہ وہ ایک ہزار سال کا دور ختم ہونے تک اقوام کو فریب نہ دے (اس کے بعد وہ مختصر وقت کے لیے واپس آتا اور انسانی نوع کو دوبارہ ورغلانے کی کوشش کرتا ہے۔ عبرانی میں اپولیون ابادون کے نام سے جانا جاتا ہے، اور یونانی لوک ریت میں وہ معزول کیا گیا سورج دیوتا پولو (پالو) ہے..... جو جہنم میں ایک ناگ فرشتہ بن کر رہتا ہے۔ لفظ اپولیون کا مطلب جہنم بھی بتایا گیا۔

ادراملیک (Adramelech)..... (لفظی مطلب ”آگ کا بادشاہ“) یہ Throne طے میں شامل کیے گئے دو فرشتوں میں سے ایک ہے۔ اسے بائبل دیوتا انو اور آمونی مولوچ کے ساتھ بھی شناخت کیا گیا ہے۔

ارعل (Uriel)..... لفظی مطلب ”آگ کا خدا۔“ شریعت سے باہر کی لوک ریت میں



فرشتہ اُرئیل، ازگستاؤورے (1866ء)۔

ایک فرشتہ۔ اسے سیراف، کروب، سورج کا نائب، خدا کا شعلہ، حضوری کا فرشتہ، دوزخ کا دربان، نجات کا رئیس الملائکہ بھی کہا گیا۔ یہ نام غالباً پیغمبر اریاہ سے مشتق ہے۔

استاروت (Astaroth)..... استاروت/صعارتات یا صعارتوت کی شناخت متنوع انداز

میں کی جاتی ہے۔ آرثر ویٹ کی کتاب ”The Book of Black Magic“ میں استاروت معزول ہونے سے قبل Thrones کے سلسلے کا ایک بادشاہ تھا۔ Spence کے ”Encyclopedia of Occultism“ میں اسے سیرافیم کے سلسلے سے جوڑا گیا۔

اسرافیل (Israfel)..... اگرچہ قرآن مجید میں اسرافیل (لفظی مطلب ”سوزاں“) کا ذکر موجود نہیں لیکن یہ اسلام کے چار رئیس الملائکہ میں سے ایک ہے۔ دیگر تین میکائیل، جبرائیل اور عزرائیل ہیں۔ اسرافیل بالخصوص روز قیامت کے فرشتے کی حیثیت میں جانا جاتا ہے جو مردوں کو جگانے کے لیے صور پھونکے گا۔ روایت کے مطابق وہ نہایت دراز قد ہے، اس کے پاؤں دنیا کے کناروں پر اور سر خدا کے تخت کے ستوتوں تک پہنچا ہوا ہے۔ نیچے دوزخ کے علاقوں پر نظر ڈالنے پر وہ ہمیشہ اداس ہو جاتا ہے (وہ روزانہ چھ مرتبہ ایسا کرتا ہے)۔ اس کے آنسو اگر خدا بننے سے نہ روکے تو وہ زمین کو ڈبو دیں۔

اسرافیل موسیقی کا فرشتہ بھی ہے۔ اس کے چار پر اور حسین چہرہ ہے۔ جسم پر متعدد چہرے ہیں بلکہ سارا جسم منہوں سے بھرا ہوا ہے جو ہزاروں مختلف زبانوں میں خدا کی حمد و ثنا کرتے رہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ خدا نے اس کی سانس سے ہزاروں دیگر فرشتے بنائے۔ کچھ روایات کے مطابق پہلی آیات کے نزول سے تین سال قبل اسرافیل آنحضرتؐ کے قریبی ساتھی کی صورت میں مدد کرتا رہا۔

اسمودیئیس (Asmodeus) لفظی مطلب ”سزا و جزا کا فرشتہ“ یہ بالاصل ایک فارسی شیطان تھا اور بعد ازاں یہودی لوگ ریت میں شامل ہو گیا اور ”غضب ناک دشمن“ کے طور پر جانا گیا۔ توبت کی کتاب میں ایک کہانی بتائی گئی ہے کہ اسمودیئیس نے سارہ کے سات سابقہ دلہوں کو مارا اور آٹھویں کو بھی ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا جس کا نام تو بیاس تھا۔ لیکن اس مرتبہ اسمودیئیس کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ رئیس الملائکہ رافیل اس کی حفاظت کر رہا تھا۔ رافیل نے اسمودیئیس کو بالائی مصر میں جلاوطن کر دیا جہاں وہ ایک اور فرشتے کی زیر نگرانی رہنے کے بعد آخر کار جہنم واصل

ہوا۔ یہودی حکایت میں اسودیکس کو شیطان بارشلمون کا سر بتایا گیا۔ وہ قمار خانوں کا نگران بھی ہے۔

اسور (Asura)..... اسور یا آسور جنوبی ایشیا میں شیطان کے لیے استعمال ہونے والی اصطلاح ہے۔ وہ ہندومت میں ”جنرل یافتہ فرشتے“ کا ہم مقام ہے۔ ہندوستان کی قدیم ترین تحریروں ”وید“ میں اسور کی اصطلاح دیو (دیوتا) کے ساتھ متبادل طور پر استعمال ہوئی ہے جو دونوں ویدک معبد کے دیوتاؤں اور دیویوں کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔ رامائن اور مہابھارت لکھے جانے کے عہد میں اسور کا مطلب شیطان لیا جانے لگا اور دیو صرف الٰہی کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔ پرانوں میں مجسم کلاسیکی ہندو اسطوریات کے مطابق دیو اور اسوریہم نبرد آزما ہیں۔ یہودی مسیحی روایات میں شیطان بغاوت کرنے پر ناکام ہوا اور دوزخ میں ڈالا گیا، جبکہ جنوبی ایشیائی اسطوریات میں اسور اکثر دنیا پر دھاوا بولتے، آسمان پر قبضہ جلاتے اور دیویوں کو نکال باہر کرتے ہیں۔ تب دیو کی اعلیٰ دیوتا، مثلاً! وشنو یا شیو سے مدد مانگتے ہیں، وہ ظاہر ہوتا اور اسوروں کو واپس پاتال کی دنیا میں دھکیل کر دیو۔ اسور طاقت کا توازن دوبارہ قائم کرتا ہے۔

امن کا فرشتہ (Angel of Peace)..... یہودی روایت میں امن کا فرشتہ بے نام ہے۔ وہ جنوک کو آسمان کی سیر کروانے لے کر گیا۔ عہد نامہ بنیامین کے مطابق امن کا فرشتہ مرنے والے راست باز لوگوں کی روجوں کے لیے تخت الٹرنی میں راہنما (Psychopomp) کا کردار ادا کرتا ہے۔ دیگر کہانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امن کے فرشتے نے تخلیق انسان کی مخالفت کی اور خدا نے بطور سزا اسے جلا دیا۔

امیشا سپنتا (Amesha Spenta)..... تقریباً 1000 قبل مسیح میں فارسی پیغمبر زرتشت نے فارسی مذہب کی اصل کثرت پرستی کو اولین وحدانیت میں بدلا۔ اگرچہ قدیم فارسی کثرت پرستی کے بارے میں بہت کم معلومات میسر ہیں، لیکن بدیہی طور پر کچھ پرانے دیوتاؤں کا رتبہ گھٹ گیا اور وہ

زرتشتی نظام میں بطور فرشتہ موجود ہے۔

نیک اور بد کی کشمکش کا کھیل زرتشتی نظریہ دنیا کا محور ہے۔ نور اور بالائی دنیا کا دیوتا اور امزدا (دانا آقا) اور اس کے فرشتے زیریں دنیا اور تاریکی کے دیوتا انگرامینو (اہرمن) کے ساتھ دائمی جنگ میں مشغول ہیں۔ ہر ایک انسان کو اور امزدا اور فرشتوں کا ساتھ دینے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ زرتشتی فرشتوں میں مقدس لافانی یا ایٹا سپیٹا مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان فرشتوں کے نام زرتشتیوں کے ہاں قابل قدر خیال کی جانے والی خصوصیات پر ہیں، اور عموماً رئیس الملائکہ کی تعداد چھ بتائی جاتی ہے: Vohu Manah (اچھی سوچ): Armaiti (پاکیزگی): Ameretat



فارسی رئیس الملائکہ۔

(لافانیت): آشا (راسی): Haurvatat (خوشحالی یا نجات): Kshathra (طاقت یا اقتدار)۔ کبھی کبھی ساتویں فرشتے سروش (اطاعت) کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔ زرتشت نے ان ہستیوں کو خود اور امزدا کے اوصاف قرار دیا۔ زرتشت کے مذہبی تجربے میں ایٹا سپیٹا نے ایک اہم کردار ادا کیا۔ 30 سال کی عمر میں اس نے ایک رو یا میں Vohu Manah کو دیکھا جو عام انسان سے نو گناہ زیادہ قامت کے ساتھ ظاہر ہوا تھا۔ اس نے زرتشت سے سوال و جواب کیے اور پھر اس کی روح کو آسمان پر اور احردا کے پاس لے گیا۔ اور امزدا فرشتوں کا دربار لگائے بیٹھا تھا۔ اس نے پیغمبر کو مذہب کے حقیقی اصول سکھائے۔ بعد کے آٹھ برس کے دوران زرتشت نے رو یا میں باقی کے تمام رئیس الملائکہ کو بھی دیکھا۔ ان تجربات نے اسے ایک مکمل مذہبی نظام بنانے کی اجازت دی۔

انگوبی اور سوکوبی (Incubi and Succubi)..... انسانوں کے ساتھ جماعت کرنے کے لیے انسانی صورت اختیار کرنے والی روحانی ہستیوں یا شیطانوں کا تصور بہت قدیم ہے۔ مغرب کی روایت میں اس حوالے سے قیاس آرائی کتاب پیدائش کی دو مختصر آیات (6:2 اور 6:4) پر مبنی ہے جہاں خدا کے بیٹوں اور انسانوں کی بیٹیوں کے جنسی تعلق کا ذکر کیا گیا۔ یہاں خدا کے بیٹوں سے فرشتے مراد لیے گئے۔ تاہم، صحیفے میں ان حرکات کو برا نہیں کہا گیا، لیکن روایتی تشریح کے مطابق خدا کے بیٹے اصل میں تنزل یافتہ فرشتے ہیں۔ اس تفسیر نے انگوبی اور سوکوبی یا سوکوبی کے اُن مفصل تصورات کے لیے بائبل کی تو جیہہ فراہم کر دی جو بعد ازاں قرون وسطیٰ میں شکل پذیر ہوئے۔

انگوبی خوبصورت مردوں کے بھیس میں عورتوں کو لہاتا ہے، جبکہ سوکوبی کا کام خوبصورت عورت کا روپ بدل کر مردوں کو اپنی جانب راغب کرنا ہے۔ اگرچہ انگوبی خود تو بانجھ ہیں، لیکن وہ سوکوبی کے ذریعے مردوں سے حاصل کردہ ختم سے عورتوں کو حاملہ کر سکتے ہیں..... ایک ایسا عقیدہ جس نے کبھی کبھی خفیہ عشقیہ تعلق کے نتیجے میں ہونے والے حمل کی وضاحت پیش کی۔ اس وضاحت نے نہ صرف عورتوں کو بدکاری کے الزامات سے بچایا، بلکہ بچے کو بھی شیطان کی اولاد قرار دے کر قتل کیے جانے سے بچایا کیونکہ اسے مردے کے ختم سے جنم خیال کیا گیا۔ یہ توضیحات ایسے معاشروں میں جنسی شہوانی خوابوں کی تفسیر میں بھی استعمال ہوئیں جہاں شہوت کی کتنی بھی بین صورت کو شیطانی سمجھا جاتا تھا۔

اہرمن (Ahiman)..... یا انگریزیو؛ زرتشتی شیطان اور یہودی-مسیحی-اسلامی سلسلہ مذاہب کے لیے شیطان کا نقش اولین۔ زرتشت کے نظریہ مذہب کا مرکزی موضوع نور کے دیوتا اور احرار (دانا آقا) اور اس کے فرشتوں کی تاریکی کے دیوتا اہرمن (شرانگیز روح) کے ساتھ لڑائی ہے۔ زرتشت مت کی مذہبی روایات (جن کے مطابق خدا اور شیطان کے درمیان لڑائی کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا تھا) اس لڑائی میں کبھی ایک اور کبھی دوسرے فریق کا پلڑا بھاری دکھاتی ہیں۔ لوگوں کو نور کی قوتوں کا ساتھ دینے کے لیے کہا گیا اور ان کی آزمائش اچھے اور برے اعمال کو تول کر

کی جائے گی۔ آخر میں ایک حتمی جنگ ہوگی جس میں اہرمن اور اس کے لشکروں کو شکست ہو جائے گی۔ اس کے بعد زمین نیا جنم لے گی، برے لوگ تباہ ہو جائیں گے اور راست باز دوبارہ جی اٹھیں گے۔ شیطان کی پیدائش کے بیان کے معاملے میں زرتشت مت دیکھو حدانیت پرست مذاہب سے مختلف ہے۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام نے شیطان کو جنت سے نکالا ہوا، راندہ درگاہ فرشتہ بیان کیا جس نے خدا کے حکم کی خلاف ورزی یا اس کے خلاف بغاوت کی تھی۔ دوسری طرف ابتدائی زرتشتی یقین رکھتے تھے کہ اہرمن اہورامزدا کا ہم رتبہ تھا اور اس نے اہورامزدا کے ساتھ مل کر کائنات بنائی؛ اسی لیے دنیا نیکی اور بدی کا ملغوبہ ہے۔ بعد کے مفکرین نے رائے دی کہ دو ہستیاں جزواں تھیں اور انہوں نے زروان (بے حدود وقت) کو جنم دیا۔ اہرمن زیادہ تخلیقی نہیں۔ اس کی شرانگیز تخلیقات ہمیشہ اس کے بھائی کی خیر انگیز تخلیقات کا جواب تھیں۔ مثلاً اہورامزدا نے زندگی تخلیق کی تو اہرمن نے جواب میں موت تخلیق کر دی۔ اس نے سچائی کے رئیس الملائکہ آشاکے جواب میں شیطان دروج (جھوٹ) بنایا۔



مسکراتا ہوا، کھلنڈرا ایروس از مائیکل اسٹبلو (1598-99ء)۔

ایروس (Eros)..... عظیم وحدانیت پرست مذاہب یعنی زرتشت مت، یہودیت، عیسائیت

اور اسلام میں فرشتوں کو خدا کے قاصد خیال کیا گیا۔ اس کے برعکس کثرت پرست مذاہب میں دیوتا اور دیویاں بذات خود پیغام برداروں کا کردار ادا کرتے ہوئے ملتے ہیں۔ ابتدائی وحدت الوجودی مذاہب میں (میڈی ٹینیسن اور مشرق وسطیٰ کے) بہت سے دیوتا اور نیم دیوتا بطور الوہی قاصد فرائض انجام دیتے تھے، جبکہ کچھ کتر دیوتا کسی نہ کسی حوالے سے بعد کے فرشتوں کے لیے بنیادی ڈھانچہ بن گئے۔ ان نقیبوں میں سے ایک یونانی دیوتا ایروس تھا جو پونڈ کی بدلی ہوئی شکل تھا۔ کیونڈ کی طرح ایروس بھی پروں سے اڑتا اور تیر مارتا تھا۔ البتہ ایروس کے تیروں سے براہینتہ ہونے والے جذبات نسبتاً زیادہ شہوانی تھے۔ آرٹ میں ایروس کو ایک نوجوان، خوبرو اور کھلنڈرے مرد کی صورت میں دکھایا گیا۔ اس نے ہیلیڈیا کی عہد کے بعد ہی کسن کیونڈ جیسی شکل و صورت اختیار کی۔

ایریئل (Ariel)..... لفظی مطلب ”خدا کا شیر“۔ بائبل کی کتاب عزرا اور ”The Key of Solomon“ میں بھی اس کا ذکر بطور فرشتہ آیا ہے۔ نیز یہودی صوفیوں کے ہاں ایریئل یروٹلم کا ایک شاعرانہ نام تھا۔ کچھ باطنی فرقوں کی تحریروں میں ایریئل ہواؤں کا تیسرا آرکن (حکمران) ہے۔ قبطی Pistis Sophia کے مطابق ایریئل زیریں دنیا میں سزائیں دینے کا نگران ہے، جبکہ عملی قبالہ میں اسے Virtues کے سلسلے میں سے ایک بتایا گیا۔ شیکسپیر نے ”The Tempest“ میں ایریئل کا ذکر کیا۔ یسعیاہ (33:7) میں مذکور ایریئل کے درمیان تعلق کی نشاندہی بھی کی گئی۔

انجیلوس (Angelos)..... Angel کا اصل ماخذ لفظ angelos ایک یونانی لفظ ہے جس کا مطلب قاصد بنتا ہے۔ یہودیوں کی بہت سی آبادیاں ارض مقدس سے باہر (دوسری صدی قبل مسیح) بکھری ہونے کے باعث عبرانی صحائف کا معاصر، ہمہ گیر زبان میں ترجمہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ سکندر اعظم کی فتوحات کے باعث یہ زبان یونانی تھی۔ فرشتہ کے لیے عبرانی لفظ Malakh (آسمانی قاصد) ہے جو عربی میں ملائکہ بن گیا۔ مترجمین نے غالباً انجیلوس (عام قاصد) اور

فرشتوں کی تاریخ

daimon (یونانی محافظہ روح جو فرد کو نیکی یا بدی کی جانب مائل کر سکتی تھی) دونوں ہی مراد لیے۔
daimon کے تصور کی پیچیدگی کے باعث مترجمین نے انجیلوس کا استعمال بہتر سمجھا۔ تاہم، لفظ daimon مثبت مفہوم کھو بیٹھا اور انگریزی لفظ demon کا ماخذ بنا۔

ایون (Aeon)..... قدیم مذہبی نظام فکر غناسطیت میں ایون اعلیٰ روحانی ہستیاں ہیں۔ غناسطیوں کے مطابق پلیروما یعنی روح مطلق سے صادر ہونے والی اولین ہستیوں میں ایون بھی شامل تھے۔ ایون کی درست تعداد بتانا مشکل ہے۔ البتہ انہیں پندرہ جوڑوں (کل 30) میں تصور کیا جاتا ہے..... گہرائی اور خاموشی سے لے کر خواہش (Theletos) اور دانش (Sophia) تک۔ غناسطی Basilides کے مطابق 365 ایون موجود تھے۔ تاہم، دیگر کتب میں ان کی تعداد آٹھ، بارہ یا 24 بھی ملتی ہے۔

براؤنیز (Brownies)..... یہ پریوں کی ایک قسم ہیں۔ روایت کے مطابق ان کا مسکن سکاٹ لینڈ اور شمالی و مشرقی انگلینڈ میں ہے۔ انہیں bwca (booka) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ ایک جدید مصنف کی رائے میں وہ ساری دنیا میں ملتے ہیں۔ ڈنمارک میں ان کا نام Nis، روس میں Domovoi، شمالی افریقہ میں Yumboes اور چین میں Chao Phum Phi ہے۔ ان کا قد تقریباً تین فٹ، کان نوک دار، رنگ نسواری اور لباس بھی نسواری بیان کیا گیا۔ عموماً وہ نہایت مہربان ہستیاں ہیں اور اپنے اپنائے ہوئے انسانوں کے گھر اور کھیتوں کا خیال رکھتی ہیں۔ انہیں شبینہ یعنی رات کو جاگنے والی مخلوق بتایا جاتا ہے۔ ایک لوک کہانی کے مطابق مرغ انسانوں کو جگانے کے لیے نہیں بلکہ براؤنیز کو رواجی کا وقت بتانے کی خاطر اذان دیتا ہے۔ مددگار روحیں ہونے کی وجہ سے گھریلو براؤنیز کو دودھ اور روٹیاں پیش کرنے کی روایت رہی ہے۔ یہ کام نہایت احتیاط کے ساتھ کرنا ضروری ہے، کیونکہ لوک ریت کے مطابق یہ مخلوق نذر کی گئی کسی شے سے ناراض ہو سکتی ہے۔ یہ مخصوص دھن مختلف طریقوں سے واضح کیا گیا؛ جیسے یہ کہ براؤنیز کو خداوند نے آدم کی مشکلات آسان کرنے کے لیے مقرر کیا تھا۔ ایک اور تھیوری کے مطابق براؤنیز کا ماخذ

برخاؤی تاریخ کے اس دور میں ہے جب مقامی باشندے روٹی اور کپڑوں کے لیے حکمران کیلوں کی خدمت کیا کرتے تھے۔ احساس غیرت کے باعث وہ لوگ صرف اس انداز میں ادائیگی وصول کرتے تھے کہ زرخیز ملازم نہ قرار پائیں۔

بعلزوب (Beelzebub)..... یہ فرشتہ عہد نامہ جدید میں متعدد مرتبہ نظر آتا ہے، اور عہد نامہ عتیق میں صرف ایک مرتبہ۔ نام کا اصل ماخذ معلوم نہیں۔ بعلزوب سرزمین کنعان میں رہنے والے اور بہت سے دیوتاؤں کی طرح یہودیوں کی آمد پر شیطان بن گئے۔ یہودیوں نے نفرت کے ساتھ اسے ”بعلزوب، مکھیوں کا خداوند“ کہا جو فلسطین کے شہر اکرون میں مکھیوں کو پیدا اور کنٹرول کرتا تھا۔ وہ بالاصل کنعانی معبد میں سردار دیوتا تھا۔ عہد نامہ جدید میں اس کا نام صرف بطور شیطان ہی آتا ہے۔ فرانسیسیوں نے اسے شیطانوں کا بادشاہ کہا۔

بودھستو (Bodhisattva)..... مشرق کے ایک اہم مذہب بدھ مت میں تعلیم دی گئی ہے کہ مذہبی زندگی کا حتمی مقصد جنم مرن کے چکر (سلسلہ) سے نجات پا کر نروان (مطلق سرت) کی حالت تک پہنچنا ہے۔ بدھ مت کے بانی گوتم بدھ نے تعلیم دی کہ انسانوں کو جنم مرن کے چکر سے نکلنے کے لیے اپنی روحانی صلاحیتوں پر انحصار کرنا چاہیے۔ اس کی ابتدائی تعلیمات میں فرشتے یا فرشتہ صفت مخلوقات نہیں ملتیں۔ اس کے پیروکاروں نے تخیل سے زیادہ کام لیا۔ بالخصوص بدھ مت کی تھیر واد اور مہایان شاخوں میں تقسیم کے بعد سوخرالذکر میں مابعد الطبیعیاتی قیاس آرائی کو تیزی سے فروغ ملا اور نتیجتاً فرشتہ نما مددگار ہستیاں متعارف ہوئیں۔ مہایانی بودھیوں نے بودھستو کا تصور متعارف کروانے کے ذریعہ خود کو تھیر وادیوں سے ممتاز کیا۔ بودھستو (دانش مند ہستی) ایسی ہستی ہے جس نے نروان کی راہ پر پہلی منزل طے کر لی ہو، لیکن دکھ زدہ انسانیت کے لیے جذبہ ہمدردی کے باعث نروان کو موخر کر کے دنیا میں ہی رہنے اور دوسروں کو حصول نجات میں مدد دینے کی راہ اختیار کی ہو۔ بودھستو زمینی اور خالعتارو حانی دنیا کے درمیان کسی جگہ اپنی خود تخلیق کی ہوئی اقلیم میں رہتا ہے اور مادے کی حدود سے ماروا ہو جاتا ہے۔ وہ ذاتی روحانی قوت کے ذریعے

دوسروں کو بھی اپنی اہلیم میں لانے کے لیے مدد دیتا ہے۔ مہایان بودھیوں کی مذہبی تحریروں کے مطابق ہر ایک بودھستو ہر لحاظ سے تمام ہستیوں کی مدد کا تہیہ کرتا ہے..... ”تمام مخلوقات جو بھی حاصل کرنا چاہیں گی میں اس کے حصول میں ان کی معاونت کروں گا.... فیاضی کی نیکی میری مددگار نہیں..... میں فیاضی کا مددگار ہوں۔ نہ ہی فانی پن، صبر، ہمت، مراقبہ اور دانائی کی صفات میری مدد کرتی ہیں..... بلکہ میں ان کی مدد کرتا ہوں۔ بودھستو کے کمالات مجھے سہارا نہیں دیتے، بلکہ میں ان کا سہارا ہوں.....“ بودھستو کے دس کمالات (پارمتا) میں اوپر مذکور چھ کمالات شامل ہیں۔ دیگر جگہوں پر مزید چار کمالات کا بھی ذکر ہے: انسانوں کو ان کی متنوع شخصیات، صورت حالات، تین، قوت اور علم کے مطابق نجات تک لیجانے کے درست ذرائع جاننے میں مہارت۔ ان دس کمالات کے علاوہ مندرجہ ذیل اوصاف بھی بودھستو سے منسوب کیے جاتے ہیں۔ مغربی دنیا میں فرشتوں کے ساتھ یہ اوصاف منسلک کیے جانے کی روایت موجود ہے۔ بودھستو دس طریقوں سے طاقت حاصل کرتا ہے: وہ اپنا جسم اور زندگی تو چھوڑ سکتا ہے لیکن راست بازی کا اصول نہیں؛ وہ انکساری کے ساتھ جھکتا ہے، لیکن اٹھتے وقت غور نہیں کرتا؛ وہ کمزور سے ہمدردی رکھتا ہے اور انہیں ناپسند نہیں کرتا؛ وہ بھوکوں کو بہترین کھانا دیتا ہے؛ وہ خوف کے ماروں کو تحفظ دیتا ہے؛ وہ بیماروں کو صحت مند ہونے میں مدد دیتا ہے؛ وہ غریب کو اپنے خزانوں سے خوش کرتا ہے؛ وہ بدھ کی زیارت گاہوں کی مرمت کرواتا ہے؛ وہ تمام ہستیوں کو اپنی باتوں سے خوش کرتا ہے؛ وہ فلاکت زدہ لوگوں کے ساتھ اپنی دولت بانٹتا ہے؛ وہ تھکے ماندے لوگوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ فرشتوں کی ہی طرح بودھستو دس کی تعداد بھی کافی زیادہ ہے اور ہر بودھستو اپنے مخصوص نام سے پہچانا جاتا ہے: اولوکیہ شور (ہمدردانہ نگاہ نیچے ڈالنے والا)، ایٹابھ (لاحمد و دور) اور بھوسری (خوبصورت آقا)۔ کسی مخصوص بودھستو سے عقیدت کو نوآ موز بودھیوں کے لیے نجات کا راستہ مانا جاتا تھا۔

بیلطفیغور (Belphegor) یہ یہودیت اور عیسائیت میں فرشتوں کے نور مراتب میں تیسرے مرتبے (Principalities) کا ایک فرشتہ ہوا کرتا تھا۔ بعد ازاں وہ قدیم مواب میں نشاط پرستی کا دیوتا بن گیا۔ جہنم میں بیلطفیغور جدت طرازی کا شیطان ہے۔ پکارے جانے پر وہ ایک

جوان عورت کے روپ میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایک کہانی کے مطابق دوزخ کے فرشتے یہ سن کر بہت پریشان ہوئے کہ انسان زمین پر شادی کر کے خوش و خرم زندگی گزارتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بیلیفیور کو تحقیق کرنے بھیجا، لیکن جلد ہی پتا چلا کہ یہ افواہ بے بنیاد تھی۔

بیلی ایل (Beliel)..... بیلی ایل ایک مردود فرشتہ تھا جو Jacobus de Teramo کی "Das Buch Beliel" میں سلیمان کے سامنے ظاہر ہوتا اور رقص کرتا ہے۔ کرنٹیوں میں بیلی ایل اس وقت شیطان کا روپ دھار لیتا ہے جب پال سوال کرتا ہے کہ یسوع مسیح اور بیلی ایل کیسے متفق ہو سکتے ہیں۔ وکٹر ہوگو اور جان ملٹن نے یہ کردار استعمال کیا۔

پاورز (Powers)..... خدا کے تخلیق کردہ فرشتوں کا پہلا درجہ جن کا کام دنیا پر شیطانوں کو غالب آنے سے روکنا ہے۔ وہ پہلے اور دوسرے آسمان کے درمیان رہتے اور شیطانوں کی دراندازی پر نظر رکھتے ہیں۔ وہ ہماری روحوں کو شر سے بچاتے اور خدا کے وزیر کے طور پر عمل کرتے ہوئے دنیا میں برائی کا بدلہ لیتے ہیں۔ Camael کو اس درجے کا سردار مانا جاتا ہے۔

پرنسپلٹیز (Principalities)..... فرشتوں کے دستے جو مذہب کی حفاظت کرتے ہیں۔ ڈیوینی سیکس کے بیان کردہ سلسلہ مراتب میں وہ ساتویں درجے پر آتے ہیں، رئیس الملائکہ سے اوپر۔ پرنسپلٹیز زمینی قبائل کو اپنے عقیدے پر عمل کرنے اور اسے فردغ دینے کی قوت عطا کرتے ہیں۔ دوسری صدی عیسوی میں مرتب کیے گئے "Epistle to the Trolians" میں شہید سینٹ امین فیئس نے "پرنسپلٹیز کے سلسلے" کا ذکر کیا۔

تھانائوس (Thanatos)..... یونانی دیوتا تھانائوس رات (ناکس-Nyx) کا بیٹا اور نیند (ہپناس) کا بھائی تھا۔ وہ انسانوں کے پاس اس وقت آتا ہے جب انہیں دیا گیا وقت پورا ہو جائے، اور انہیں پاتال (ہیڈز) میں ساتھ لے کر جاتا ہے۔ دیوتاؤں کے قاصد کی حیثیت میں

تھانائوس کو پروں کے ساتھ دکھایا گیا۔ اسے یونانی ملک الموت سمجھنا چاہیے۔

تھرونز (Thrones)..... متعدد آنکھوں والے فرشتے جو ڈیوینی سیٹس کے بیان کردہ نظام میں تیسرے درجے کے فرشتوں میں شامل ہیں۔ وہ انصاف کے فرشتے ہیں اور خدا کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانا انہی کا کام ہے۔ ڈیوینی سیٹس اسی کے حوالے سے کہتا ہے: ”خدا ہم پر اس کا انصاف نازل کرے۔“ تھرونز کو آتشیں پہیوں کی صورت میں بیان کیا گیا۔ بلاشبہ اس بیان کی بنیاد پیغمبر حزقی ایل کے دیے ہوئے بیانات پر ہے (حزقی ایل، 1:13)۔ رافیل تھرونز کا سردار ہے۔

ٹرولز (Trolls)..... مہیب، خوفناک پری نما مخلوقات جن پر جرمنی اور سائنڈے نیویا میں یقین کیا جاتا ہے۔ وہ احمق، بال دار اور انسانوں کے علاوہ دیگر پریوں اور پریوں سے بھی نفرت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ انسانوں اور جانوروں پر پتھر پھینکانا ان کا مشغلہ ہے۔ اچانک مسلسل ہنسی کے دورے بھی انہی کی وجہ سے پڑتے ہیں۔ روایتی لوک ریت انہیں ناخوشگوار بتاتی ہے، لیکن شیطانی نہیں۔ مقبول ترین متعلقہ کہانیوں میں وہ پلوں یا دروں کی مگرانی کرتے اور گزرنے والوں کو ڈراتے ہیں۔

ٹریفک کے فرشتے (Traffic Angels)..... ٹریفک کے فرشتوں کی اصطلاح اُن ڈرائیوروں کے متعدد بیانات کا حوالہ رکھتی ہے جنہیں محافظ فرشتوں نے معجزانہ طور پر بچالیا۔ غیبی آواز پر کسی ڈرائیور کا ایک دم رک جانا یا لین تبدیل کرنا اس کی جان بچ جانے کا باعث بنا۔

جبرائیل (Gabriel)..... عبرانی روایت میں مذکر چار رئیس الملائکہ میں سے ایک۔ یہودی، عیسائی اور اسلامی مذہبی روایت میں اسے اعلیٰ ترین رتبے کے حامل دو فرشتوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ عہد نامہ عتیق میں میکائیل کے علاوہ صرف جبرائیل کا نام ملتا ہے۔ لفظ جبرائیل کا لفظی مطلب ہے ”خدا میری طاقت ہے۔“ یہ کالدی لفظ بابلی اسیری سے قبل یہودیوں کو



رئیس الملائکہ۔

معلوم نہیں تھا۔ پاریسوں کے 119 فرشتوں کی اصل فہرست میں جبرائیل کا نام موجود نہیں۔ لفظ کے سو میری ماخذ کا مطلب حاکم یا چلانے والا بنتا ہے۔ پروں کے 140 جوڑوں والا جبرائیل باغ عدن کا حاکم اور کریم کا منتظم اعلیٰ ہے۔ وہ ”بشارت“ اور ”حیات نو“ کا فرشتہ ہے، اور رحم، انتقام، موت اور مکافہ کا فرشتہ بھی۔

روایت کے مطابق جبرائیل ساتویں آسمان پر خدا کی بائیں طرف بیٹھتا ہے۔ وہ واحد ایسا ہے مثال رئیس الملائکہ ہے جو مؤنث بتایا گیا۔ جبرائیل کا بنیادی طور پر مؤنث کردار اس لوک ریت سے بھی تصدیق شدہ ہے کہ وہ سرکش روح کو بہشت میں سے باہر لاتا اور اس کی ماں کے رحم میں نو

ماہ گزارنے کے دوران اسے ہدایات دیتا رہتا ہے۔ اسلامی روایت میں جبرائیل (یا جبرئیل) حضرت محمدؐ پر خدا کی وحی لے کر آیا۔ مسلمان جبرئیل کو روح امین مانتے ہیں، لیکن اسے مؤنث ہرگز نہیں سمجھتے۔ (مزید دیکھیں ”جبریل یا جبرئیل“) یہودی روایت میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ جبرائیل ہی تھا جس نے سدوم اور عموراہ جیسے گناہگار شہروں کو تباہ کیا۔ تالمود کے مطابق جبرائیل نے ملکہ وحشتی کو بادشاہ اہاسورس اور اس کے مہمانوں کے سامنے برہنہ ہو کر آنے سے روکا تا کہ وہ آستر کی جگہ پر ملکہ منتخب ہو سکے۔ اسلامی روایت کے مطابق جب جبرائیل کے گھوڑے کے سموں کے نشانات سے خاک لے کر سنہری پتھر کے منہ میں پھینکی گئی تو وہ یکدم جی اٹھا۔ جو آن آف آرک کا کہنا تھا کہ جبرائیل نے اسے شاہ فرانس کی رہنمائی کرنے کو کہا ہے۔ عیسائی آرٹ میں جبرائیل کی متعدد شبیہیں ملتی ہیں۔

جبریل یا جبرئیل (Jibri)..... اسلام میں جبرائیل یا گبرئیل کے نام کی بدلی ہوئی صورت جبرئیل کو احتراماً جبرئیل علیہ السلام لکھا جاتا ہے۔ اس رئیس الملائکہ کے بڑے بڑے سفید پر ہیں اور ان کی آنکھوں کے درمیان میں ”لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ“ کے الفاظ کندہ ہیں۔ یہی فرشتہ آنحضرتؐ کے پاس وحی لے کر آیا اور آپؐ کو براق پر بٹھا کر بیت المقدس لے کر گیا۔ آپؐ وہاں سے ایک طلائی سیڑھی پہ چڑھ کر آسمانوں پر تشریف لے گئے اور راستے میں حضرت عیسیٰ، حضرت ادریس، حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور میکائیل سے ملاقات کی۔ اسلامی اسطورہ میں حضرت جبرئیل کے کم از کم چھ سو پر ہیں اور سورج ان کی پیشانی پہ چڑا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بہشت سے نکالے جانے کے بعد آدم کو جبریل نے ہی مدد دی تھی۔ انہوں نے آدم کو فنون سکھائے اور مکہ لایا، جہاں رسوم حج سے روشناس کروایا۔ فارسی روایت میں حضرت جبرئیل سروش کے نام سے جانے جاتے ہیں، یعنی ”پیغام لانے والا۔“ اسے بہرام یعنی ”تمام فرشتوں سے زیادہ طاقتور کا لقب بھی دیا گیا۔

جن (Jinn)..... اسلام کے مطابق جن (لفظی مطلب ”چھپا ہوا“) نظر نہ آنے والی ناری

رومیں ہیں جنہیں آدم سے دو ہزار سال پہلے تخلیق کیا گیا۔ اسلامی مفکرین جنات کے تین درجے بیان کرتے ہیں: فرشتے، جنات اور انسان۔ نور سے بنائے گئے فرشتے خدا سے قریب ترین ہیں۔ فرشتوں اور انسانیت کے درمیان وسیلہ کا کام دینے والے جنات ایک لطیف مادے یا اشری اقلیم میں رہتے ہیں۔ انسانوں کی طرح وہ بھی ذہانت اور آزا دارادہ رکھتے ہیں۔ لہذا ان کی نجات ممکن ہے۔ اسی لیے قرآن میں کئی جگہوں پر جن و انس دونوں کو مخاطب کیا گیا۔ اسلامی روایت کے مطابق جنات کے ایک ٹولے نے رسول اللہ کو قرآن کی تلاوت فرماتے سنا تو ایمان لے آئے۔ جس جگہ آپؐ نے جنات کے قائدین سے ملاقات کی اور ان سے بیعت لی، بعد ازاں وہاں ایک مسجد تعمیر کی گئی۔

اسلام کا شیطان ابلیس آدم کو جہدے سے انکار پر فرشتے سے جن بنا۔ ابلیس اور دیگر ہم خیال فرشتوں کو ان کے عہدوں سے برطرف کر دیا گیا۔ ابلیس اور جنات بہشت بدر ہوئے اور بعد میں بدرومیں بن گئے (ان میں ابلیس کے کچھ بیٹے بھی شامل تھے) خدا کی حضوری سے نکالے جانے پر سابقہ فرشتوں نے برائی کی راہ اپنائی۔ الف لیلہ ولیلہ میں انسانوں کے دوست جن کی ایک مثال ملتی ہے۔ اللہ دین اپنا جادوئی چراغ رگڑ کر اسے ظاہر کرتا ہے۔

حضور کا فرشتہ (Angel of Presence)..... حضوری کا فرشتہ متنوع اور غیر مخصوص کرداروں میں دکھائی دیتا ہے۔ مثلاً کتاب یوبل (Books of Jubilees) کے مطابق حضوری کے فرشتے نے موسیٰ کو مکاشفہ بتایا۔ اگرچہ تعداد میں تغیر ملتا ہے، لیکن روایت کے مطابق ان کی تعداد بارہ ہے۔ ولیم بلیک نے اپنی نظم ”ملٹن“ میں حضوری کے سات فرشتوں کا ذکر کیا۔

حفاظہ (Hafaza)..... حفاظہ اسلامی فرشتے ہیں جو انسانوں کو جنات اور دیگر بدروحوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ روایت کے مطابق ہر شخص کے ساتھ چار حفاظہ ہیں۔ دو دن کے وقت اور دو رات کو پہرہ دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ لوگ جھٹ پٹے کے وقت سب سے زیادہ غیر محفوظ رہتے ہیں، کیونکہ ان اوقات میں پہرے داروں کی شفٹ میں تبدیل کے ہونے کے باعث جنات ایک

دم حملہ کرتے ہیں۔ یہ چار فرشتے انسان کے نیک اور بد اعمال کا ریکارڈ بھی رکھتے ہیں۔ روز قیامت یہ اعمال نامہ بطور ثبوت استعمال ہوگا۔

حوریں (Houri)..... حوریں خوبصورت آسمانی دوشیزائیں ہیں جو جنت میں اہل ایمان کے لیے بطور انعام تخلیق کی گئی ہیں۔ مغفرت یافتہ لوگوں کی ان رفیقاؤں کا ذکر قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر آیا ہے۔ کچھ مفسرین کے خیال میں یہ دفور جذبات کی علامت ہیں۔ ہندومت میں اپسرائیں ان کی ہم مقام ہیں۔

خداوند کا فرشتہ (Angel of the Lord)..... یہودی۔ عیسائی صحائف میں خداوند کے فرشتے کا ذکر اکثر ملتا ہے۔ بائبل کے ابتدائی صفحات میں خدا کی موجودگی کا حوالہ دینے کے لیے عموماً یہی اصطلاح استعمال ہوئی۔ دیگر مواقع پر خداوند کا فرشتہ سے مراد کوئی مخصوص فرشتہ ہے، جیسے میکائیل یا جبرائیل۔ کچھ جگہوں پر وہ موت کا فرشتہ بھی ہے۔

دیو (Devas)..... ”دیو“ کی اصطلاح کے دو مختلف مطلب ہیں اور دونوں کا تعلق معاصر علم الملائکہ سے بنتا ہے۔ پہلے مفہوم میں دیو ہندومت اور بدھ مت کے نیم دیوتا ہیں۔ دوسرے مفہوم میں دیو وحدت الوجود (Theosophy) کی فرشتہ نما ہستیاں ہیں جنہوں نے معاصر نئے عہد کی مابعد الطبیعیاتی ثقافت کے نظریہ دنیا سے مطابقت اختیار کر لی۔

ہندو اور بدھ مت کے دیو: تقریباً 1500-1000 قبل مسیح میں ہند یورپیوں کے ایک گروہ نے شمالی کوہستانی دروں کے راستے ہندوستان پر حملہ کیا اور اصل تہذیب کے تمام ریکارڈز تباہ کرتے ہوئے شمالی ہندوستان میں بودو باش اختیار کی۔ ان حملہ آوروں یعنی آریاؤں کا نظریہ دنیا بعد ازاں ہندومت کی صورت اختیار کرنے والے نئے نظریہ سے بہت مختلف تھا۔ دیگر تہذیبوں کے علاوہ ویدک عبادت خانے کے مرکزی دیوتاؤں کی جگہ نئے دیوتا لائے گئے۔ تاہم، سابقہ روایات کو برقرار رکھنے کے لیے ہندومت کے رجحان کے باعث ویدک دیوتاؤں نے کتر درجے کے نیم

دیوتاؤں کی صورت میں خود کو قائم رکھا، جنہیں دیو کا نام دیا گیا۔ پرانوں جیسے ہندو صحائف میں دیوؤں کا تصور مغرب کے فرشتوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔ بایں ہمہ کچھ دیو کبھی کبھی اعلیٰ دیوتاؤں کے لیے قاصد کے فرائض انجام دینے کے باعث فرشتوں جیسے نظر آتے ہیں۔ دوسری طرف ابتدائی بدھ مت نے ویدک بت خانے کے قدیم معبودوں پر یقین قائم کھا لیکن نروان کے حصول میں ان کے کردار سے انکار کیا۔ چنانچہ (بعد کے ہندومت کی طرح) ویدک دیوتا اور دیویاں بودھی فکر اور اسطوریات میں ایک ایسا کردار ادا کرنے لگے جس کا موازنہ مغرب کے فرشتوں کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔

نئے دور کے دیو: بالخصوص کئی دیوؤں کو فطرت کی قوتوں کے ساتھ منسوب کیے جانے کے باعث انیسویں صدی میں ”دیو“ کی اصطلاح ایسی روحانی مخلوقات کے لیے استعمال کی گئی جنہیں ظاہری دنیا پر قادر اور اس کا خالق سمجھا جاتا تھا۔ وجدانیت پرستوں (Theosophists) نے یہ بھی اصرار کیا کہ مشرق کے دیو مغرب کے فرشتوں جیسے تھے، لیکن ان کے وظائف کہیں زیادہ تھے۔ بالخصوص دیونفطری قوتوں کی نگرانی کرتے ہیں اور طبعی میدان کے ساتھ ساتھ اندرونی میدانوں میں بھی اشکال بنانے کے ذمہ دار ہیں۔ اس تصویر کے مطابق روحانی ارتقاء کی دو الگ الگ راہیں موجود ہیں۔ ایک سلسلہ معدنیات، حیوان اور انسان سے ہوتا ہوا آگے جاتا ہے۔ دوسرا سلسلہ ارواح عناصر کا ہے جو پریوں سے ہوتا ہوا فرشتوں (دیوؤں) تک اور آگے جاتا ہے۔ دیوؤں والے سلسلے میں موجود ہستیاں اشکال تخلیق کرنے کی ذمہ دار ہیں جس کے باعث دیگر ہستیوں کو روحانی ترقی پانے میں مدد ملتی ہے۔

دیو ہر وقت ہمارے ارد گرد سرگرم رہتے ہیں۔ اس کی وضاحت ارتعاش کی مختلف شرحوں سے ہوتی ہے: دیو عموماً ہمیں دکھائی نہیں دیتے کیونکہ وہ ارتعاشات کی ایک ناقابل ادراک شرح پر وجود رکھتے ہیں۔ جیسے ایک کتے کی ہائی چھ آوازیں جو انسانی کانوں کے لیے قابل تمیز نہیں۔

دیوداسی (Devadasi)..... دیوداسی یا دیوی داسی کا لفظی مطلب دیو یا دیوی کی خادمہ ہے۔ بنیادی طور پر اس سے ناچنے والی لڑکیاں مراد ہیں جو ہندو مندروں کے ساتھ منسلک تھیں۔

فرشتوں کی تاریخ

بعد میں یہ اصطلاح فاحشہ یا کبھی کی مترادف بن گئی کیونکہ مندروں میں جسم فروشی ہوا کرتی تھی۔ آسمانی رقا صاؤں کو بھی دیودای کہتے ہیں اور یہ اپسرا کی ہم معنی ہے۔

ڈوبیل (Dubiel)..... فارس کا سرپرست یا محافظ فرشتہ۔ قدیم دور میں ہر قوم کا مقدر اس کے نمائندہ محافظ فرشتے کے افعال سے متعین ہوتا تھا۔ فرشتے خدا کا تقرب حاصل کرنے کی خاطر آپس میں جنگ و جدل کرتے اور یوں زیر بحث قوموں کے مقدر کا فیصلہ ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ اسرائیل کا محافظ فرشتہ جبرائیل اسرائیل کی تباہی کے الوہی ارادے کی مخالفت کرنے کے باعث تقرب کھو بیٹھا۔ اس کی کوششوں کے باعث ہی اسرائیل مکمل طور پر تباہی سے محفوظ رہا اور کچھ ایک یہودی اشراف قید کر کے بابل بجائے گئے۔ تب اندرونی حلقے میں ڈوبیل کو جبرائیل کی جگہ سنبھالنے کی اجازت ملی۔ اس نے صورتحال سے فوری فائدہ اٹھایا اور جلد ہی زمین پر بہت سا علاقہ فارس کے قبضہ میں کر دیا۔ پانچویں تا تیسری صدی قبل مسیح کے دوران فارسی سلطنت کا عظیم پھیلاؤ ڈوبیل کی کارروائیوں سے ہی منسوب کیا گیا۔ تاہم، وہ اپنے عہدے پر صرف اکیس روز تک قائم رہا۔ آخر کار جبرائیل نے خدا کو منایا، اپنی اصل حیثیت واپس لی اور پر عزم ڈوبیل کو باہر نکالا۔

ڈومینیمز (Dominions)..... یہ غالباً ہستیوں کی پہلی اقلیم ہیں جنہیں کائنات کے روزمرہ امور نمٹانے میں آزاد مرضی استعمال کرنے کا حق دیا گیا۔ ڈیوینی سیکس کہتا ہے کہ یہ اقلیم ”فرشتوں کو منضبط“ کرتی ہے۔ خدا انہی کے ذریعے رحمت بھیجتا ہے۔

ڈیملون (Daemon)..... ”روح“ کے لیے یونانی اصطلاح۔ انگریزی کا لفظ Demon اسی سے مشتق ہے۔ یہ ایک پیچیدہ اصطلاح تھی جو ایک سے زائد قسم کی روحانی ہستی کے لیے استعمال کی جاسکتی تھی۔ انجام کار یہ ان غیر مرئی روحوں (خیر انگیز اور شر انگیز) کے ساتھ منسلک ہو گئی جو خدا اور انسانیت کے درمیان آسمانی خلاؤں میں رہتی تھیں۔ یہ ہستیاں دنیا سے اوپر آسمان، زیریں اور بالائی خطوں کے درمیان پرواز کرتی اور انہیں ملانے کے لیے ایک طرح سے محافظ

فرشتوں کے فرائض انجام دیتی تھیں۔ ذاتی شناسا روحوں کی حیثیت میں ڈیمن کا یونانی تصور ایسے ہی نظریات سے ماخوذ تھا جو مشرقِ قریب میں مقبول عام تھے۔ یونانیوں سے بابلیوں اور مصریوں سے فارسیوں تک۔ کبھی کبھی کوئی ایک مرکزی روح سرکردہ اصول (سرچشمہ) بن گئی اور سے Anthropos کا نقش اولیں کہا جاتا تھا۔ ذات کی انسانی صورت، ایک داخلی رہنما۔ افلاطون نے سقراط کے ڈیمن کو اس کی نیک روح بتایا۔ شبیہ یا آواز کے طور پر آشکار ہونے والی اس روح نے فلسفی کو مخصوص کاموں سے روکا اور مخصوص کام کرنے پر ابھارا۔

قدیم افلاطونی مکالمات میں ڈیمن کا ذکر محبت کے ساتھ تعلق کے حوالے سے بھی آتا۔ سقراط کے مطابق ایروس حسین محبوبہ نہیں بلکہ عاشق کو راغب کرنے والی روح ہے جو اسے الوہی دیوانگی عطا کرتی ہے۔ ایروس فانی اور نہ ہی لافانی ہے، بلکہ یہ ایک روح ہے جو انسانوں اور دیوتاؤں کے مابین پیغامات کا تبادلہ کرتی ہے۔ اسے ”عظیم روح“ ڈیمن..... کہا گیا۔ پلوٹارک کی بیان کردہ کائنات میں ڈیمنز کا کردار کافی اہمیت کا حامل تھا۔ اس نے انہیں دیوتاؤں اور انسانیت کا درمیانی وسیلہ قرار دیا اور یہ انسانی زندگی کے امور میں بھی دخل دیتے تھے۔ اس کے خیال میں کچھ ڈیمن شراکیز تھے۔

قدیم یہودی فلسفی فیلو نے کہا کہ ہوا غیر مادی روحوں کا مسکن تھی۔ اس نے ان روحوں کو ڈیمن کا نام دیا۔ جب عبرانی صحائف کا عبرانی سے یونانی زبان میں ترجمہ ہوا تو مترجمین نے بدیہی طور پر عبرانی لفظ malakh (فرشتہ، قاصد) daemon کے ترجمہ میں استعمال کیا۔ ۳م یونانی اصطلاح کی پیچیدگی اور اخلاقی ابہام کی وجہ سے مترجمین نے قاصد کے لیے یونانی لفظ angelos کو ترجیح دی۔

ڈیمی ارج (Demiurge)..... یہ شراکیز روح آرکن کا سردار ہے جس نے غناسطی نظام فکر کے مطابق دنیا تخلیق کی۔ غناسطیت ہیلیدیائی میڈی ٹرینین دنیا میں ایک غالب مکتبہ فکر تھا جس نے پامان ازم، عیسائیت اور یہودیت پر اثرات مرتب کیے۔ غناسطی داستان تخلیق کے مطابق خیر انگیز روحانی ہستیوں (ایوز) میں سے ایک سوفیا (جو خالص روحانی مسکن پلیروما میں رہتی ہے)

فرشتوں کی تاریخ

نے نادانستہ طور پر ایک اور ہستی..... جسے اکثر Yaldaboth کہتے ہیں..... تخلیق کر دی جس نے ہماری مادی دنیا بنائی۔ Demiurge قرار دیے گئے اس شرانگیز دیوتا نے روحوں کو طبعی دنیا میں پھنسانے کی خاطر انسانی جسم بھی بنایا۔ تاہم، ہمارا اصل وطن پلیر و ما ہے۔ آرکٹز ہمیں اس کی طرف بڑھنے سے روکتے ہیں۔ غناسطی عیسائیت کا ایک معیاری مسلک یہ تھا کہ۔ یہواہ (عہد نامہ عتیق کا خداوند) اور شرانگیز Demiurge ایک ہی ہیں۔ حاسد، منتقم خدا اور رحیم یسوع مسیح کی تعلیمات کے درمیان تفاوت کی نشاندہی کرتے ہوئے غناسطیوں نے زور دیا کہ مسیح ایک استاد تھا جسے پلیر و ما سے بھجوا یا گیا تا کہ وہ ہمیں ہمارے اصل وطن تک پہنچنے کی راہ بتا سکے۔

رازِ عقل (Raziel)..... اے ”خدا کا راز“ اور اسرار کا فرشتہ“ بیان کیا جاتا ہے۔ قبالہ میں رازِ نیکل کا ذکر دس مقدس Sefiroth میں سے دوسرے، Cochma کی تجسیم کے طور پر ملتا ہے۔ وہ کتاب رازِ عقل کا مصنف بھی ہے (دیکھیں ”رائیل“)۔ روایت کے مطابق رازِ عقل نے یہ کتاب آدم کو دی جسے انجام کار حاسد فرشتوں نے چر کر سمندر میں پھینک دیا۔ تب خدا نے مگرے سمندر کے فرشتے راہاب کو وہ کتاب واپس لانے اور آدم کے حوالے کرنے کا حکم دیا۔ یہ کتاب پہلے حنوک اور پھر نوح کے پاس گئی۔ کہتے ہیں کہ نوح نے کشتی بنانے کا طریقہ اسی میں پڑھا۔ بعد ازاں بادشاہ الملیمان کو اس کے ذریعے جادو کا علم حاصل ہوا۔

راشنو (Rashnu)..... زرتشت مت کے قدیم مذہب کے مطابق راشنو وہ فرشتہ ہے جو بہشت کی جانب جانے والے بلی پر کھڑا ہے۔ وہ نئے مرنے والوں کی روحوں کے جنت میں داخل ہونے کے اہل یا نا اہل ہونے کا فیصلہ کرتا ہے۔ راشنو ہر شخص کی زمینی زندگی پر غور و فکر کرنے میں تین دن کا تاواطلائی ترازو میں روح کو تولتا ہے۔ وہ اہل لوگوں کو بلی پار کرنے میں مدد دیتا ہے۔ دیگر نا اہل لوگوں کو مدد نہیں ملتی اور وہ بلی کو تھوار کی دھار جیسا باریک پاتے ہیں۔ بلی کو پار کرنے کی کوشش میں وہ نیچے گر جاتے اور شیطانوں کے ہاتھوں اذیت سہتے ہیں۔

رائیل (Raphael)..... ایسے چند فرشتوں میں سے ایک جن کا ذکر بائبل داستان میں نام

کے ساتھ آیا ہے۔ اس نام کا لفظی مطلب ”خدا سے شفا یافتہ“ یا ”چمکتا ہوا شافی“ بنتا ہے۔ عبرانی میں Rapha کا مطلب علاج کرنے یا شفا دینے والا ہے۔ وہ شفا کے فرشتوں کا حکمران ہے۔ عموماً اسے ناگ کی شبیہ کے ساتھ منسوب کیا گیا۔ رائیل پہلی مرتبہ کتاب توبت میں ظاہر ہوا جہاں وہ بھیس بدل کر توبت کے بیٹے کے ساتھ سفر کرتا ہے۔ اس نے تو بیاس (جس نے بہت بڑی مچھلی پکڑی تھی) کو بتایا کہ مچھلی کے ہر حصے کو کیسے استعمال کرنا ہے۔ ”دل، جگر اور تلی مفید ادویات کے لیے ضروری ہیں۔“ سفر کے اختتام پر رائیل اصل صورت میں سامنے آیا..... ”سات مقدس فرشتوں میں سے ایک“ کے طور پر جو خدا کے تخت کی حفاظت کرتے ہیں۔ ایک کہانی کے مطابق رائیل نے ہی سیلاب عظیم کے بعد نوح کو طوب کی ایک کتاب دی، جو شاید مشہور Sefer Raziel (راز یعل فرشتے کی کتاب) تھی۔ وہ شفایابی کے فرشتوں کا حکمران ہونے کے علاوہ سورج کا نائب السلطنت، Virtues طبعے کا سردار، جنوب کا حاکم، مغرب کا محافظ، دوسرے آسمان کا بادشاہ، شام کی ہواؤں کا مگران، باغ عدن میں شجر حیات کا محافظ، استغفار کے چھ فرشتوں میں سے ایک اور دعا، محبت، مسرت اور روشنی کا فرشتہ بھی ہے۔ اسے سائنس اور علم کا فرشتہ اور اخق کو بچانے والا بھی بتایا گیا۔ رائیل کی تصویر کشی عموماً تو بیاس کے ہمراہ کی گئی جو کتاب توبت کا مرکزی کردار ہے۔ یوٹی چیلی، لورین، گیر لائو، ٹیشمین اور ریمرانٹ نے اس کی تصاویر بنائیں۔

رامیئل (Ramiel)..... برق و باران کا سردار فرشتہ۔ اسے حشر کے دن حساب کتاب کے لیے آنے والی روحوں کا ذمہ دار بنایا گیا ہے۔ البتہ حنوک (Enoch) کی تحریروں میں وہ ایک مقدس اور متزل یافتہ فرشتہ ہے۔ ملٹن نے ”پیراڈائز لاسٹ“ میں اس کا ذکر کیا۔

راہاب (Rahab)..... تالمود میں راہب کا ذکر سمندر کے فرشتے کے طور پر آیا ہے۔ عبرانی میں اسے sar shel yam یعنی قدیم سمندر کا بادشاہ بھی کہتے ہیں۔ اسے یہ القابات تخلیق کے دوران کارناموں کی وجہ سے دیے گئے۔ یہودی روایات میں یہ کارنامے بیان کیے گئے ہیں۔ کہانی کے مطابق خدا کرۂ ارض کی جگہ بنانے کی خاطر کائنات کے بالائی اور زیریں پانیوں کو الگ الگ کر



”باغی فرشتوں کی تنزلی،“ ملنن کی پیراڈائز کی بنیاد پر تصویر کشی از گستاؤڈورے۔

رہا تھا۔ اسے مدد کی ضرورت محسوس ہوئی اور راہاب کو دنیا کا سارا پانی پینے کو کہا۔ راہاب نے کم عقلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انکار کر دیا اور خدا نے اسے مار ڈالا۔ بد قسمتی سے اس کی لاش سے شدید لعن اٹھنے لگا اور کرۂ ارض پر کوئی بھی اسے برداشت نہ کر پایا۔ چنانچہ خدا نے راہاب کی لاش سمندر کی گہرائی میں رکھ دی۔ تاہم، بعد کی ایک حکایت کے مطابق راہاب کسی طرح دوبارہ متحرک ہو گیا اور پھر گڑ بڑ کا باعث بنا۔ اس نے موسیٰ کی راہ روکنے کی کوشش کی اور دوبارہ خدا سے سزا پائی۔

رگونیل (Raguel)..... لفظی مطلب ”خدا کا دوست“۔ کتاب حنوک (Enoch) کے مطابق رگونیل ایک رئیس الملائکہ ہے جس کا کام دیگر فرشتوں کے طرز عمل پر نظر رکھنا ہے۔ اسے زمین کا فرشتہ اور دوسرے آسمان پر ایک محافظ بھی بتایا جاتا ہے۔ خیال ہے کہ وہ حنوک کو آسمان پر لے کر گیا۔ غنسطیت میں رگونیل کو ایک اور اعلیٰ مرتبت فرشتے تھمیلیس کا ہم مقام بتایا گیا۔ اس اعلیٰ رتبے کے باوجود کسی غیر متوقع وجہ سے 745ء میں رومن کلیسیا نے رگونیل کو ملعون کیا۔ تاہم، عمومی سطح پر بات کی جائے تو رگونیل کا درجہ کافی بلند ہے۔ یوحنا عارف کے مکالمہ میں بھی اس کا ذکر آیا۔

روح القدس (Holy Ghost)..... پروٹسٹنٹ اور کیتھولک دونوں قسم کے عیسائیوں کے ہاں تثلیث کا تصور ملتا ہے۔ یعنی خدا کے تین پہلو: باپ، بیٹا اور روح القدس۔ روح القدس خدا کا تخلیق کردہ فرشتہ نہیں، لیکن اس کا براہ راست اظہار ہے۔ اگرچہ نظری اعتبار سے یہ بات واضح ہے، لیکن عملی طور پر روح القدس خود کو فرشتوں والے انداز میں ہی ظاہر کرتا ہے۔

مثلاً انجیل میں یسوع اپنے شاگردوں کو بتاتا ہے کہ روز حساب کو پوچھ چمچہ کے متعلق پریشان نہ ہوں۔ اس نے زور دیا کہ ”جب تم کو ایجا کر حوالہ کر دیں تو پہلے سے فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کہیں، بلکہ جو کچھ اس گھڑی تمہیں بتایا جائے وہی کہنا کیونکہ کہنے والے تم نہیں بلکہ روح القدس ہے۔“ (مرقس 13:11) اس قسم کی روحانی امداد کو عموماً فرشتوں سے ہی منسوب کیا جاتا ہے۔

رئیس الملائکہ (Archangels)..... یا سردار فرشتے۔ اس اعلیٰ رتبے کی منزلی میں چار،

چھ سات یا نو فرشتے شامل ہے۔ کتاب مکافہ کے مطابق سات رئیس الملائکہ خدا کے حضور کھڑے رہتے ہیں۔ میکائیل، جبرائیل (جبرائیل) اور رافیل کو عموماً سات سردار فرشتوں میں شامل سمجھا جاتا ہے، جبکہ دیگر چار کی شناخت متنازع ہے۔ ممکنہ امیدوار Uriel، Raguel، Zadkiel، Saraqael، Remiel، Anaël، Orifiel اور میٹاتران ہو سکتے ہیں۔ قرآن نے صرف چار کو شناخت کیا، اور صرف دو کے نام دیے، یعنی جبرائیل اور میکائیل۔ ڈیوینی سیکس کے مطابق رئیس الملائکہ ”الوہی فرامین لیجانے والے قاصد“ ہیں۔ وہ خدا کے پیغامات انسانوں تک لاتے ہیں اور ملائکہ کے خدائی لشکروں کے سپہ سالار ہیں۔ وہ متواتر تاریکی کے بیٹوں کے ساتھ جنگ کرتے رہتے ہیں۔ میکائیل اس لڑائی کے مرکزی معرکے میں موجود ہوتا ہے۔ آرٹ میں رئیس الملائکہ کو عموماً بڑے پروں اور کئی آنکھوں کے ساتھ دکھایا گیا۔ سب سے زیادہ تصویر کشی رافیل، جبرائیل اور میکائیل کی ہوئی۔

زازاجیل (Zazagel)..... ”جلتی ہوئی جھاڑی کا فرشتہ“ جس نے حضرت موسیٰ کی زندگی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ”موسیٰ بھیڑ بکریوں کو ہنکا تا ہوا بیابان کی پرلی طرف سے حورب پہاڑی کے نزدیک لے آیا۔ اور خداوند کا فرشتہ ایک جھاڑی میں سے آگ کے شعلہ میں اس پر ظاہر ہوا۔“ (خروج، 2-3:1) زازاجیل موسیٰ کا معلم اور ان تین فرشتوں میں سے ایک تھا جو اس کی روح کے ہمراہ آسمان پر گئے۔ زازاجیل فرشتوں کا ایک استاد بھی ہے جسے ستر زبانیں آتی ہیں۔ وہ چوتھے آسمان کا مرکزی محافظ ہے، البتہ کہتے ہیں کہ اس کا سکن خدا کے پاس ساتویں آسمان پر ہے۔

زودکی ایل (Zadkiel)..... لفظی مطلب ”خدا کی راستی“ اس فرشتے کی متعدد مختلف شناختیں ہیں۔ کتاب ظہر (Zohar) کے مطابق وہ سیارہ مشتری کا حاکم اور ان دوسروں میں سے ایک ہے جنہوں نے لڑائی میں ہمیشہ رئیس الملائکہ میکائیل کو مدد دی۔ کہتے ہیں کہ اسحاق کی قربانی کے وقت اسی نے ابراہام کا ہاتھ روکا۔

زوفیل (Zophiel)..... ”خدا کا جاسوس“ ایک روح جس سے سلیمانی رسوم میں ماسٹر آف

دی آرٹ کی دعا میں مدد مانگی جاتی ہے۔ وہ میکائل کے سرداروں میں سے ایک بھی ہے۔ ملٹن نے ”پیراڈائز لاسٹ“ میں اس کا ذکر کیا۔

سات کلیسیاؤں کے فرشتے (Angels of the Seven Churches)..... کتاب
مکاشفہ (عہد نامہ جدید) خطوط پر مشتمل ہے جو روایت کے مطابق ایک فرشتے نے Patmos کے جان کو لکھوائے تھے۔ سات فرشتوں کے ماتحت سات کلیسیا ایشیا کے صوبے تھے (یعنی میڈی ٹرینین کے مشرق کا علاقہ جس میں سات عیسائی برادریوں کا مرکز تھا)۔ سینٹ جیروم اور متعدد دیگر یونانی فادرز..... یعنی مشرقی میڈی ٹرینین دنیا میں کلیسیا کے ابتدائی قائدین (اور دیگر مفسرین کو یقین تھا کہ خطوط انہی سات فرشتوں کے نام تھے۔ جان نے ان ہستیوں کو سات ستاروں کے طور پر بیان کیا جو ستاروں اور فرشتوں کے درمیان سامی تعلق باہم کی پیروی ہیں۔ یہ امر بھی دلچسپ ہے کہ کتاب مکاشفہ میں اور سارے عہد نامہ جدید میں angel کی اصطلاح سے کوئی مافوق الارض ہستی مراد ہے۔ تاہم، اس کہانی میں angel کی اصطلاح کے مفہوم کے بارے میں ابہام پیدا ہوتا ہے۔ بہت سے لاطینی فادرز اور متعدد جدید مفسرین کے خیال میں جان کی مراد بشارت یارا ہنما سے تھی، نہ کہ فرشتے سے، کیونکہ صرف انسانوں کو ہی کسی تنظیم کی خوبیوں اور کوتاہیوں کا ذمہ دار قرار دیا جاسکتا ہے۔ البتہ مکاشفاتی (Apocalyptic) ادب میں فرشتوں کو کلیسیاؤں کے ساتھ شناخت کیا جانا نظر نہیں آیا۔

ساری ایل یا سرائیل (Sariel)..... دیگر تلفظ Sariael، Zerachiel اور Saraqel۔
کتاب حنوک کے مطابق اصل سات رئیس الملائکہ میں سے ایک۔ اس کے نام کا لفظی مطلب ”خدا کا حکم“ بنتا ہے۔ وہ خدا کے احکامات کی نافرمانی کرنے والے فرشتوں کے انجام کا ذمہ دار ہے۔ وہ مینائزان کی طرح حضوری کا بادشاہ اور رافیل کی طرح شفا یابی کا فرشتہ بھی ہے۔

سامائیل (Samael)..... ”زہر کا فرشتہ۔“ اسے نیک اور بد دونوں خیال کیا جاتا ہے۔ یہ

پانچویں آسمان کا حکمران ہے۔ ”یوحنا عارف کا مکافہ“ میں اس کا ذکر ”ایک بڑا لالہ از دہا“ کے طور پر آیا ”جس کے سات سر اور دس سینک تھے ادا اس کے سروں پر سات تاج۔ اور اس کی دم سے آسمان کے تہائی ستارے کھینچ کر زمین پر ڈال دیے تھے۔“ وہ موت کا فرشتہ بھی ہے جسے خدا نے موسیٰ کی روح قبض کرنے بھیجا۔ ربانی ادب میں سامائیل کو شیطانوں کا سردار اور موت کا فرشتہ قرار دیا گیا۔

سروش (Saraosh): زرتشت مت میں یہودی-عیسائی روایت کے رئیس الملائکہ کے ہم رتبہ ایسا سپیخا میں سے ایک۔ سروش نے دنیا کو حرکت دی اور موت کے بعد یہی فرشتہ روح کو لے کر جاتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق سروش ہر رات کو کرہ ارض پر تشدد اور غضب کے شیطان کا تعاقب کرتے ہوئے زمین پر آتا ہے۔ مانی مت میں (جوزرتشت مت، غناسطیت، عیسائیت اور بت پرستی کا ملغوبہ ہے) سروش ”اطاعت کا فرشتہ“ ہے جو مرنے والوں کی روحوں کا موازنہ کرتا ہے۔

سزا کا فرشتہ (Angel of Punishment): صحائف پر مخصوص یہودی تفاسیر کے مطابق سزا کے فرشتے مندرجہ ذیل ہیں: Makatiel، Shofiel، Lahatiel، Kushiell، Rogziel، Puriel یا Pusiel، Hutriel اور Amaliel۔ ایریئل جہنم میں سزاؤں کا نگران ہے۔ دیگر ذرائع کے مطابق موسیٰ کی ملاقات سزا دینے والے پانچ فرشتوں سے ہوئی: Kezef، Af، Mashit اور Hasmed، Hanah۔ یہ بالترتیب غصے، دہشت، تباہی اور بربادی کے فرشتے ہیں۔

سوفیا (Sophia): اگر تصویر کو سامنے رکھ کر بات کی جائے تو فرشتے اکثر نسوانی نظر آتے ہیں۔ مگر روایتی طور پر انہیں بے جس یا مذکر قرار دیا گیا۔ یونانی زبان میں سوفیا کا مطلب دانش ہے۔ یہ اس اشتقاق کی ایک واضح مثال ہے۔ یونانی اور عبرانی دونوں زبانوں میں لفظ کا مفہوم مومنہ ہے، اور قدیم یونانی و عبرانی انداز فکر میں کبھی کبھی دانش کو شخصی روپ میں تصور کیا گیا۔ عیسوی عہد کی

ابتدائی صدیوں کے دوران غناسطی تحریک میں سوفیا کو داستان تخلیق میں مرکزی کردار حاصل ہو گیا۔ غناسطیوں کے مطابق ابتدا میں صرف ایک نہایت لطیف روحانی اقلیم پلیروما تھی جس پر ایونز نامی اعلیٰ روحانی ہستیوں کا اختیار تھا۔ زیادہ تر مصنفین نے سوفیا کو سب سے نچلے درجے کا ایون بتایا۔ غرور یا حادثے کے تحت سوفیا نے ایک شرانگیز ہستی کو جنم دیا جس میں سے طبعی دنیا پیدا ہوئی..... ایک جبل جس میں الوہی چنگاریاں انسانوں میں جلوہ گر ہوئیں۔ انسانیت کا مقصد اپنی الوہی میراث کو بیدار کرنا اور پلیروما میں اپنے اصل مسکن کی جانب لوٹنا ہے۔

سیرافیم (Seraphim)..... محبت، نور اور آگ کے فرشتے۔ Choirs کے سلسلہ مراتب میں ان کا درجہ سب سے بلند ہے اور یہ خدا کے تخت کی حفاظت کرتے ہیں۔ سیرافیم مسلسل حمد سرائی کے ذریعے خدا سے اپنی محبت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ عبرانی روایت میں سیرافیم ہر وقت ”کدوش، کدوش، کدوش“ (پاک، پاک، پاک ہے رب الافواج، ساری زمین پر اس کی شان قائم ہے) کا ورد کرتے ہیں۔ سیرافیم خدا سے قریب ترین ہستیاں ہیں، لہذا انہیں محبت کی آگ میں ”سوزاں“ بھی کہا گیا۔ سیرافیم، کروہیم اور تھرونز (Thrones) کی تین منڈلیاں انسانی تنازعات میں کبھی حصہ نہیں لیتیں بلکہ ہر وقت خدا کے پرامن مراقبہ میں ہمارے ساتھ ہوتی ہیں۔ انہی کی بدولت ہم اپنے دلوں میں متواتر محبت کا تجربہ کرتے ہیں۔ ان کی وجہ سے انسان الوہی محبت کی آگ میں جلتے ہیں۔ عہد نامہ عتیق میں سیرافیم کا ذکر کرنے والا واحد مصنف۔ معیاہ ایک روایا کے متعلق بتاتا ہے۔ اس نے خدا کے تخت کے اوپر چلتے ہوئے فرشتے دیکھنے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ کنفی (21:6) میں بھی ”آتشیں سانچوں“ سے سیرافیم مراد لیے جاسکتے ہیں۔ کتاب حنوک کے مطابق سیرافیم کے چھ پر اور چار چہرے تھے۔

سیفیرات (Sephiroth)..... سیفیرات ایک الوہی مکاشفے کا نمائندہ ہے جس کے ذریعے خدا نے کائنات تخلیق کرنے کے دوران اپنی ہستی کو آشکار کیا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ خدا نے اپنی ہستی میں سے دس بنیادی عقول کو صادر کیا، اور ہر عقل اس کے ایک وصف کی نمائندہ تھی۔ یہودی تصوف

فرشتوں کی تاریخ

قبالہ کے مطابق ان دس تخلیقی قوتوں نے کائنات پر حکومت کی اور اسے مشکل کیا۔ ان کا موازنہ افلاطونی طاقتوں یا عقول کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔ قبالہ میں دس مقدس سیفیرات ہیں جو خدا کے دائیں پہلو سے صادر ہوئے، جبکہ دس غیر مقدس سیفیرات کا ظہور بائیں پہلو سے ہوا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ خدا سیفیرات کو اپنی کثر تخلیق کے ساتھ رابطے کے لیے بطور وسیلہ استعمال کرتا ہے۔ سیفیرات کے نام عموماً یہ بتائے جاتے ہیں:

خدا کی منشا اور سوچ	کیتر (Kether)
کائنات کے لیے خدا کا منصوبہ	حکمہ (Hokmah)
خدا کی ذہانت	بنہ (Binah)
الوہی محبت	سہد (Hesed)
الوہی انصاف	گیوارہ (Gevurah)
الوہی رحم	رحمین (Rahamin)
پائیداری یا ابدیت	نیتسا (Netsah)
الوہی جلال	ہود (Hood)
ہر فعل میں خدا کی مرضی کی بنیاد	یسود (Yesod)
خدا کی حضوری	شیکینہ (Shekinah)

اس کے علاوہ شخصیتی صورت کے حامل فرشتوں میں مندرجہ عظیم سیفیرات ہیں: مینائران، رازنیل، زدکی ایل، کمائیل، سیرافیم، میکائیل، ہائیل، رافیل، جبرائیل۔ سولہویں صدی کے مفسر Isaac ha-Cohen کے مطابق دس صدور میں سے صرف سات کو باقی رہنے کی اجازت ملی۔ اس سات میں سے صرف پانچ کو "معتبریت" ملی۔

سیمانزا (Semyaza)..... تنزل یافتہ برے فرشتوں کا سربراہ جو دیگر 200 فرشتوں کو ساتھ لے کر انسانوں کی عورتوں سے مجامعت کرنے آیا۔ کتاب خنوک کے مطابق ان فرشتوں نے انسانوں کو کاسٹیکس جیسے ہنر سکھا کر گنہگاری کی جانب مائل کیا اور ہتھیار بنانے کی حوصلہ افزائی

کرنے کے ذریعے جنگ و جدل کو فروغ دیا۔

شیطان (Satan) شیطان کا نام اصطلاح Satan سے مشتق بتایا جاتا ہے جو ”اختلاف“ کا مفہوم رکھتی ہے۔ روایتی بیان کے مطابق وہ بالاصل ایک فرشتہ تھا لیکن خدا کی حکم عدولی کا مرکز بننے کے باعث اپنے پیروکاروں سمیت بہشت سے نکالا گیا۔ بہت سی مذہبی روایات اور اسطوریات میں اس کا ذکر موجود ہے۔ اسی ملعون فرشتے نے جان ملن کو ”پیراڈائز لاسٹ“ لکھنے کی تحریک دلائی۔

شیطان شر کی تجسیم کی نسبت ایک مجرد ہستی زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ عبرانی صحائف (عہد نامہ حقیق) میں وہ ایک دشمن، ایک الوبی نمائندہ ہے جو انسانی یا ملکوتی خصوصیات اختیار کر سکتا ہے۔ وہ انسانوں (مثلاً ایوب) کے ایمان کو آزما رہا ہے، البتہ خدا کو شیطان کی شرانگیزی کی حدود متعین کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ عہد نامہ جدید میں یہ شیطان مجسم Devil بن گیا اور اثر دہے یا عفریت کے طور پر پیش ہوا۔ شیطان کی طاقت کو تسلیم کر لینے کے باوجود وہ بدستور تخلیق کا محض ایک حصہ ہی رہا: وہ خدا پر غالب نہیں آ سکتا اور خدا کے زیر اختیار ہے۔ درحقیقت اگر اس کی طاقت خدا کی حاکمیت کو براہ راست چیلنج کرے تو وحدانیت کی تہہ میں موجود اصول باطل ہو جاتا ہے۔



انیسویں صدی کے رومانوی شیطان کا نقش اولیس،
از تھامس لینڈ سیر (1831ء)۔

یہودیت اور عیسائیت میں خیر اور شر کی ثنائی مخالفت کے لیے کوئی گنجائش موجود نہیں (قدیم دور میں ثنائیت یا Dualism نے فارس کے زرتشت مت، مانویت اور غناسطیت میں ترقی پائی)۔

عیسائیت میں شیطان کو تحریص دلانے، سزا دینے، طزم ٹھہرانے والا اور تنزل یافتہ فرشتوں کا سردار بتایا گیا۔ خدا کی بادشاہت قائم ہونے پر انجام کار اسے شکست ہوگی۔ شیطان کے متعلق متعدد تصورات عیسائیت اور اسلام میں ایک جیسے ہیں۔ قرآن میں وہ دھوکہ دینے اور تحریص دلانے والا شیطان ہے۔ اسے کمتر انسانی سرچشموں، جسم یا نفس کے ساتھ بھی منسوب کیا گیا۔ وہ بھیس بدل کر انسانوں کو تباہ کرتا اور انہیں برائی کی جانب لاتا ہے۔ بائبل ادب میں شیطان اور سانپ باہم متبادل ہیں۔ تاہم، تیسری صدی عیسوی میں عیسائی فلسفی اور یگن نے شیطان اور سانپ کے درمیان نسبت بھرپور انداز میں قائم کی۔ آنے والی صدیوں میں سانپ شیطان کا آلہ کار یا مجسم روپ تصور کیا جانے لگا۔ لیکن وہ صرف موت اور شر کی ہی علامت نہیں۔ یہودی-عیسائی اور اسلامی روایات کی لوک کہانیوں میں سینکڑوں والا شیطان زرخیزی اور جنسیت کے مسائل سے منسلک ہے، اور ساحری کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے۔ یورپ بھر میں چڑیلوں کی شفا دینے کی صلاحیتوں کا ذمہ دار شیطان کو قرار دیا گیا۔

دنیا میں شیطان کے کردار نے ادب، شاعری، آرٹ اور موسیقی میں ہمیشہ تخیلات کو تحریک دلائی ہے۔ شیطان کی زیر زمین بادشاہت کے تخیلاتی دوروں کے متعدد بیانات ملتے ہیں۔ ان کہانیوں میں شیطان کے کردار کا تصور انسانی حالتوں کے فلسفیانہ نظریات کے عکس کی صورت میں ارتقا پذیر ہوا۔ اگرچہ اسے کرۂ ارض پر شر کا ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے، لیکن وہ اعلیٰ ترین آرٹسٹک تخلیقات کو تحریک دلانے کا ذمہ دار بھی ہے۔

شیم ہازائی اور عزازیل (Shemhazai and Azazel)..... یہودیت، عیسائیت اور اسلام سب میں انسانوں کے لیے فرشتوں کی شہوت سے متعلق کہانیاں ملتی ہیں۔ اگرچہ روحانی ہستیوں یا شیطانوں کی انسانوں کے ساتھ مجامعت کا بنیادی تصور بہت قدیم ہے، لیکن یہودی-عیسائی تخیلات کتاب پیدائش کی دو آیات (6:2 اور 6:4) کی پیداوار ہیں جہاں ”خدا کے بیٹوں“

کے ”انسانوں کی بیٹیوں“ سے جنسی عمل کا ذکر ہے۔ ان انوکھی آیات میں ”خدا کے بیٹوں“ سے فرشتے مراد لیے گئے۔ روایتی تفسیر کے مطابق یہ خدا کے بیٹے تنزل یافتہ فرشتے تھے۔ شیم ہازائی اور عزازیل کی یہودی کہانیاں بھی اسی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسلام میں یہ کہانی ہاروت اور ماروت کی کہانی کے طور پر اختیار کی گئی۔ اس کے مطابق گناہ سے بچنے میں انسانوں کی نااہلی کے باعث خدا نے دنیا کو ایک سیلاب کے ذریعے تباہ کرنے کا سوچا۔ شیم ہازائی اور عزازیل نامی فرشتوں نے خدا کو یاد دلایا کہ فرشتوں نے پہلے ہی اسے انسانوں کے متعلق خبردار کر دیا تھا۔ جواب میں خدا نے دعویٰ کیا کہ اگر فرشتے انسان جیسے حالات کا سامنا کریں تو وہ بھی انہی کی طرح عمل کریں گے۔ اس چیلنج پر شیم ہازائی اور عزازیل فرشتوں کو برتر ثابت کرنے کی خاطر زمین پر آئے۔

تاہم، وہ فوراً ہی ایک حسین عورت کی خواہش میں مبتلا ہوئے اور خوفناک دیوؤں کے باپ بنے (جو بعد ازاں طوفان میں تباہ ہو گئے)۔ شیم ہازائی اپنے گناہ پر پچھتا یا اور آسمان سے التالک گیا۔ وہ آج بھی مجمع الکواکب جوزا کی صورت میں دیکھا جاسکتا ہے۔ تاہم، عزازیل نے پچھتانے سے انکار کر دیا اور آج بھی زمین پر گھومتا پھرتا اور عورتوں کو زیور پہننے اور بناؤ سنگھار کرنے کی ترغیب دلاتا ہے تاکہ وہ انسانوں کو گناہ کی جانب کھینچ سکیں۔

عزازیل (Azazel)..... جنوک کی کتاب کے مطابق ان 200 رائدہ درگاہ فرشتوں کے سرداروں میں سے ایک جو زمین پر انسان عورتوں کے ساتھ جماعت کرنے آئے (پیدائش، 6:2-4)۔ کہا جاتا ہے کہ عزازیل نے انسانوں کو ہتھیار بنانا سکھائے اور عورتوں کو بناؤ سنگھار کے طریقے بتائے۔ کتاب احبار (Leviticus) میں اس کا نام ملتا ہے۔ وہاں وہ ایک قسم کی صحرائی مخلوق کی صورت میں ظاہر ہوا جسے اہل اسرائیل اپنے گناہوں کی بھینٹ کے طور بکروں کی قربانی پیش کیا کرتے تھے۔ ابتدائی اسرائیلیوں کے ہاں کوئی شرانگیز شیطانی ہستیاں موجود نہ تھیں۔ بعد میں عبرانیوں کا تعارف زرتشتی مذہب سے ہونے پر ہی یہوواہ کے مقابلے میں ایک شرانگیز مقابل خدا پیدا ہوا۔ یہودی ربیوں نے عزازیل کو بھی شیطان بتایا۔

عزرائیل (Izrael)۔۔۔ مسلمانوں کا فرشتہ موت اور چار رئیس الملائکہ میں سے ایک۔

اس کے حوالے سے کافی رنگ برنگ لوک کہانیاں ملتی ہیں۔ مثلاً اسے مہیب قد و قامت والا بیان کیا گیا: ایک پاؤں چوتھے یا ساتویں آسمان پر جبکہ دوسرا پل صراط (بہشت اور دوزخ کے درمیان پل) پر نکلا ہے۔ اور اگر ساری دنیا کا پانی اس کے سر پر ڈالا جائے تو ایک قطرہ بھی نیچے زمین تک نہیں پہنچے گا۔ اس نے اپنی ابتدا ایک عام فرشتے کی حیثیت میں ہی کی۔ تاہم، وہ آدم کو بنانے کے لیے مٹی بھرمی لانے میں کامیاب ہوا اور موت کا فرشتہ قرار پایا۔ کچھ کے خیال میں عزرائیل کے ماتحت دیگر فرشتے بھی ہیں؛ اور یہ کہ عزرائیل خود صرف پیغمبروں کی روحوں قبض کرنے زمین پر آتا ہے۔ عزرائیل انسانوں کا ایک طومار اپنے پاس رکھتا ہے جس پر ملعون لوگوں کے ناموں کے گرد کالا دائرہ کھنچا ہے اور نیک و مغفور لوگوں کے نام روشن ہیں۔ جب کسی شخص کی موت کا دن قریب آتا



فیتس، دانٹے کی ڈیوائن کامیڈی کے لیے تصویر کشی، از گستاؤرے (1861-68ء)۔

ہے تو خدا کے تخت کے نیچے درخت سے اس کے نام کا پٹا ٹوٹ کر گر پڑتا ہے۔ چالیس دن گزرنے کے بعد عزرائیل کے لیے اس شخص کی روح جسم سے نکال لینا ضروری ہوتا ہے۔

فراوشی (Faravashi)..... زرتشت مت خدا کے قاصدوں کے طور پر فرشتوں کے تصور کا منبع ہے۔ زرتشت مت کا آغاز فارس (جدید ایران سے ہوا) لیکن موجودہ دور کے زیادہ تر زرتشتی ہندوستان میں رہتے اور پارسی کہلاتے ہیں۔ اسی روایت میں مرکزی ملکوٹی ہستیاں ایسا سپینا ("مقدس لافانی") ہیں جنہیں رئیس الملائکہ اور Yazatas یا فرشتے کہا جاتا ہے۔ ملکوٹی ہستیوں کا ایک اور گروہ فراوشی ہیں۔ غالباً وہ بالاصل اجدادی رو میں تھیں، لیکن آہستہ آہستہ انسانوں اور افلاکی ہستیوں کی محافظ رو میں بن گئیں۔ فراوشی انسان کا وہ لافانی جزو بھی ہیں جو زمینی زندگی کے دوران آسمان پر ہی رہتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب کوئی زرتشتی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کا فراوشی بھی زمین پر آتا اور ساری زندگی بطور محافظ فرشتہ عمل کرتا ہے۔ انجام کار وہ موت کی آزمائش سے گزرنے میں مدد دیتا ہے۔

فیٹ (Fate) یونان فیٹس (Fates) کو فرشتوں کے نقیب خیال کیا جاتا ہے، کیونکہ مقدر کی دیویوں اور دیوتاؤں کے قاصد کی حیثیت میں انہیں عموماً پروں کے ساتھ پیش کیا گیا۔ ا۔ طورہ نگار سیاڈ کے مطابق ان کے نام ایٹروپوس (ناگزیر)، لاگدیسس (قرعہ انداز) اور کلوتھو (کاتنے والی) تھے۔ ان کے یونانی نام Moirai کا مطلب "حصے" یا "الات کیا گیا حصہ" بنتا ہے۔ اسطوریات کے مطابق fates انسانوں کی پیدائش کے وقت موجود ہوتی اور ان کا مقدر تفویض کرتی ہیں۔ یہ امر دلچسپ ہے کہ یہ وظیفہ انہیں وحدت الوجود کے تصور لپیکس (Lipikas) کے ساتھ منسلک کر دیتا ہے..... ملکوٹی ہستیاں جو پیدائش سے پہلے ہر انسان کا مقدر متعین کرتی ہیں۔

قدیم الایام (Ancient of Days)..... قبالہ میں "قدیم الایام" نام کی تہ کے علاوہ میکروسوپس (خدا بالذات) کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔ یہ "اعلیٰ ترین کا مقدس" کا مفہوم بھی

دیتا ہے۔ کتاب دانی ایل (7:9) میں یہ اصطلاح خدا کے لیے استعمال ہوئی۔

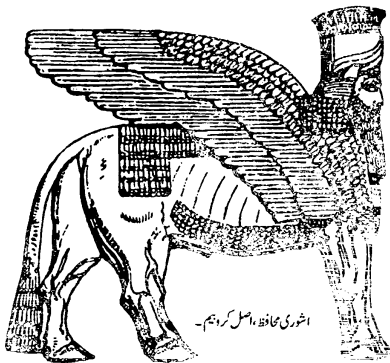


قدیم الایام از ولیم جیک (1794ء)۔

کا کاہیل (Kakabel)..... لفظی مطلب ”خدا کا ستارہ۔“ لوک ریت میں ایک طاقتور فرشتہ۔ یہ ستاروں کے جھرمٹوں کا نگران ہے۔ کچھ لوگ اسے ایک مقدس فرشتہ سمجھتے اور کچھ دیگر ایک تنزل یافتہ فرشتہ قرار دیتے ہیں۔ کا کاہیل 3,65,000 کتر روحوں کا حکمران ہے۔ وہ روحانی ہستیوں (Surrogates) کو علم الافلاک سکھاتا ہے۔

کا مایل (Camael)..... لفظی مطلب ”خدا کو دیکھنے والا۔“ روایتی طور پر اسے پاور نامی طبقہ ملائکہ کا سردار اور Sefiroth میں سے ایک قرار دیا جاتا ہے۔ ساحری کی لوک ریت میں وہ چٹان پر ایک چیتے کے روپ میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسے سیارہ مریخ کا حکمران اور سات سیاروں کے حاکم فرشتوں میں سے ایک بھی بتایا گیا۔ دوسری طرف قبالہ کی روایت میں دس رئیس الملائکہ میں شامل ہے۔ کچھ محققین کے مطابق کا مایل اصل میں ڈروئیز (Druid) اسطوریات میں جنگ کا دیوتا تھا۔ کلاراکینٹ نے اپنی کتاب ”Angels in Art“ میں اسے یعقوب سے کشتی کرنے والا فرشتہ بتایا، اور کسمپنی کے باغ میں تکلیف سہنے کے دوران بھی وہی یسوع مسیح پر ظاہر ہوا۔

کروہیم (Cherubim)..... ڈایونی سیس کے بیان کردہ طبقات الملائکہ کے مطابق کروہیم یا کروہیاں دوسرے درجے پر آتے ہیں۔ یہ لفظ اکادی زبان کا ہے اور اس کا مطلب ”عبادت گزار“ یا ”مددگار“ بنتا ہے۔ قدیم اشوری آرٹ میں کروہیم کو پردار شیروں، شاہینوں اور دیگر جانوروں کے روپ میں دکھایا گیا جن کے چہرے شیروں یا انسانوں جیسے ہیں۔ انہیں معبدوں اور محلات کے پھانکوں پر نگرانوں کے طور پر نصب کیا جاتا تھا۔ وہ بائبل میں مذکور اولین فرشتے ہیں۔ خدا نے انہیں باغ عدن کے دروازے پر تعینات کیا تاکہ آدم و حوا واپس اندر نہ جاسکیں (پیدائش، 3:24)۔ دیگر جگہوں پر بھی ان کا وہی رکھوالی یا نگرانی کا کردار واضح ہے جو قدیم اشور میں تھا۔ ڈایونی سیس کی روایت میں جبرائیل کو کروہیم کے طبقے کا ایک سردار بتایا گیا۔ تالمود کروہیم کو اوفانیم (ہیبے یا رتھ) یا Hayoth (مقدس جانور) کے سلسلے سے منسوب کرتی ہے۔ ارتقا کے ایک مسکور کن عمل نے ان مہیب درندوں کو (جو قدیم دور کی عمارات کی حفاظت کرتے تھے) جدید دور کے ننھے



مے گداز بہن کروب میں تبدیل کر دیا جو کرمس اور ویلنٹائن کے کارڈز پر نظر آتے ہیں۔ اردو زبان کے ایک مشہور شعر میں ان کا ذکر ہے: ”درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان۔ ورنہ طاعت کے واسطے نہ تھے کرویاں۔“

کوائز (Choirs)۔ قدیم مغربی دنیا میں (بالخصوص قرون وسطیٰ کے یورپ میں) یقین کیا جاتا تھا کہ فرشتوں کا ایک نظام مراتب ہے۔ شاید فرشتوں کو متواتر خدا کی حمد و ثنا میں مصروف تصور کرنے کی وجہ سے ان کے مراتب کو بھی کوائز یعنی بھجن منڈلیوں کا ایک سلسلہ مراتب خیال کیا گیا۔

چھٹی صدی کے اوائل میں ماہر الہیات ڈیوننی سیکس کے بتائے ہوئے نظام کے مطابق فرشتوں کے نو طبقات ہیں جنہیں تین ذیلی شاخوں میں بانٹا گیا۔ ان کا رتبہ خدا سے قربت پر مبنی ہے:

پہلا درجہ	دوسرا درجہ	تیسرا درجہ
سیرافیم	ڈومنین (Dominions)	پرنسپلٹیز (Principalities)
کروٹیم	ورچوز (Virtues)	رئیس الملائکہ
تھرونز (Thrones)	پاورز (Powers)	ملائکہ

کیو پڈ (Cupid)..... کیو پڈ محبت کا رومن دیوتا ہے، جسے عام طور پر یونانی ایروس اور محبت کی دیوی وینس (ایفروڈائیٹی) کے بیٹے کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے۔ عموماً اسے کمان بردار خوبصورت پردار لڑکے کی صورت میں دکھایا گیا۔ اس کے مارے ہوئے تیر لگنے سے دل میں محبت کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے۔ کیو پڈ محبت کی ہی طرح گمراہ کرنے والا ہے۔

ایروس بلاشبہ قدیم ترین یونانی فرشتوں میں سے ایک

ہے۔ اس کے اولین نقوش ہسیاڈ کی تحریروں میں ملتے ہیں جس کے مطابق وہ تین ابتدائی ہستیوں



کیو پڈ، محبت کا رومن دیوتا۔

میں سے ایک تھا جن سے دنیا تشکیل ہوئی گیا: کیاس اور ایروس۔ یعنی دھرتی ماں، ازلی مادہ اور محبت۔ ہومر کو کیو پڈ کا کوئی استعمال نظر نہ آیا کیونکہ وہ دیوتاؤں کے عظیم خاندان میں موزوں نہیں تھا۔ اس مسئلے نے یونانی اور رومن اسطوریاتی شاعری میں کم و بیش حد تک ایک مسئلہ پیدا کیا۔ کبھی کبھی ایفروڈائیٹی / وینس کو اس کی ماں بتایا گیا، اور کبھی اریس / ڈیانا کو۔ اریس / مارس اور ہرمیس / مرکری دونوں اس کے باپ قرار پائے۔ کلاسیک عہد میں کیو پڈ نے انسانی صورت اختیار کر لی، اور بعد کے تمام آرٹسٹوں نے اسے نوجوان لڑکے کے طور پر دکھایا۔ بہت ابتدائے ہی اسے پروں کے ساتھ دکھایا جانے لگا۔ اس سے نشانہ ہی ہوتی ہے کہ وہ شیطان (Demons) کہلانے والی ہستیوں کے

گروپ سے تعلق رکھتا تھا جو آسمان اور دنیا کے درمیان اڑتے پھرتے۔ یوں وہ بالائی اور زیریں دنیا کے درمیان رابطے کا کام دیتا، جو فرشتوں کا وصف ہے۔

بہت ابتدائی زمانے سے یونانی ایروس نے دیوتاؤں اور انسانوں پر غلبہ پالیا۔ ہتھیاروں کی بجائے ایک پھول اور بربط کی مدد سے زمانوں کے دوران زرخیزی کی علامات (مثلاً خرگوش، بٹخ اور مرغابی) کا اس کی شبیہ میں اضافہ ہوتا رہا۔ اس کے ہاتھ میں تیرکان سب سے پہلے عظیم ڈرامہ نویس یوری پیڈیز نے پکڑایا۔ یہ اس کی ماں ڈیانا کا ہتھیار تھا۔ لیکن وہ ہمیشہ تیروں کے ذریعہ جنگ کے بجائے محبت کی آگ بھڑکاتا ہوا نظر آتا ہے۔

سکندر یائی شعر آور آرٹسٹوں کے زیر اثر کیونکہ واضح انسانی خصوصیات کا حامل ہے۔ وہ دیوتا کم اور شرارتی لڑکا زیادہ ہے۔ تاہم، سابقہ زمانے میں وہ ایک طاقتور دیوتا تھا۔ یقین کیا جاتا تھا کہ اس کا اثر آسمانوں کے علاوہ سمندر اور زیریں دنیا میں بھی ہے۔ اسے بہت زیادہ احترام دیا اور بھینٹوں کا مستحق بنایا گیا۔ قدیم وقتوں میں ایروس قسم کے فرشتے عمر بھر انسانوں اور دیوتاؤں کے سنگ رہتے، حتیٰ کہ پاتال میں بھی ساتھ جاتے۔ یہ تصور رومنوں کے تصور جنات سے مطابقت رکھتا ہے: یعنی نہ محافظ روحمیں۔ عیسائیت میں محافظ روحوں کا تصور واضح ہے۔

گاندرھو (Gandharvas)..... کثیر دیوتاؤں والے مذہبی نظاموں میں معبود اور انسانیت کے درمیان رابطہ کرانے والے دیلوں کی ضرورت نہ محسوس کی گئی، کیونکہ زیادہ تر نظاموں میں عموماً دیوی یا دیوتا بذات خود دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔ معاصر محققین نے دیگر مذاہب میں متوازی ہستیوں کو شناخت کرنے کی کوشش میں عموماً ہندوؤں اور بودھیوں کے ہاں ملنے والی ایک غیر معمولی روحانی ہستی کا ذکر کیا ہے جسے گاندرھو یا گندھرو کہا جاتا ہے۔ ویدوں میں متعدد جگہوں پر ان کا ذکر آیا ہے۔ قدیم ویدک عہد میں اس اصطلاح کا مفہوم متعین کرنا مشکل ہے۔ کلاسیکی ہندومت کے دور میں گاندرھو کو آسمانی موسیقاروں کے طور پر خیال کیا جانے لگا۔

انہیں افلاکی موسیقاروں کا رتبہ دینے اور پردار مردوں کے روپ میں پیش کیے جانے کی وجہ سے ہی انہیں عبرانی روایت کے فرشتوں کے ساتھ شناخت کیا گیا۔ ورنہ ان کی سرگرمیاں بلاشبہ

گر گیوری (Grigori)..... یہودی روایت کے مطابق گر گیوری (نگہبان) فرشتوں کا ایک اعلیٰ طبقہ ہیں جن کا موزوں مقام تیسرے یا پانچویں آسمان پر ہے۔ انہیں شکل و شبہت میں انسانوں جیسا (لیکن کافی دیوتا قامت)، نیند کی ضرورت سے عاری اور ہمیشہ کے لیے خاموش بیان کیا جاتا ہے۔ اگرچہ نیک اور بد دونوں قسم کے گر گیوری موجود ہیں لیکن دستیاب کہانیاں بدخواہ گر گیوری کے گرد گھومتی ہیں جو انسان عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے کے باعث خدا کی نگاہ میں گر گئے۔

گر میملنز (Gremlins)..... گر میملنز نیکنالوجیکل دور کے پری زاد ہیں۔ بالخصوص ان کا تعلق ہوائی جہازوں کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ فطرت کے ساتھ مربوط خیال کی جانے والی روایتی پریاں نیکنالوجی کو ناپسند کرتی ہیں، لیکن لگتا ہے کہ گر میملنز نے جدید دور سے مطابقت اختیار کر لی۔ کچھ ذرائع کے مطابق گر میملنز ہوا کی رو جس ہیں۔ دیگر کے خیال میں وہ زیر زمین ہوائی میدانوں میں رہتے ہیں۔ عموماً انہیں ایک فٹ لمبا، ہزر رنگت اور جھلی دار پیروں والا دکھایا گیا۔ کبھی کبھی وہ برہنہ پھرتے یا ہوا بازوں جیسے لباس بھی پہنتے ہیں ہوائی جہاز کا عہد شروع ہونے سے قبل ہوائی جہاز انسانی تخیل میں ایک نیم پراسرار ذریعہ بن کر ابھرا۔ ہوا بازوں کا اپنے مددگار فرشتوں کا تصور کر لینا بعید از قیاس نہیں تھا۔

گوبلنز (Goblins)..... معاصر انگریزی زبان میں گوبلن کا مطلب بدروح ہے۔ لیکن اصل میں یہ پری زادوں کا ایک شریر قبیلہ تھا جو لوگوں کو مختلف پراسرار حرکات کے ذریعہ خوفزدہ کیا کرتے تھے۔ تاہم، یہ مددگار اور معاون بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔

لیپیکا (Lipika)..... باطن پرستوں اور وحدت الوجودیوں کے نظام فکر میں نہایت اعلیٰ درجے کے فرشتے جو کاشی ریکارڈز یا کائناتی حافظے میں تمام واقعات دنیا اور ذاتی تجربات رقم

کرتے ہیں۔ لیریکا کی اصطلاح لفظ لپی (لکھنا) سے مشتق ہے۔ اگرچہ یہ نام اور بنیادی تصور ہندومت سے ماخوذ ہے، لیکن لیریکا کا نظریہ وحدت الوجودیوں کے ہاں ہی ترقی یافتہ صورت کو پہنچا۔

لوسیفیر (Lucifer)..... لوسیفیر (روشنی دینے والا) کا نام سیارے زہرہ سے منسوب ہے..... سورج اور چاند کے بعد آسمان پر روشن ترین شے، جب وہ بطور ستارہ سحر ظاہر ہوتا ہے۔ لوسیفیر کو غلطی سے تزل یا فز فرشتے شیطان کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے۔ بابلیوں اور آشوریوں نے ستارہ صبح کو Bell اور عشر کی صورت میں شخصی روپ دیا۔ بائبل میں ”ستارہ صبح“ سے ہلال بھی مراد لیا گیا۔ شیطان کو لوسیفیر کا نام اس وقت ملا جب ابتدائی عیسائی ماہرین الہیات تروتولیان اور سینٹ آگسٹائن نے اسے بائبل کی ایک آیت (یسعیاہ 14) میں ٹوٹے ہوئے ستارے کے ساتھ شناخت کیا۔ اس تعلق کو قائم کرنے کی وجہ یہ تھی کہ شیطان ایک عظیم رئیس الملائکہ ہوا کرتا تھا جو خدا کی نافرمانی کرنے پر بہشت سے نکالا گیا۔ یہودی اور عیسائی مصنفین کی وضع کردہ بغاوت اور بہشت بدری کی کہانی میں لوسیفیر اعلیٰ ترین فرشتہ ہے، اور وہ خوبصورتی، طاقت اور دانائی میں تمام مخلوقات سے برتر بھی ہے۔

شاید لوسیفیر ایک زیادہ پرانی کہانی کا ہیرو ہو جس میں ستارہ سحر سورج کا کردار غصب کرنے کی کوشش کرتا مگر شکست کھاتا ہے۔ یہ کہانی اس مشاہدے پر مبنی ہے کہ ستارہ صبح طلوع آفتاب کے بعد بھی نظر آنے والا آخری ستارہ ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لوسیفیر کی کہانی آدم کی بہشت بدری کا ہی ایک اور بیان ہے۔

لیلہ (Lailah)..... یہودی روایت میں رات کا فرشتہ۔ وہ استقرار حمل کا نگران ہے، اور پیدائش کے وقت روجوں کی حفاظت کے لیے تعینات کیا گیا۔ کہانی کے مطابق لیلہ پریم کو خدا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ خدا منتخب کرتا ہے کہ اس میں سے کس قسم کا شخص پیدا ہوگا۔ وہ پہلے سے موجود کسی روح کو ایمبریو میں بھیجتا ہے۔ ایک فرشتہ عورت کی کوکھ پر پہرہ دیتا رہتا ہے تاکہ روح فرار نہ ہو سکے۔ شاید رحم میں نومینے تک روح کی مدد کے لیے فرشتہ اسے آئندہ زندگی کے متعلق بتاتا ہے،



سینگلوں والا پردار لوسیفر ملعونوں کی روحوں کو اذیت دیتے ہوئے (1688ء)۔

لیکن وہ پیدائش سے عین پہلے بچے کی ناک دبا دیتا ہے جس کے باعث بچے کو مستقبل کے متعلق

کوئی بھی بات یاد نہیں رہتی۔ ایک کہانی میں بتایا گیا ہے کہ جب ابراہام نے سلاطین سے جنگ لڑی تو ایلہ اس کے ساتھ تھا۔ دیگر روایات میں ایلہ ایک شیطانی فرشتہ ہے۔

ماستیمہ (Mastema)..... عبرانی زبان میں اس کا مطلب ”دشمنی“ ہے۔ کتاب یوہل کے مطابق یہ ”تمام برائی کا باپ مگر خدا کا خادم“ ہے۔ دیگر جگہوں پر یہ الزام عائد کرنے والا فرشتہ ہے۔ ماستیمہ خدا کے ایمان پر نوع انسانی کو تحریریں دلاتا اور بطور جلا د کام کرتا ہے۔ بہت سے شیطان اور بدروحیں اس کی تابع ہیں۔ ایک قصے کے مطابق سیلاب عظیم کے بعد خدا نوح کے مشورے پر تمام بدروحوں کو زیر زمین قید کر دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔ ماستیمہ نے خدا کو قائل کر لیا کہ کچھ ایک شیطانوں کو کام پر لگائے رکھنا بہتر ہوگا کیونکہ گنہگار فانی انسانوں کی آزمائش کی ضرورت پیش آتی رہے گی۔ خدا نے دس فیصد فرشتوں کو ماستیمہ کی زیر قیادت اپنے کام میں مشغول چھوڑ دیا۔

متھرا (Mithra)..... ویدک ہنوکوینیات (Cosmology) کے مطابق متھرا چمکتے ہوئے دیوتاؤں میں سے ایک ہے۔ لہذا وہ یہودی مسیحی روایت کے فرشتوں جیسا ہے۔ متھرا کو مینا نران کے ساتھ بھی شناخت کیا جاتا ہے۔ وہ فارسی دینیات میں بھی ملتا ہے جہاں اسے عظیم دیوتا اور ا مزدا کے ارد گرد اڑتی ہوئی 28 روحوں (Izeds) میں سے ایک قرار دیا گیا۔ نیز اسے رئیس الملائکہ میکائیل کا ہم مقام بھی خیال کیا جاتا ہے۔

ملائکہ (Malaik)..... ملک کی جمع، فرشتے کے لیے اسلامی اصطلاح۔ یونانی زبان کے *Angelos* کی طرح اس کا مطلب بھی ”قاصد“ ہے، یعنی خدا اور انسانوں کے درمیان پیغام رسانی کرنے والا۔ اسلامی مفکرین نے خدا کے بعد ہستیوں کے تین سلسلے بتائے: فرشتے، جنات اور انسان۔ نور سے بنے ہوئے فرشتے خدا سے قریب تر ہیں۔ (مزید دیکھیں ”جن۔“)

ملک (Malik)..... قرآن کے مطابق ملک دوزخ کے دروازے پر پہرہ دینے والا ایک

مکار فرشتہ ہے۔ انیس فرشتے (زیہیہ یا زبانیہ) اس کی معاونت کرتے ہیں۔ جب دوزخ میں ڈالے گئے گنہگار ملک سے مدد کی درخواست کرتے ہیں تو وہ انہیں بتاتا ہے کہ صداقت جان لینے پر بھی اس سے انکار کرنے کے باعث وہ ابد تک دوزخ میں رہیں گے۔ حتیٰ کہ ملک آگ کو مزید بھڑکاتا اور ان کا ٹھنڈا اڑاتا ہے۔ راحت صرف دوزخ میں موجود مسلمان گنہگاروں کو ملتی ہے جو ”اللہ، الرحمن الرحیم“ کا ورد کر کے اس ظالمانہ سلوک سے محفوظ رہتے ہیں۔ ملک جانتا ہے کہ وہ سچے مسلمان ہیں اور ایک روز رسول اللہ انہیں دوزخ سے نجات دلائیں گے۔

منکر اور نکیر (Munkir and Nakir)۔۔۔ منکر اور نکیر مسلم روایت میں نبلی آنکھوں والے دو فرشتے ہیں، جنہیں نکیرین کہا جاتا ہے۔ ان کا خصوصی فریضہ مرنے والوں کی روحوں کا تجربہ اور یہ تعین کرنا ہے کہ آیا وہ بہشت میں جگہ حاصل کرنے کے مستحق ہیں یا نہیں۔ یہ فرشتے مرنے والے سے قبر میں پوچھ گچھ کرنے آتے اور مختلف سوالات پوچھتے ہیں، مثلاً: ”محمد کون ہیں؟“ اہل ایمان شخص جواب میں انہیں اللہ کے نبی کا نام بتائے گا۔ تب مردے روز قیامت تک وہیں پڑے رہیں گے۔ اس آزمائش میں ناکام ہونے والے کافرین اور گنہگار لوگ روز قیامت تک عذاب سہیں گے۔

موت کا فرشتہ (Angel of Death)۔ موت کے موقع پر جسم سے روح قبض کرنے والے فرشتے کا تصور غالباً موت کے دیوتاؤں کے متعلق قدیم تصورات سے صورت پذیر ہوا۔ عالمی ثقافت میں اس قسم کی شبیہیں عام ہیں۔ مثلاً ہندومت میں یم موت کا دیوتا ہے۔ ابتدائی ترین ویدوں میں یم ایک بعد از موت قلمرو پر حکمران تھا جو کافی حد تک نورس (Norse) کی Valhalla سے ملتی جلتی تھی جہاں مرنے والے لوگ جسمانی مسرتوں کا لطف اٹھاتے۔ مابعد ویدک دور میں یم ایک سنگدل نیم دیوتا بن گیا جو مرے ہوئے لوگوں کی روحوں کو پھنساتا اور انکی دنیا میں بجاتا تھا۔

ربانی یہودیت میں موت کے فرشتے کا تصور بھرپور انداز میں ترقی یافتہ بنا۔ یم کی طرح یہودیت کا فرشتہ موت (Malakh ha-mavet) بھی زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ قلب مابیت

کر گیا۔ ابتداً میں موت کے فرشتے یا بائبل کا صد خدا کے حکم کے مطیع تھے۔ البتہ بائبل میں کسی جگہ بھی مخصوص فرشتے یا فرشتوں کے گروپ کو موت لانے کا خصوصی کام سونپا جاتا نہیں نظر آتا۔ ”تباہ کرنے والے فرشتوں“ کے کئی اشارے ملتے ہیں۔ صرف بعد از بائبل ادب میں ہی فرشتہ موت کا



موت کا فرشتہ از البرٹ سٹرنز (1915ء)۔

باقاعدہ تصور ابھرا۔ اس ”فرشتے“ نے آہستہ آہستہ ایک شیطانی شخصیت اختیار کر لی جو اپنی مرضی سے عمل کرنے لگا۔ تالمود کے مطابق موت کے فرشتے کو شیطان کے ساتھ شناخت کیا گیا اور شرانگیز فرشتہ موت کا تصور بہت سی لوک کہانیوں اور لوک دساتیر میں منعکس ہوتا ہے۔ موت، تدفین اور سوگ کی مختلف رسوم میں بھی یہ تصور کارفرما ہے۔ فرشتہ موت سے منسلک متعدد لوک کہانیاں تین درجوں میں بانٹی جاسکتی ہیں..... پہلے گروپ میں خوفناک اور ساحرانہ کہانیاں شامل ہیں جن میں موت کا ظالم اور سخت گیر فرشتہ ایک طرح کا ولن ہے، جیسے ویہمار (خون آشام چکا ڈز) کی کہانیوں میں ڈریکولا۔ دوسری کیٹگری میں موت کے فرشتے کو شکست دی جاسکتی ہے، بالخصوص انسانی چالاکی کے ذریعے۔ ان کہانیوں میں اسے کافی بے وقوف بتایا گیا۔ آخری گروپ ان لوک کہانیوں کا ہے جن میں موت کا فرشتہ رحم کھا کر کسی کی جان بخش دیتا ہے یا پھر کوئی مہربانی کرتا ہے۔ بہت سی کہانیوں میں فرشتہ موت کے ساتھ آسانا شادی کی رات کو ہوتا ہے جب دلہا یا دلہن میں سے ایک کے مقدر میں مرنا لکھا ہوتا ہے۔ مزید دیکھیں ”عزرایل“۔

مورونی (Moroni)..... مورونی خدا کا مارسن (Mormon) فرشتہ ہے۔ وہ Nephtes (نومباہین) کے آخری عظیم راہنما مارسن کا بیٹا ہے۔ مورونی کو آخری پیغمبر اور ”کتاب مارسن“ کے آخری باب کا مصنف مانا جاتا ہے۔ اس باب میں مارسن تاریخ کے ایک ہزار سال کا بیان ہے۔ 421ء میں جب مورونی نے آخری اندراج ختم کیا تو اسے مٹی میں دبا دیا۔ 1823ء اور 1829ء کے درمیان مورونی خدا کے دوبارہ جنم لیے پیغمبر کے طور پر دنیا میں واپس آیا۔ مارسن جہ ج کے بانی جوزف سمتھ سمیت دیگر لوگوں نے بھی کم از کم 20 مرتبہ اسے دیکھا۔ ایک روایاں راہنمائی ملنے پر ہی جوزف سمتھ نے Cumorah (موجود اونٹاریو کاؤنٹی) نامی پہاڑی میں مدفون Nephite ریکارڈز نکالے جو طوفانی لہروں پر درج تھے۔

مونس کے فرشتے (Angels of Mons)..... پہلی عالمی جنگ کے آغاز میں مونس، بلجیم میں ایک لڑائی ہوئی جس میں جرمن فوجیں متحدہ برطانوی، فرانسیسی اور بلجیمن افواج کو شکست دینے

میں کامیاب رہیں۔ 23 اور 28 اگست 1914ء کے درمیان میدان جنگ میں موجود سپاہیوں نے متعدد ہیولے دیکھے۔ جرمن حملہ اس قدر شدید اور برطانویوں کی تعداد اس قدر کم تھی کہ ان کا نیست و نابود ہو جانا قرین قیاس تھا۔ تاہم لڑائی کا پانسہ اس وقت اچانک پلٹ گیا جب دو متحارب دھڑوں کے درمیان میں ایک شبیہ نمودار ہوئی۔ دو برطانوی افسروں کے بیان کے مطابق جب انگریز سپاہی ہو رہے تھے تو جرمن فوج نے فائرنگ یکدم روک دی اور حیرت زدگی کے عالم میں رک گئے۔ ان کے سامنے ”فرشتوں کی ایک فوج“ کھڑی تھی۔ برطانوی فوج کے کمپین سیمبل جے ورڈ نے بھی اسی قسم کا بیان دیتے ہوئے کہا کہ جب انگریز فوج پیچھے ہٹ رہی تھی تو دونوں طرف سے گولہ باری بالکل رک گئی اور انگریز سپاہی چار یا پانچ دیو قامت سفید عباؤں والی شبیہوں کو دستوں کے درمیان میں ظاہر ہوتے دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ اس موقع پر جرمن فوج پیچھے ہٹنے لگی۔ سونس سے پسپائی کے آخر میں اور بھی کئی پراسرار مناظر دیکھے گئے۔ ”لندن ایونگ نیوز“ میں شائع شدہ ایک برطانوی لیفٹیننٹ کرنل کا خط 27 اگست کے حالات بیان کرتا ہے جب اس نے اور دیگر افسروں نے سڑک کی دونوں طرف کیولری کی بہت بڑی تعداد دیکھی۔ 29 ستمبر 1914ء کو ”ایونگ نیوز“ نے مشہور مصنف آر تھر Machen کی تحریر کردہ ایک کہانی بعنوان ”The Bowmen“ شائع کی۔ یہ کہانی بتاتی ہے کہ صدیوں پہلے کے انگریز تیراندازوں نے برطانوی سپاہیوں کو مکمل شکست سے بچایا۔ Machen نے کہا کہ یہ کہانی من گھڑت تھی اور اس نے صرف برطانوی شہریوں کا حوصلہ بڑھانے کی خاطر اسے تحریر کیا۔ تاہم، ہیولوں کے متعلق بیانات سامنے آنے کی وجہ سے Machen کے اختراع کردہ تیرانداز جلد ہی ”سونس کے فرشتے“ کہلانے لگے۔ (مزید دیکھیں ”میدان جنگ کے فرشتے“)

میناٹران (Metatron) ... مغربی روایت میں اہم ترین فرشتوں میں سے ایک۔ اسے دنیا کو قائم رکھنے کا ذمہ دار خیال کیا جاتا ہے۔ تالمود میں میناٹران خدا اور انسانوں کے درمیان وسیلہ ہے۔ اسی نے اسحاق کے گلے پر چھری چلاتے وقت ابراہام کا ہاتھ روکا تھا۔ (دیگر فرشتوں کو بھی اس واقعے سے منسوب کیا جاتا ہے) یہودی روایت میں میناٹران وہ فرشتہ ہے جس نے ایک اور فرشتے

کے ذریعے سیلاب سے پہلے اعلان کروایا کہ خدا دنیا کو تباہ کر دے گا۔

میخائیل یا میکائیل (Mikhail)..... میکائیل اور جبرائیل سمیت متعدد فرشتے یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں مشترک ہیں۔ جبرائیل یا جبریل بلاشبہ تینوں مذاہب میں اہم ترین فرشتہ ہے، جبکہ میکائیل یا میخائیل مسلمانوں کے لیے نسبتاً بہت کم اہمیت رکھتا ہے۔ قرآن میں اس کا ذکر صرف ایک مرتبہ آیا ہے (2:92)۔ روایت کے مطابق میخائیل ساتویں آسمان پر رہتا ہے، اس کے پر ہزرنگ کے اور بال زعفرانی رنگ کے ہیں۔ ہر بال میں دس لاکھ منہ ہیں جو لاکھوں زبانوں میں توبہ کرتے رہتے ہیں۔ انسانیت کا سچا دوست ہونے کے ناتے میخائیل دوزخ بنائے جانے کے بعد ایک مرتبہ بھی نہیں ہنسا۔ میخائیل اور جبرائیل نے سب سے پہلے خدا کے حکم پر آدم کو سجدہ کیا۔ جنگجو فرشتہ میخائیل جنگ بدر میں اہل ایمان کی مدد کرنے آیا۔ وہ ان فرشتوں میں سے بھی ایک ہے جنہوں نے شب قدر کو آنحضرتؐ کا سینہ شق کیا تھا۔ (مزید دیکھیں ”میکائیل۔“)

میدان جنگ کے فرشتے (Battlefield, Angels of)..... جنگ کے زمانے میں سپاہی عموماً مذہب اور ہستی مطلق سے قریب تر ہو جاتے ہیں جس کی وجہ شاید جنگ میں موت کی قربت ہے۔ چنانچہ سپاہیوں کا مقدس ہیولے دیکھنا غیر عام نہیں۔ ان میں سے زیادہ تر مناظر کسی شخص واحد نے دیکھے اور انہیں محض تخیل کی پیداوار قرار دے کر نظر انداز کیا جاسکتا ہے، لیکن متعدد صورتوں میں فرشتوں، اولیاء اور دیگر مذہبی شخصیات کے ہیولے جنگوں کے دوران بہت سے لوگوں کو بھی نظر آئے۔ متعدد برسر جنگ اقوام (بالخصوص عیسائی آبادی والی) نے اکثر جنگ میں اپنے سر پرست اولیاء سے مدد مانگی۔ مثلاً انگلینڈ سینٹ جارج، جبکہ جین سینٹ لیو اکبر، اور فرانس سینٹ مائیکل اور جوآن آف آرک سے مدد مانگتا ہے۔ نیز ملکوٹی شیبہوں کی متعدد کہانیاں بھی سننے کو ملتی ہیں۔ عہد نامہ جدید و متیق دونوں میں یہ کہانیاں موجود ہیں۔

پانچویں صدی عیسوی میں اٹلیا بن اور اس کے قبیلے نے رومنوں اور دیگر یورپی تہذیبوں سے جنگ لڑی۔ جب روم کو خطرہ لاحق ہوا تو پوپ لیو نے اٹلیا کے پاس جا کر شہر کے تحفظ کی درخواست

کی۔ اٹلیا فوراً اپنی فوج کو شہر سے کچھ دور لے گیا اور بتایا کہ جب پوپ بات کر رہا تھا تو اس کے پہلو میں دو شہمیں موجود تھیں "جو اس دنیا کی نہیں۔" شہمیں کے ہاتھ میں شعلوں کی تلواریں تھیں، اور انہوں نے اٹلیا کو آگے بڑھنے کی صورت میں موت سے ڈرایا۔ کلیسیا نے بعد ازاں توثیق کی کہ وہ دو شہمیں سینٹ پیٹر اور سینٹ پال کی تھیں۔

433ء میں جب گوٹھوں نے گال پر دھاوا بولا تو Embrun شہر کے آرج بشپ سینٹ آلبن نے حفاظت کے لیے سینٹ مارسیلیئس سے دعا مانگی۔ گوٹھوں نے شہر کو محاصرے میں لے لیا تھا اور عین فاصل تک آپہنچے۔ لڑائی کے دوران سینٹ مارسیلیئس کا ایک ہیولہ فرشتوں کے دستوں سمیت ظاہر ہوا جنہوں نے حملہ آوروں کو فسیلوں سے نیچے پھینک دیا اور گوٹھوں کے ہتھیاروں کو انہی کے خلاف موڑ دیا۔ نیچے کچھ گوٹھ افراتفری کے عالم میں بھاگ کھڑے ہوئے۔

624ء میں جنگ بدر کے موقع پر 313 مسلمان سپاہیوں نے کفار مکہ کے عظیم لشکر کو شکست دی جن کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ روایت کے مطابق سفید گھوڑے پر سوار حضرت جبریل مسلم لشکر کی قیادت کر رہے تھے۔

سولہویں صدی کے وسط میں Badagars کے ایشیائی قبیلے نے ایک مقامی عیسائی مبلغ فرانس ٹاویئر کو مار ڈالنے اور اس پاس کے علاقے میں تمام عیسائی بستیاں اجاڑ ڈالنے کا تہیہ کیا۔ ٹاویئر کو ان کے ارادے کا علم ہوا تو تنہا ان کا مقابلہ کرنے گیا۔ جب وہ Badagars کی فوج کے سامنے آیا تو سرکردہ افسروں نے دعویٰ کیا کہ اس کے ساتھ ایک دیو قامت شبیہ کھڑی تھی اور ٹاویئر کی آنکھوں میں سے نور جاری تھا۔ فوج نے ہسپائی اختیار کی۔

17 اکتوبر 1571ء کو ترکوں کے سلطان سلیم دوم کے بحری بیڑے کو لیپانٹو کی لڑائی میں شکست ہوئی۔ اس لڑائی کو ہمیشہ پوپ پائیس پنجم سے منسوب کیا جاتا ہے جس نے اس روز Rosary جلوس کے دوران اچانک کھڑکی کھول کر اعلان کیا: "اب وقت ہے کہ ایک عظیم فتح کے لیے خداوند کا شکر ادا کیا جائے جو اس نے ہماری فوج کو مرحمت فرمائی۔" سرکاری ریکارڈز کے مطابق جوئی پوپ نے یہ اعلان کیا، ترک بیڑے کو شکست ہو گئی۔ قیدی بنائے گئے ترک سپاہیوں نے حلفا کہا کہ انہوں نے سینٹ پیٹر، سینٹ پال، یسوع مسیح اور فرشتوں کی ایک شمشیر بردار فوج کو ترکوں کے

خلاف لڑتے دیکھا تھا۔ فرشتوں نے اپنی توپوں کے دھوئیں سے ترکوں کو اندھا کر دیا۔

بیسویں صدی بھی اس قسم کے تجربات سے محروم نہیں۔ ایک مشہور واقعہ پہلی عالمی جنگ کا ہے (دیکھیں ”مونس کے فرشتے“)۔ دوسرا بیان جولائی 1918ء میں بیٹھیون، فرانس کے قریب ہونے والی ایک لڑائی سے منسلک ہے۔ برطانوی سپاہیوں نے حیرت بھری نظروں سے دیکھا کہ جرمن توپ خانے نے دونوں فوجوں کے درمیان ایک خالی جگہ پر گولے برساتا شروع کر دیے۔ گولہ باری بند ہوئی تو جرمن پیدل سپاہی اپنے مورچوں سے نکلے اور اس جگہ کی جانب گئے۔ وہ اچانک رکے اور پھر گڑ بڑا کر پیچھے ہٹے۔ جرمن قیدیوں کے بیان کے مطابق انہوں نے ایک گھوڑ سوار سالہ جرمن صفوں کی جانب آتے دیکھا تھا۔ جرمنوں نے سوچا کہ وہ کالونیل ملیشیا ہوں گے، کیونکہ انہوں نے سفید لباس پہن رکھا تھا اور گھوڑوں پہ سوار تھے۔ جب وہ گولوں کی حد میں آئے تو توپ اندازوں نے ان پر فائرنگ شروع کی۔ تاہم، ایک بھی سوار یا گھوڑا زخمی نہ ہوا۔ جب دستہ جرمنوں کو واضح دکھائی دیا تو انہوں نے دیکھا کہ اس کی قیادت سنہرے بالوں والا ایک شمشیر بردار گھوڑ سوار کر رہا تھا۔ جرمن بوکھلا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

دوسری عالمی جنگ کے دوران روسی فوج Danzig، مشرقی پروشیا (موجودہ پولینڈ) میں پیش قدمی کر رہی تھی۔ بچے ایک عارضی سکول میں مقیم تھے، جس پر روسی توپ خانے نے گولے برسائے۔ لیکن سکول بالکل محفوظ رہا۔ ایک شام کو سکول میں دعا کے دوران ایک نوجوان لڑکے نے (جس کی تربیت مذہبی خطوط پر نہیں ہوئی تھی) ایک نرس سے زور دیتے ہوئے کہا، ”یہ اُن کے یہاں پڑ رہے ہیں“ اور اپنی چھاتی پہ ہاتھ مارا۔ جب نرس نے مطلب پوچھا تو لڑکے نے وضاحت کی کہ اس نے عمارت میں ہر جگہ پر شعلوں میں گھرے ہوئے آدمی دیکھے تھے، اور ان کے قد اتنے بڑے تھے کہ چھت ان کی چھاتیوں سے چھو رہی تھی۔ براعظم افریقہ نے گزشتہ چند عشروں کے دوران سیاسی اور سماجی ابتری کے باعث بہت سا تشدد دیکھا۔ کوئٹو میں ایک باغی دستہ ایک سکول کی جانب بڑھا جہاں مبلغوں کے اندازاً 200 بچے رہتے تھے۔ باغیوں نے سب کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا۔ صرف ایک بیرونی باز اور چند سپاہی سکول کی حفاظت پر مامور تھے، جبکہ باغیوں کی تعداد سینکڑوں میں تھی۔ وہ تین روز تک مسلسل سکول پر دھاوا بولنے کی کوشش کرتے رہے، لیکن ہر مرتبہ

رکتے اور پیچھے ہٹ جاتے۔ ایک زخمی باغی قیدی سے جب اس کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے بتایا کہ انہوں نے سفید روشنی میں ملبوس سینکڑوں فوجیوں کو سکول کے میدان میں دیکھا تھا۔

میفسٹوفیلس (Mephistopheles) ... لفظی مطلب ”روشنی سے محبت نہ کرنے والا۔“ (لوسیفر کے برعکس) یہ نام نشاۃ ثانیہ کے دوران یونانی، لاطینی اور غالباً عبرانی عناصر کے امتزاج سے بنا۔ میفسٹوفیلس، میفسٹ اور میفسٹو جیسے دیگر نام بھی ملتے ہیں۔ ”فاسٹس“ کی کہانی میں میفسٹو فیلس کا مشہور ترین بیان ملتا ہے۔

میکائیل (Michael) متیوں بڑے وحدانیت پرست مذاہب۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں عظیم ترین رتبے کا حامل فرشتہ۔ اس کے نام کا مطلب ”خدا جیسا“ ہے۔ کالدیا کے لوگ اسے بطور دیوتا پوجا کرتے تھے۔ اسلام میں اس کا نام میکائیل ہو گیا۔ یہودی نظام الملائکہ کے مطابق وہ Virtues کے درجے سے تعلق رکھتا ہے؛ وہ رئیس الملائکہ کے طبقے کا سردار ہے، وہ حضوری اور استغفار، راست بازی اور رحم کا فرشتہ ہے۔ اس کی حکومت چوتھے آسمان پر ہے۔ قدیم فارسی روایت میں اس کا نام Beshter (نوع انسانی کو قائم رکھنے والا) تھا۔ یوں وہ مینازران جیسا نظر آتا ہے۔ کہتے ہیں کہ میکائیل کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو اہل ایمان کے گناہوں پر گرنے سے کروہیم متشکل ہوئے۔ جب اسرائیل کے قبائل مصر میں اسیر ہوئے تو اسے ”روحوں کو تولنے والا“ بھی کہا جانے لگا، کیونکہ مصری روایت میں انوبس نامی دیوتا مرنے والوں کے دلوں کو تولتا تھا۔ قرون وسطیٰ میں میکائیل کا کردار روحوں کو اگلی دنیا میں پہنچانا ہو گیا۔ چونکہ کلیسیا روس گال کے پرانے پاگان بچاریوں کو اپنی جانب راغب کرنے کا متنی تھا، اس لیے انہوں نے میکائیل کو زیر زمین دیوتا مکر کی کے ساتھ مدغم کر دیا۔ آرٹ میں جبرائیل کے علاوہ میکائیل کی تصویر کشی بھی بہت زیادہ کی گئی۔ مسلم روایت میں میکائیل کے پر ”سبز زمر درمگ کے“ بتائے جاتے ہیں۔ اس کے لاکھوں چروں میں لاکھوں منہ ہر وقت خدا سے معافی مانگتے رہتے ہیں۔ (نیز دیکھیں ”میکائیل۔“)



استنبول میں ایک قدیم درواہ جس پر رئیس الملائکہ میکائیل دکھایا گیا ہے (13 ویں صدی)۔

ٹانگی (Nike)..... فتح و نصرت کی یونانی دیوی (رومن و کنواریہ دیوی کی ہم مقام)۔ وہ
 ہیراکلیس کے ہمراہ کوہ اولیمپس پر گئی۔ عموماً اسے پروں کے ساتھ اڑتے اور فاتحین کے سروں پہ تاج
 رکھتے ہوئے دکھایا گیا۔

نرگل (Nergal)..... یہ میسوپوٹامیا کا مرنخ دیوتا تھا جس کا تعلق موت اور جنگ کے ساتھ قائم کیا گیا۔ بدیہی طور پر کالدیوں نے اسے بطور محافظ روح اپنایا۔ پاتال کی ملکہ ایش کی مکمل کے ساتھ اس کی شادی کے باعث بعد کے ملغوبہ (Syncretistic) مذاہب میں اسے پاتال کا بادشاہ تسلیم کیا گیا، مثلاً غناسطیت میں اسے قدیم میسوپوٹامیا کے مہیب پردار قسطورس سے ملانا درست نہیں۔

نسلوں کے محافظ فرشتے (Ethnarchs)..... جس طرح انفرادی انسانوں کے محافظ فرشتے ہیں، اسی طرح بڑے نسلی گروہوں کی حفاظت کے لیے بھی مخصوص فرشتے تعینات ہیں۔ روایتی طور پر انہیں ethnarchs کہا جاتا ہے۔ بائبل میں فرشتوں کے قوموں کے نگران ہونے کا اولین ذکر کتاب دانی ایل (10 اور 12) میں ملتا ہے جہاں میکائیل کو ”تیرے لوگوں کا نگران عظیم



محافظ فرشتے۔

بادشاہؑ کہا گیا۔ یہودی روایت کے مطابق مینار بابل کی تباہی کے موقع پر ستر الگ الگ اقوام ظاہر ہوئیں اور خداوند نے ہر قوم کا ایک ایک محافظ فرشتہ تعینات کیا۔ یہودی روایت میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ اسرائیل کے محافظ میکائیل کے سوا تمام ethnarchs تنزل کا شکار ہوئے اور شرانگیز بن گئے۔ ان تنزل یافتہ فرشتوں میں فارس کا محافظ ڈوبیل، مصر کا محافظ راہاب اور روم کا محافظ ساما ایل شامل تھے۔ تنزلی کے باوجود خدا ان کے ذریعے سے متعلقہ اقوام کو احکامات جاری کرتا ہے۔ پر تنگال ایسا واحد ملک ہے جو اپنے محافظ فرشتے کے اعزاز میں (جولائی کی تیسری اتوار کو) ایک ضیافت کا اہتمام کرتا ہے۔

نکیرین..... (دیکھیں ”منکر اور نکیر۔“)

نوریل (Nuriel)..... لفظی مطلب ”آگ“، برف کے طوفانوں کا دیوتا۔ یہودی روایت میں موسیٰ کی ملاقات اس سے دوسرے آسمان پر ہوئی۔ وہ Hesed (مہربانی) کے پہلو میں سے برآمد ہونے والے شاہین کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کا قد (کتاب ظہر میں) تقریباً 1,200 میل (300 پرسنگ) بتایا گیا۔ 5,00,000 فرشتے اس کی خدمت پر مامور ہیں۔

نوم (Gnomes)..... نوم پست قامت پری کی ایک قسم ہیں اور انہیں عنصر مٹی کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔ کہتے ہی کہ وہ گھنے جنگلوں میں، قدیم برگد کے درختوں کی جڑوں میں رہتے ہیں، اور غالباً ان کا کام جنگلی جانوروں کی حفاظت کرنا ہے۔

نفیلیم (Nephilim)..... ایک بائبل اصطلاح جس کا مطلب عبرانی زبان میں ”تنزل یافتہ“ بنتا ہے۔ اس سے خدا کے بیٹے اور انسان عورتیں مراد ہیں جن کا ذکر کتاب پیدائش (4-1 6) میں آیا۔

والکا ریز (Valkyries)..... یہ نورس یا نارس (وائیکنگ) اسطوریات کی جنگجو عورتیں تھیں

جو گھوڑے پر سوار ہو کر میدان جنگ میں پرواز کرتی تھیں۔ وہ جنگجوؤں کو قتل ہونے کے لیے منتخب کرتیں اور پھر اٹھا کر مارس بہشت Valhalla میں لے جاتیں۔ کہتے ہیں کہ شمالی روشنیوں کی وجہ ان کی زرہ کا لشکارا ہے۔ والکاٹریز اس دنیا سے اگلی دنیا میں جاتے ہوئے آسمان اور زمین کو ملانے والا قوس قزح کا پل پار کرتی ہیں۔ ان کا کردار موت کے فرشتے سے ملتا جلتا ہے۔

ورچوز (Virtues)..... معجزات، اطمینان، حوصلے اور رحمت کے فرشتے جو عقیدے کے ساتھ الجھے ہوئے لوگوں پر توجہ دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ داؤد کو گولیتھ کے خلاف جنگ کرنے پر ورچوز نے ہی مائل کیا تھا۔ نیز، ابرہام نے اپنے اکلوتے بیٹے اسحاق کو قربان کرنے کے حکم کی اطاعت کے لیے ورچوز سے ہی قوت حاصل کی۔ ان فرشتوں کے مرکزی فرائض کرۂ ارض پر معجزات دکھانا ہیں۔ انہیں کرۂ ارض کے طبعی قوانین میں با احترام مداخلت کی اجازت ہے، لیکن ان قوانین کو قائم رکھنا بھی ان کی ذمہ داری ہے۔ ڈایونی سیس کے بیان کردہ نظام میں یہ منڈلی پانچویں نمبر پر ہے۔

ووہومناہ (Vohu Manah)..... لفظی مطلب ”اچھا ذہن“ یا ”اچھی سوچ“۔ زرتشت مت کا مرکزی ربیخ الملائکہ جس نے زرتشت پر عقیدے کی سچائیاں ظاہر کیں۔ زرتشت کا مذہب اپنی ثنائیت کی وجہ سے مشہور ہے۔ (دیکھیں ”اہورا مزدا“ اور ”اہرمن“) ووہومناہ اور امزدا کی پہلی اولاد اور ایشا سپینڈ کا سردار ہے۔ زرتشت نے تیس سال کی عمر میں اسے ایک رویا میں دیکھا۔ وہ عام انسان سے بڑی صورت میں ظاہر ہوا اور سوال جواب کرنے کے بعد اسے اہورا مزدا کے آسمان پر لے گیا جو فرشتوں کے ساتھ دربار لگائے بیٹھا تھا۔ تب خدا نے پیغمبر کو حقیقی مذہب کے اصول سکھائے۔

ہاروت اور ماروت (Harut and Marut)..... یہودیت، عیسائیت اور اسلام، تینوں مذاہب میں انسانوں کے لیے ملائکہ کی شہوت سے متعلق کہانیاں ملتی ہیں۔ اگرچہ انسانوں کے



والکٹری، پردارنورس جنگبودی۔

ساتھ روحانی ہستیوں یا شیطانوں کی مجامعت کا بنیادی تصور بہت قدیم ہے، لیکن اس قسم کے تصورات پر یہودی مسیحی قیاس آرائی کتاب پیدائش کی دو مختصر اور مبہم آیات سے ماخوذ ہے (2:6 اور 4:6)۔ ان آیات میں ”خدا کے بیٹوں“ کا ”انسانوں کی بیٹیوں“ سے شادی کرنے کا ذکر ہے۔ یہاں خدا کے بیٹوں سے فرشتے مراد لیے گئے۔ روایتی تشریح کے مطابق یہ بیٹے تنزل یافتہ فرشتے ہیں۔

اس موضوع پر اسلامی نکتہ نظر ایک قصہ میں ملتا ہے جس میں ملوث دو فرشتوں کا ذکر قرآن میں موجود ہے: ہاروت اور ماروت۔ البتہ قرآنی حوالے میں ان فرشتوں کی جنسی بدسلوکی کا کوئی اشارہ موجود نہیں۔ کہانی کے مطابق تخریص اور گناہ سے بچنے میں انسانوں کی بدیہی نااہلی کی وجہ سے فرشتوں نے نوع انسانی کے متعلق تفہیک آمیز باتیں کہیں۔ جواب میں خدا نے کہا کہ اگر فرشتے انسان جیسے حالات کا شکار ہوتے تو وہ بھی ایسا ہی کرتے۔ ہاروت اور ماروت کو کرۂ ارض پر بھیجنے کے لیے منتخب کیا گیا۔ انہیں قتل، بت پرستی، شراب نوشی اور جنسی شہوت پرستی کے سنگین گناہوں سے دامن بچانے کی ہدایت دی گئی۔ جلد ہی وہ دونوں ایک حسین عورت کے لیے خواہش کا شکار ہو گئے۔ ایک راغبیر نے انہیں بدکاری کرتے دیکھا تو ہاروت اور ماروت نے اسے مار ڈالا تاکہ گناہ کا کوئی گواہ نہ رہے۔ تاہم، علیم و قدیر خدا ان کے افعال سے آگاہ تھا۔ نیز، انہوں نے ایسا انتظام کیا کہ آسمان پر موجود فرشتے کرۂ ارض پر اپنے بھائیوں کے پرہیزگار اعمال کی گواہی دے سکیں۔ مگر وہ امتحان میں بری طرح ناکام ہوئے۔ بطور سزا انہیں بائبل کے ایک کنوئیں میں الٹا لٹکا دیا گیا۔ یہ سزا دوزخ کی ابدی سزا سے بہتر تھی۔ دیگر فرشتوں کو خدا کا ارشاد درست ماننا پڑا اور وہ آسمان پر انسانیت کی کمزوری کے متعلق گفتگو سے گریز کرنے لگے۔ جہاں تک ہاروت اور ماروت کا تعلق ہے تو وہ انسانوں کو جادو منتر سکھاتے رہے، لیکن ساتھ ساتھ انہیں ممنوعہ فنون کے استعمال کے سنگین نتائج سے آگاہ بھی کیا۔

ہپناس (Hypnos)..... یونانی دیوتا ہپناس (نیند)، ٹائیکس (رات) کا بیٹا اور تھانٹاؤس (موت) کا بھائی ہے۔ ہپناس کی اصطلاح اسی سے ماخوذ ہے۔ اسے ایک تاریک، دھندلاؤد

غاز میں اپنا گھر بناتے ہوئے دکھایا گیا، جس میں سے دریائے فراموشی یا غفلت بہتا ہے۔ وہ اپنے لاتعداد بیٹوں یعنی خوابوں کے درمیان گھرا ہوا تھا۔ دیوتاؤں کے قاصد کی حیثیت میں چٹاس کو پروں والا دکھایا گیا۔ اس کے ساتھ چند ایک داستانیں منسوب کی گئیں..... اس نے کئی مواقع پر ہیرا کے کہنے پر زئیس کو سلایا اور ایک مرتبہ اپالو کے بیٹے سارپینڈون کا جسم میدان جنگ سے اٹھانے میں اپنے بھائی کی مدد بھی کی۔

ہرمیس (Hermes)..... جدید دور میں فرشتے کو بطور قاصد تصور کرنے کے اہم ترین نقیصوں میں سے ایک یونانی ہرمیس تھا (جس کے اوصاف بعد میں رومنوں نے اختیار کیے اور دیوتا مرکری سے منسوب کر دیے)۔ ہرمیس سائنس اور تجارت کے علاوہ خوش بختی کا دیوتا بھی تھا جو سفر میں لوگوں کی حفاظت کرتا اور مرنے والوں کی روحوں کو راہ دکھاتا۔ وہ تاجروں اور چوروں کا سرپرست معبود بھی تھا۔ نیز، کہا جاتا ہے کہ ہرمیس نے کچھوے کے خول پر دھاگے کس کر ربط ایجاد کیا۔ روایت کے تحت ہرمیس کو پروں اور سر پر ہیٹ کے ساتھ دکھایا گیا۔ اس نے سینڈل بھی پہن رکھے ہیں۔ یوں وہ خدائی قاصدوں کے پردار ہونے کے تصور کا نقیب بنا۔

ہیڈرائیئل (Hadraniel)..... لفظی مطلب ”خدا کی عظمت“۔ یہ فرشتہ آسمان پر دوسرے پچانک کا نگران ہے۔ اس کی قامت 21 لاکھ میل بتائی جاتی ہے۔ جب حضرت موسیٰ خدا سے توریث وصول کرنے آسمان پر گئے تو ہیڈرائیئل کو دیکھ کر ہیبت زدہ رہ گئے۔ ہیڈرائیئل کا خیال تھا کہ موسیٰ توریث کے مستحق نہیں، لہذا اس نے انہیں ڈرا کر رونے پر مجبور کر دیا۔ یہ دیکھ کر خدا ظاہر ہوا اور ہیڈرائیئل کو ڈانٹا۔ وہ فوراً راہ راست پر آ گیا اور موسیٰ کے راہنما کے فرائض انجام دینے لگا۔ یہودی روایت کے مطابق جب ہیڈرائیئل خشنائے ایزدی کا اعلان کرتا ہے تو اس کی آواز دو لاکھ آسمانوں تک جاتی ہے۔ نیز اس کے منہ سے لکھا ہوا ہر لفظ بجلی کے 12,000 کوندے ظاہر کرتا ہے۔

یازاتا (Yazata)..... زرتشت مت کا بانی زرتشت ایک مصلح تھا جس نے فارسی کثرت

پرستی کو اولین وحدانیت کی صورت دی۔ اگرچہ قدیم فارسی کثرت پسندی کے متعلق بہت کم معلومات میسر ہیں، لیکن بدیہی طور پر پرانے دیوتاؤں کا رتبہ کم کر دیا گیا اور وہ زرتشت مت کے نظام میں فرشتے بن گئے۔

خیر اور شر کے درمیان کشمکش زرتشتی نظریہ دنیا میں مرکزی سرگرمی ہے۔ (دیکھیں ”امیثا سپینا“) زرتشت مت کے ترقی کرنے پر اخلاقی ہستیوں کی تعداد بھی بڑھتی گئی اور کسی موقع پر فرشتوں کا ایک نیا طبقہ یا زاتاً (”عبادت گزار“) ابھر کر سامنے آیا۔ وہ اس قدر طاقتور بن گئے کہ اہورامزدا (مطلق خدا) سے بھی زیادہ عالی شان نظر آنے لگے۔ ان کا سربراہ مہرا نور اور صداقت کا دیوتا/فرشتہ تھا..... آسمان اوزمین کا درمیانی وسیلہ، اس دنیا کو قائم رکھنے اور انصاف کرنے والا۔ دیگر نئے فرشتے ہوما (مقدس نشہ)، واتا (ہوا) اور ویری تھرانگا (فارسی اندر) تھے۔

متفرق موضوعات

(ادب، آرٹ، فنِ تعمیر وغیرہ)

فرشتوں کا ارتقا:

روایتی طور پر فرشتوں کو کامل، ابدی، بستیوں کے طور پر دیکھا گیا جو جلال کی دائمی حالت میں رہتے ہیں۔ چنانچہ ”فرشتوں کا ارتقا“ کچھ غیر مناسب لگتا ہے۔ تاہم، روایتی مذہب کے اس غیر متغیر نکتہ نظر کے برعکس معاصر روحانیت درجہ بدرجہ ترقی، شعور کی توسیع اور وقت کے ساتھ ساتھ تربیت پر زور دیتی ہے، حتیٰ کہ نشوونما میں کئی جنم بھی لگ سکتے ہیں۔ مثلاً دوبارہ جنم و مسعت یافتہ روحانی نشوونما کے لیے مواقع کا ایک سلسلہ خیال کیا گیا۔ یہ درجہ بدرجہ روحانی توسیع ایک قسم کی روحانی ترقی ہے، اور روحانی ارتقا کا استعارہ اکثر ادب میں استعمال ہوا۔ فرشتوں کے ارتقا کا تصور مخصوص وحدت الوجود نظریات میں اپنی جڑیں رکھتا ہے۔ وحدت الوجود کے کچھ مکاتیب نے دیووں کو انسانی روح قرار دیا جو بار بار جنم لے کر بلند تر روحانی ہستیاں بن گئے۔ پریوں اور

فرشتوں کے طور پر روحوں کے دوبارہ جنم کا نظریہ لازماً اشارہ کرتا ہے کہ یہ ہستیاں جسموں کی مالک ہیں، چاہے وہ کتنی ہی کمال یافتہ یا روحانی ہوں۔ اس سے یہ امکان بھی پیدا ہوتا ہے کہ فرشتے یا دیگر روحمیں انسانی جسموں میں آباد ہونے کے قابل ہیں؛ کچھ معاصر گوروؤں نے زور دیا ہے کہ دیو کبھی کبھی انسانی جسم اختیار کرتے ہیں۔ مارن ازم کی تعلیمات میں بھی فرشتوں کے ارتقائی عمل کی جانب اشارہ ملتا ہے۔

علم الملائکہ (Angelology):

فرشتوں کا مطالعہ کرنے کی شاخ۔ عموماً یہ اصطلاح زیادہ مفصل تصویروں کے لیے مخصوص ہے۔ مثلاً ٹامس آکوئینس کی منظم قیاس آرائیوں کو علم الملائکہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ بائبل میں فرشتوں کے متعلق بیانات کو بنیاد بنا کر دو مغربی عیسائی روایات قرون وسطیٰ کے دوران پروان چڑھیں۔ کتاب حنوک وغیرہ میں مفصل فرشتہ کہانیوں سے کام لیتے ہوئے ایک روایت مخصوص نام والے فرشتوں کے خصائل پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ دوسری روایت اس قسم کے معاملات پر فلسفیانہ غور و فکر سے عبارت ہے کہ آیا فرشتوں کے جسم ہوتے ہیں یا نہیں۔ ٹامس آکوئینس کی "Summa Theologiae" میں فرشتوں کو پیش کرنے کا منظم انداز موخر الذکر روایت کی ہی پیروی ہے۔

فرشتوں کا ظہور (Angelophany):

انسانوں کو مرئی یا کسی اور قابل محسوس حالت میں فرشتوں کا نظر آتا۔ یہ تصور کسی دیوتا کے مرئی ظہور جیسا ہی ہے۔ روایتی کہانیوں میں فرشتے اکثر انسانوں کے پاس آتے ہیں، لیکن عموماً انہیں دکھائی نہیں دیتے۔ محافظ فرشتے سے موصول ہونے والی ہدایات عموماً مبہم احساسات یا بصیرتوں کی صورت میں ہوتی ہیں۔ مثلاً مریم (ماری عیسیٰ) پر جبرائیل کا ظاہر ہونا۔

فرشتہ پرستی (Angeolatry):

فرشتوں کو تعظیم دینا یا ان کی پرستش کرنا۔ تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو اسلام اور عیسائیت

کے تبلیغی مذاہب کی وجہ سے پرانے کثرت پرستانہ معبود اکثر فرشتوں کی صورت میں بار بار سامنے آتے رہے، لہذا فرشتہ پرستی کو عموماً بت پرستی کی ایک شکل قرار دے کر مسترد کیا گیا۔ یہ مسئلہ ساری تاریخ میں بحث کا موضوع بنا رہا۔ روایتی عیسائیت کے اندر 325ء کی نکایا کی کلیسائی مجلس نے فرشتوں پر یقین کو ایمان کا ایک جزو قرار دیا جس کے باعث بدیہی طور پر فرشتوں کی تعظیم کے رجحان میں زبردست اضافہ ہو گیا۔ نتیجتاً 343ء میں لاؤڈیسیا کی کلیسائی مجلس نے فرشتہ پرستی کو بت پرستی قرار دیا۔ بعد ازاں 787ء میں ساتویں کلیسائی مجلس نے رئیس الملائکہ کے محدود و متعین مسلک کو دوبارہ زندہ کیا۔ مشرق اور مغرب دونوں میں ابتدائی ترین بھکتیوں کا مرکز رئیس الملائکہ میکائیل تھا۔ آنے والی صدیوں میں مسلک الملائکہ پر یقین میں اضافہ ہوتا گیا۔ انیسویں اور بیسویں صدیوں میں فرشتوں سے عقیدت نے متعدد صورتیں اختیار کیں: فرشتوں کے نام پر انگلینڈ میں کئی تنظیمیں قائم ہوئیں۔ اسلام کے مطابق فرشتوں پر ایمان لانا عقیدے کا ایک لازمی جزو ہے۔

ادب میں فرشتے:

فرشتے بہت سے شاعروں اور ادیبوں کے لیے تقریباً ایک ناگزیر ادبی علامت رہے ہیں۔ بالخصوص فرشتوں کے ایک طبقے، یعنی شیطانوں اور لشکروں نے القاء کا ایک وسیع منبع فراہم کیا۔ تمام عیسائی کرداروں میں سے شیطان ہر دور اور زبان کے شاعروں کو بہت بھایا، اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ صحائف میں بہت کتر مقام رکھنے والا شیطان موجودہ عہد کے بیشتر انداز ہائے سخت پر غالب ہے۔ اگرچہ جان ملٹن، جوہان گوکھے اور لارڈ باؤن جیسے نگہاری اس کردار سے سحر زدہ تھے، لیکن اپنی تحریروں میں شیطان کو خاطر خواہ جگہ دینے والا ممتاز ترین شاعر بلاشبہ دانتے تھا۔ اس کی ”ڈیوائن کامیڈی“ کی بنیاد میں شیطان موجود ہے جو جہنم کے بلند ترین مقام پر رہتا ہے اور فرشتوں کا ایک ایک لشکر اس کے ہمراہ ہے۔

روایت میں شیطان پر یقین سحری پر یقین کا ساتھی ہے۔ قرون وسطیٰ میں سحری کو شیطان کی کارفرمائی تصور کیا گیا۔ اس دور کے سیکولر ادب میں شیطانی قوتوں کے خلاف انسانی جنگ

وجدل میں خیر خواہ فرشتوں کی اعانت کا ذکر ملتا ہے۔ مثلاً شیکسپیر کے ہیملٹ (منظر IV) میں جب ڈنمارک کا نوجوان شہزادہ اپنے باپ کے بھوت کو دیکھ کر کہتا ہے، ”اے فرشتو اور پر جلال ہستی کے قاصدو، ہماری حفاظت کرو!“ ہیملٹ کے آخری منظر میں بھی فرشتوں سے مدد مانگی گئی۔

قرون وسطیٰ کے گزرنے پر ادب سے فرشتے غائب ہو گئے، لیکن آپ انسانیت پسند نشاۃ ثانیہ کے بعد سے ان کا دوبارہ ظہور دیکھ سکتے ہیں۔ سولہویں صدی سے موجودہ دور تک ان کی موجودگی مستقل نظر آتی ہے۔ تاہم، نشاۃ ثانیہ کے ادب میں شیطان کا کردار غالب نہیں کیونکہ اس دور میں قرون وسطیٰ کی فکر کے خلاف رد عمل پایا جاتا تھا۔

مابعد قرون وسطیٰ کی اہم ترین ملکوتیات ایمانوئیل سویڈنبرگ (1688-1772ء) کی تحریروں میں دیکھی جاسکتی ہے جس نے فرشتوں اور روحانی دنیا کے دیگر قاصدوں کے ساتھ متواتر مواصلات کا دعویٰ کیا۔ اس نے تصور ملائکہ کی مدد سے روحانی دنیا کی فطرت اور قوانین کو معاشرے میں زندہ کر دیا۔ سویڈنبرگ کے مطابق فرشتے انسانوں کی نسبت کہیں زیادہ اعلیٰ درجے کی ہستیاں ہیں، وہ انسانوں کو عقل و دانش عطا کر سکتے ہیں۔ دنیائے ملائکہ کے متعلق اپنی تحریروں میں وہ زور دیتا ہے کہ فرشتوں کی تحریر انسانی تحریر سے بہت مختلف ہے۔ ان کی زبان نہایت کم الفاظ میں بہت کچھ بیان کر دیتی ہے۔

سویڈنبرگ کی تحریروں نے باطنی شاعر ولیم بلیک (1757-1827ء) پر گہرا اثر ڈالا۔ اس کے ہاں فرشتے اور ان کی ڈرامٹک بکثرت ملتی ہیں۔ وہ اپنے عہد کے بیش تر انگریزوں کی نسبت تنازع ارواح اور نظریہ کرم کے ساتھ کہیں زیادہ واقفیت رکھتا تھا۔ اس نے فانی انسانوں کی زندگیوں کے پیچھے فرشتوں کو حقیقی قوتیں قرار دیا۔

اسی طرح دیگر شاعروں نے بھی فرشتوں کو بہت حقیقی قوتیں جانا اور متعدد ادبی تحریروں میں انہیں مخاطب کیا۔ مثلاً رابرٹ براؤنٹ اپنی نظم ”دی گارڈین آف انجیل“ میں اپنے فرشتے سے استدعا کرتا ہے کہ وہ تجلّی عمل کو اپنے اختیار میں لے لے۔ رابرٹ برٹن نے ”دی اناتومی آف میلانگولی“ میں اس لوک ریت کی توثیق کی کہ ہر فرد کا ایک اچھا اور ایک برا فرشتہ ہوتا ہے۔ رومانوی شاعر لارڈ بائرن کے ہاں بھی فرشتوں کا ذکر ملتا ہے۔ وکٹوریائی ادب میں فرشتوں کو عموماً خدا اور انسان کے



نمودہ دانتی دیویوان کامیدی دی بنیا، پرا، از ستہ ۱۰۰۰۔ (۱۸۶۱-۶۸)۔

درمیان ویلوں کی صورت میں پیش کیا گیا۔ ہنٹ Leigh کی نظر "ابوین اوجہم" میں ایک فرشتہ مگر مرکزی کردار کو ایک کتاب لکھنے کی ہدایت کرتا ہے۔ بیسویں صدی میں جارج برنارڈ شاؤ نے "ایریئل فٹ بال" لکھی، جان شین بیک، اوہنری اور مارک ٹوین کی تحقیقات میں بھی فشتہ جہوہ گر ہوئے۔

جدید عہد میں فرشتوں کے متعلق کہانیوں کے دیگر مصنفین میں ندرج ذیل شامل ہیں: لیو ٹالسٹائی، فرانز کاٹکا، ایچ جی ویلز، آئزک ایسوف، پال گالیکو، ڈینیئل سنیل اور فلینری اوکونر۔

آرٹ میں فرشتے:

فرشتے، رئیس الملائکہ، کرویم اور سیرافیم ہمیشہ سے ہی مصوروں اور سنگ تراشوں کے تخیل کو ہمیز دلاتے رہے ہیں۔ فرشتوں کی ابتدائی تصاویر یا ہمیں آرٹ کے داخلی تخلیقی عمل اور روایتی دساتیر کا ملغوبہ تھیں۔ عموماً بائبل روایت نے کافی اثر ڈالا۔

اکثر یہ سمجھا جاتا ہے کہ صرف عیسائیت اور یہودیت نے فرشتوں پر ایمان کا اظہار کیا اور صرف عیسائی آرٹسٹوں نے انہیں پیش کیا، کیونکہ یہودی شریعت اس قسم کی تمام ہمیں بنانے سے منع کرتی ہے۔ تاہم، کلاسیکی اسطوریات، شان ازم، زرتشت مت، ہندو مت، بدھ مت، تاؤ مت اور اسلام میں بھی فرشتے یا فرشتہ نما ہستیاں موجود تھیں۔ درحقیقت، اور عام رائے کے برعکس، اسلام اس قسم کی شبیہوں سے منع نہیں کرتا اور مسلمان آرٹسٹوں (بالخصوص صوفیا) نے اسلامی روایات کو فرشتوں کے تصورات سے بھرپور بنایا۔ انہوں نے مسیحی، غناسطی یا مانوی روایات سے خیالات مستعار لینا برانہ سمجھا۔

واحدانی اور کثرت پرست دونوں روایات میں فرشتے خدا، دیوتاؤں یا دیویوں کے قاصدوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ انہیں درمیانی دنیا میں مقیم خیال کیا جاتا ہے۔ خدا انہیں ایسی جگہوں پر بھیجتا ہے جہاں انسان اسے یاد کرنے میں مصروف ہوتے ہیں۔

نکایا کی مجلس (325ء) نے فرشتوں پر یقین کو عقیدت کا حصہ قرار دیا۔ 343ء میں لاؤڈیسا کی سناؤ نے فرشتوں کی پرستش کو ”بت پرستی“ قرار دیا۔ انجام کار 787ء میں ساتویں کلیسیائی مجلس نے محتاط انداز میں رئیس الملائکہ کے مسلک کو نئے سرے سے بیان اور محدود کیا۔ مشرقی کلیسیا میں اس کی جڑیں بہت گہرائی تک گئیں۔ تاہم، مغرب میں فرشتوں پر بے یقینی جاری رہی۔

عبرانی صحائف (عہد نامہ حقیق) فرشتوں کو ایک لائقہ لشکر کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ بابلی اسیری کے بعد ہی ہم بدخواہ فرشتوں کے متعلق پڑھتے ہیں جو انسانوں پر آفات نازل کرتے ہیں۔ عہد نامہ جدید کے فرشتے انسانی دکھ میں شریک، مرنے والوں کے لیے دعا گو اور ان کی روحوں کو آسمان پر پہنچانے والے ہیں۔

چوتھی صدی عیسوی کے آخر میں مسیحی کلیسیا نے اچھے اور برے دونوں قسم کے فرشتوں کا وجود

پوری طرح مان لیا۔ اچھے فرشتے انسانوں کو نیکی اور برے فرشتے گناہ کی جانب مائل کرتے۔ کلیسیا کے فادرز نے اپنی تحریروں میں اس عقیدے کو قائم رکھا اور وقت کی ضرورت کے مطابق ان سے مدد مانگی۔

قرون وسطیٰ کے ماہرین الہیات نے آسمانی لشکر کے سلسلوں کی منظم انداز میں درجہ بندی کی جس کی بنیاد سینٹ پال کی درجہ بندی تھی۔ انہوں نے ہر ایک کو امتیازی فرائض تفویض کیے۔ ملائکہ کے لشکر کو تین تین فرشتوں پر مشتمل تین درجوں میں بانٹا گیا۔

یہودی مذہبی آرٹ کے فقدان اور عہد نامہ جدید کے قلیل بیانات نے مسیحیت کے آرٹ کی راہ میں رکاوٹ پیدا کی۔ جہاں تک فرشتوں کی شبیہوں کا تعلق ہے تو بلاہے نور ہمیشہ فرشتے کے سر پر رہا جو تقدس اور پاکیزگی کی علامت ہے۔ فرشتوں کی میز علامت پر روح، طاقت اور سرعت کی علامت بنے۔ سارے قرون وسطیٰ کے دوران یہ عنصر بہت عام رہا اور پر دار، ہستیوں کے طور پر فرشتوں کا تصور قبول کر لیا گیا۔ چوتھی صدی عیسوی کے دوران پر دار فرشتے کی شبیہ سامنے آئی اور جلد ہی ایک فارمولہ بن گئی جو چھٹی صدی عیسوی تک رائج رہا۔ بعد ازاں اٹلی اور جنوبی فرانس کے کارولنجی آرٹ اور رومن طرز کے آرٹ میں اس نے دوبارہ جداگانہ حیثیت اختیار کی۔ موشک آرٹ میں یہ نامعلوم رہا، اگرچہ تیرہویں سے پندرہویں صدی تک اٹلی میں دوبارہ مقبول ہوا۔

شائبہ ملائکہ، معبود کے گرد بے شمار فرشتوں کی تصویر کشی، سٹیکٹ یا پر جلال کنواری میں عموماً فرشتوں کو ان کے درجات کے مطابق بنایا گیا۔ تاہم، مکمل نور درجات شاذ ہی ملتے ہیں۔ بیش تر آرٹسٹوں نے دو یا تین اور کبھی کبھی محض ایک دائرہ بنانے پر ہی اکتفا کیا۔ فرشتوں کے نو حلقے قدیم فریسکوز، موزیکس اور سنگ تراشیوں میں مختلف طریقوں سے اور گاہے بگاہے پیش کیے گئے۔ رنگ کا استعمال سیرافیم اور کروئیم کی موزوں مصوری میں اہم ترین عناصر میں سے ایک تھا، جبکہ دیگر طبقات کے ملائکہ کی تصویر کشی میں نسبتاً آزادی برقی گئی۔ مثلاً اندرونی سرخ دائرہ محبت، دوسرا نیلا دائرہ نور اور علم کی علامت ہے۔

قدیم ترین تصاویر، مزکین مسودوں، شینڈ (Stained) گلاس اور مصور کردہ سنگ تراشیوں کے رنگ بڑی احتیاط سے منتخب کیے گئے، اگرچہ رنگوں کی سکیم پر آہستہ آہستہ کم توجہ دی جانے لگی۔

سولہویں صدی کے آغاز میں کروفیم کے پر مختلف رنگوں میں نظر آنے شروع ہوئے۔ رافیل کی مشہور ”Madonna di Sisto“ اور پیروجینو کی ”Coronation of the Virgin“ اس تبدیلی کی عکاس ہیں۔

غالباً سچی فرشتے مذکر ہیں اور انہیں پر شباب اور خوبصورت انسانی جسموں اور چہروں کے ساتھ پیش کیا گیا۔ وہ کبھی بوڑھے نہیں نظر آتے اور نومولود فرشتے روحوں کی علامت ہیں۔ فرشتے وقت کی محدود قیود سے آزاد ہیں اور ان کا شباب دائمی ہے۔

ابتدائی تصاویر میں فرشتے کافی لمبے چوڑے چادر نما کپڑوں میں دکھائے گئے جن کے رنگ عموماً سفید تھے، لیکن نیلے، سرخ اور ہنر رنگ کے لباس بھی بنائے گئے۔ بہت سے پرانے رجا گھروں میں ماربل، پتھر، پائلٹری کے تراشیدہ نمونوں یا مصور کردہ شیشے، فریسکو ز اور دیگر سطوحات میں فرشتے ساری جگہ کو گھیرے ہوئے ہیں۔ تاہم نسبتاً کمزور بینائی پابندیاں غالب آنے پر فرشتوں کو جنس آرائش کے لیے پیش کرنے کی اجازت نہ رہی، بلکہ ان کا مقصد کلیسیا کی کسی تعلیم کی تصویر کشی نہ بن گیا۔ جیسے بیت کی پہلی تین صدیوں کے دوران فرشتوں کو پیش کرنے کی اجازت نہیں تھی، انہیں خداوندانہ انداز میں بنایا جاتا تھا۔

دسویں صدی تک آرٹ میں فرشتے کی ہیئت اور لباس میں واضح تبدیلی آئی۔ جوتھو (Giotto) فرشتوں کی مثالی تصویر کشی تک رسائی حاصل کرنے والا اولین آرٹسٹ تھا۔ تاہم، پہلی مرتبہ فرشتے کی عورتی مطلق طور پر فیہ دنیاوی فرشتے پیش کرنے میں کامیاب ہوا۔ اس کے بنائے ہوئے کسی بھی فرشتے کی شکل و شبہ بہت سی انسانی مخلوق جیسی نہیں، جبکہ دیگر اساتذہ کے بنائے ہوئے فرشتے کسی خوب صورت یا مسرور بچے جیسے ہیں۔ یہ فرشتے لکھو کے فرشتے تقریباً بالائے سطحی نسوانی ہیں۔

جوتھو اور مینوزوگوزوں کے فرشتے بھی قطعاً نسوانی ہیں، جبکہ مائیکل انجیلو (جس کے فرشتے پہلوں کے بغیر تھے) اس قسم کی افلاکی ہستیوں کو پیش کرنے میں ناکام رہا۔ لیونارڈ داوینچی کے فرشتے مسکراتے ہیں، جبکہ کوراجیو نے خوب صورت بچے پیش کیے۔ فرانچسکو البانی اور گوئیڈورینی کی چینیٹنگز میں فرشتے عموماً پراکشش اور نفیس لڑکے ہیں۔

رائل کے فرشتے، بالخصوص مؤخر دور کے فن پاروں میں، بے جنس، روحانی، پر جلال اور ساتھ ہی ساتھ ذہانت و طاقت کی تجسیم بھی ہیں، مثلاً ریکس الملائکہ میکائیل کی تصویر۔ ریمر انٹ نے بھی شاندار فرشتے پینٹ کیے جو شاعرانہ، غیر دنیاوی بیولے ہیں۔ بوئی چیلی نے اپنی نوافلاطونیت کے زیر اثر فرشتوں کو انسانی روپ میں تصور کیا۔

معاصر آرٹسٹوں میں آگسٹ روڈین، میکس ارنسٹ، پالی کلی اور بالخصوص مارک چاگل نے فرشتوں کی شبیہیں بنائیں۔ چاگل کی "دی فال آف دی انجیل" کے بھر کیلے سرخ رنگوں میں ایک سوزاں فرشتہ نیچے گر رہا ہے۔

فن تعمیر میں فرشتے:

بالخصوص یورپ کے مذہبی آرٹ اور فن تعمیر (آرکیٹیکچر) میں فرشتوں کو ایک لازمی حیثیت حاصل ہے: مقدس عمارات میں فرشتے دیواری تصاویر، موزائیکس، سنگ تراشی یا تزئینی نقوش میں پیش کیے گئے ہیں۔ سیکولر عمارات میں فرشتے عموماً پینٹ کی ہوئی یا تراشی ہوئی تفصیلات میں ملتے ہیں، مثلاً دلمیزیوں پر یا گل کاری میں۔

قدیم یونان اور روم میں پر دار شبیہ سازی کی علامت تھی۔ پر دار شبیہیں اکثر کلاسیکی مرتبانوں کی تصاویر، دیواری تصاویر اور سنگ تراشی میں استعمال ہوئیں۔ اس پر دار شبیہ کی سب سے نمایاں مثال فتح کی پر دار دیوی "Nike of Samothrace" (اندازاً 190 قبل مسیح) ہے جو اس وقت پیرس کے لوور میں رکھی ہے۔ اس قسم کی متعدد پر دار شبیہیں تقریباً 180 قبل مسیح میں تعمیر کردہ زیکس اور انتھنا کی قربان گاہ کے سنگ مرمر میں ملتی ہیں۔ ان سات فٹ اونچے منظر میں "خداؤں اور دیویوں کی لڑائی" دکھائی گئی ہے۔

1738ء میں ہرکولائیٹیم اور 1748ء میں پومپئی (موجودہ اٹلی) جیسے قدیم شہروں کی کھدائی ہونے پر متعدد دیواری تصاویر اور موزائیکس برآمد ہوئیں جن میں سے کچھ ایک میں پر دار شبیہیں بھی شامل ہیں۔

79ء میں یہ شہر کوہ ویسوویئس پھٹنے کے باعث راکھ تلے دب گئے تھے، مگر بہت سی عمارات

اندر سے محفوظ رہیں۔ کھدائی سے پتا چلا کہ عوامی اور نجی عمارات بڑی بڑی اور تیز رنگوں والی میوزلز سے آراستہ تھیں۔ ان عمارات میں کھڑکیوں اور دروازوں کی تعداد کم ہونے کے باعث دیوار پر کافی جگہ بچ جاتی جو تزئین و آرائش کے لیے موزوں تھی۔ پونہئی میں سے دریافت ہونے والی عمارت Villa dei Misteri کی دیواروں پر بنے مناظر میں پر دار شمشیں انسانوں کو اٹھا کر لیے جا رہی ہیں؛ یہ کمرہ ڈایونی سکس مسلک سے وابستہ ایک رسم کے لیے مخصوص تھا۔

چوتھی صدی عیسوی کے وسط سے پہلے تک عیسائی فرشتے بغیر پروں کے پیش کیے جاتے رہے۔ چھ مؤرخین کا کہنا ہے کہ فتح کی پر دار رومن دیوی پہلی مرتبہ اشور یہ میں پر دار سبکی فرشتے میں تبدیل ہوئی اور بعد ازاں یہ تصور ایشیائے کوچک کے راستے مغربی یورپ میں پھیلا۔ تاہم، اس دعوے کی حمایت میں کوئی فیصلہ کن شہادت موجود نہیں۔

بائیں ہمہ سبکی کلیسیا کا فن تعمیر فرشتوں پر مشتمل بائبلئی مناظر سے بھرا ہوا ہے۔ آرٹسٹوں نے بالخصوص فرشتوں کے دنیاوی نکتہ نظر سے کام کیا۔ فرشتے بے پر نقیب، عصا بردار مسافر یا سادہ بچے میں مذہب نوجوان کے طور پر نظر آتے ہیں، جیسا کہ روم کے Priscilla (زمین دوز قبرستان) سے واضح ہے۔ یہ قبرستان روم شہر کے نیچے کمرؤں کے ایک وسیع سلسلے پر مشتمل تھا۔ ان میں بنے متعدد چھوٹے چھوٹے کمرؤں Cubicula کی دیواریں تصاویر سے مزین ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ مسیحیوں کی تادیب کے دور میں یہ کمرے گر جا خانوں کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔

325ء میں قسطنطین (کانسٹنٹائن) نے عیسائیت کو رومن سلطنت کے سرکاری مذہب کے طور پر مانجھ کیا اور اس کے دور میں بنائے گئے گر جا گھروں میں فرشتوں پر مشتمل رنگین دیواری تصاویر شامل ہیں۔

موزائکس کے علاوہ تنوؤں کی اس پر بھی فرشتوں کی شمشیں کندہ کی گئیں۔ جن (genii) نام کی پر دار شمشیں مسیحی تابوتوں اور دیگر یادگاروں پر برائی کے خلاف نیکی کی فتح کی علامت کے طور پر ملتی ہیں۔ مسیحی فرشتوں پر مشتمل دیگر موضوعات بشارت مسیح، رفع مسیح وغیرہ ہیں۔

قسطنطین کی طرح شار لیمان نے بھی عیسائی دنیا کو متحد کرنا چاہا اور ایسا ماحول پیدا کیا جس میں فرشتوں کی تصویر کشی کو فروغ ملا۔ مقدس سلطنت روم کو کوئی ایک ہزار برس تک مرکزی قوت بنی

ربی۔ قسطنطنیہ سے ملنے والا ہاتھی دانت کا ایک تراشیدہ نمونہ (اندازاً 500ء) اس دور سے مخصوص دو پر دار شہمیں دکھاتا ہے۔

دسویں صدی میں، وٹو کے عہد کے فن تعمیر نے کارولنگی پیش روؤں کی تقلید کی۔ اوٹو عہد کی متعدد عمارات موجود ہیں، مثلاً جرمنی میں سینٹ مائیکل کا گر جاگھر۔ سینٹ مائیکل کے مرکزی حصے کی چھت پر متعدد بائبل کی مناظر پینٹ کیے گئے جن میں فرشتے بھی موجود ہیں۔

چوتھی صدی عیسوی میں پہلی مرتبہ ظاہر ہونے والا بازنطینی انداز ہیلیپائی اور مشرقی اثرات کا ملغوبہ تھا۔ بازنطینی عمارات کی دیواروں کی بیرونی سطحیں عموماً سنگ تراشی سے سجائی ہوئی تھیں۔ گر جاگھروں کے اندر شوخ رنگوں والی موزیکس یا دیواری تصاویر میں مسیح، حواریوں اور شہداء کی زندگی کے مختلف واقعات مصور کیے گئے۔ چھٹی صدی کے اوائل میں اطالوی شہر راوینا بازنطینی سلطنت کا مغربی مرکز بنا۔ فرشتوں کی بازنطینی تصویر کشی کی مثالیں 527ء اور 547ء کے درمیان تعمیر کردہ San Vitale کے موزیکس میں دیکھی جاسکتی ہیں۔



چھٹی صدی کی موزیک، باسیلیکا ڈی سان وٹالی (راوینا)۔ مسیح کے دائیں بائیں فرشتے اور اولیاء دکھائے گئے ہیں۔

Torcello کے گرجا گھر کی موزیکس ایک فرشتے کو کنواری مریم اور نومولود مسیح سے بہت اوپر دکھاتی ہیں۔ 726ء میں پوپ لیوسوم نے ایک فرمان کے ذریعے بازنطینی سلطنت میں مذہبی نقش گری پر پابندی عائد کر دی جو جزو اسلامی اثرات کا نتیجہ تھی۔ 843ء میں یہ پابندی ختم ہوئی۔

مشرقی کلیسیا کے فرشتے محترم محافظوں کی صورت میں پیش کیے گئے، نہ کہ نسوانی یا بچگانہ صورت میں۔ تصاویر میں سیرافیم کے چہرے پر جسم کو اس طرح چھپائے ہوئے ہیں کہ صرف سر دکھائی



محراب فتح، پیرس (36-1833ء)۔

دیتا ہے؛ کرویم چار پروں والے ہیں؛ عام فرشتوں کے صرف دو پر بنائے گئے۔ ایشیائے کوچک میں فرشتوں کی تزئین و آرائش روایت کا حصہ تھی، اور فرشتوں کے اعزاز میں بنائے گئے گر جاگھر مشہور و معروف رہے۔ (ریس الملائکہ میکائیل کے نام سے ایک مسلک وابستہ ہوا۔) بالخصوص میکائیل اور جبرائیل کی تصویر کشی گر جاگھروں کے مدخلوں کا خاصہ بن گئی۔

گیارہویں صدی کے اواخر اور بارہویں صدی کے اوائل کا فن تعمیر قدیم رومن انداز تعمیر کی بازگشت کا حامل دکھائی دیتا ہے۔ یہ انداز کلیسیا کی عقائد ان ضروریات کا عکاس تھا۔ 1115ء اور 1135ء کے درمیان تعمیر ہونے والے Angouleme کے سینٹ میئر نے گر جاگھر میں سنگ تراشیاں اس کی بہترین مثال ہیں۔ جنوبی حصے میں مسیح کا دوبارہ ظہور دکھایا گیا ہے؛ اس کے دائیں بائیں متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کے علاوہ ایک فرشتہ بھی ہے جس نے نوع انسانی کا اعمال نامہ اٹھا رکھا ہے۔

گو تھک قرار دیا جانے والا انداز تعمیر 1150ء سے 1420ء کے درمیان اٹلی میں اپنے عروج کو پہنچا اور 1500ء تک شمالی یورپ میں مقبول رہا۔ گو تھک انداز کا آغاز برگنڈی اور نارمینڈی (موجودہ فرانس میں) کے گر جاگھر تھے۔ Stained Glass یا رنگ دار شیشہ اسی دور میں کھڑکیوں میں لگایا گیا۔ نیز کنواری مریم سے عقیدت بھی بہت بڑھ گئی جسے فرشتوں کے ہمراہ دکھایا گیا۔ Chartres کیتھڈرل کے چار مغربی پورٹل میں بنائی گئی پینٹنگز میں فرشتے بہت نمایاں ہیں۔

نشأۃ ثانیہ کا عہد کلاسیکی تصورات اور موضوعات میں دوبارہ دلچسپی سے عبارت تھا۔ اس دور کی عمارات قدیم یونانی اور رومن انداز میں دلچسپی کی عکاس ہیں۔ فرشتوں کو عبادوں اور بڑے بڑے پھولوں کے ہاروں کے ساتھ پیش کرتا مقبول عام ہوا۔ نسوانی فرشتے بھی اسی دور میں پہلی مرتبہ سامنے آئے اور اس کے بعد فرشتوں کی نسوانیت عام ہو گئی۔ میڈونا اور بچے کی معیت میں کرویم ایک اور پسندیدہ موضوع بنے۔ برنارڈو روزی لینو کا تعمیر کردہ لیونارڈو برونی کا حذر اس کی ایک واضح مثال ہے۔

1600ء سے 1770ء تک کا دور فن تعمیر میں باروک عہد کہلاتا ہے۔ یہ نشأۃ ثانیہ میں منتقل ہونے والے جمالیاتی تصورات کی ہی توسیع تھا۔ باروک اور راکو (Rocco) انداز میں تزئین و

آرائش بہت زیادہ ہے۔ اکثر سطح سے اوپر اٹھے ہوئے نقوش تراشے گئے۔ وینیکن کی طرف جانے والے محراب دار زینے Scala Regina کے اوپر ماربل میں دونوں فرشتے صورت پھونک رہے ہیں۔ سینٹ پیٹرک کی مہیب کیونپی کو چارستون سہارا دیے ہوئے ہیں جن کے اوپر چار فرشتے کھڑے پہرہ دے رہے ہیں۔

انیسویں صدی قدیم روم کے اثرات کے تحت رومانوی قوم پرستی کا عہد تھا اور فن تعمیر میں بھی قدیم رومن اثرات سامنے آئے۔ 1806ء اور 1836ء کے درمیان تعمیر کی گئی محراب فتح (Arc de Triomphe) میں جمہوریہ کی تاریخ کے چار مناظر پیش کیے گئے ہیں۔ وکٹوریائی عہد کے لوگوں نے کافی اچھوتا پن دکھایا اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ آرائشی تعمیراتی فنون میں ان کی کامیابی سب سے بڑھ کر تھی۔ اس دور میں پھولوں کے ہار اٹھائے ہوئے فرشتوں کی قطاریں ملتی ہیں۔

1890ء سے لے کر پہلی عالمی جنگ تک کے دور میں Art Nouveau فرشتہ نما شخصیات کے لیے موزوں تھا۔ تاہم، بیسویں صدی میں فن تعمیر اور آرائشی فنون زیادہ انتخابی بن گئے (جیسا کہ آرٹ ڈیکو انداز میں)۔ فرشتے حد درجہ نمایاں ہوئے اور دو عالمی جنگوں کے درمیان دور میں پر دار شہمیں میوزلز، مورتیوں اور کٹڑی کی شبیہوں میں ملتی ہیں۔ تھیمز، ہوٹل اور پرانے ڈیپارٹمنٹل سنورز کی عمارتیں اس کی مثال ہیں۔

مقدس فرشتوں کے اعمال (Acts of the Holy Angels):

بائبل میں موضوعات کا ایک سلسلہ جنہیں مجموعی طور پر ”مقدس فرشتوں کے اعمال“ کہا جاتا ہے۔ گیارہ اعمال درج ذیل ہیں: (1) لوسیفر کی تنزیل؛ (2) آدم اور حوا کا باغ بہشت سے نکالا جانا؛ (3) تین فرشتوں کا ابراہام کے پاس آنا؛ (4) ایک فرشتے کا اسحاق کی قربانی کرنے سے ابراہام کو روکنا؛ (5) یعقوب کا ایک فرشتے سے کشمی کرنا؛ (6) یعقوب کے زینے سے فرشتوں کا چڑھنا اور اترنا؛ (7) تین شہزادوں کا جلتی ہوئی بھٹی میں سے بچایا جانا؛ (8) سلیم کے لشکر کی ایک فرشتے کے ہاتھوں تباہی؛ (9) رائیل کا تو بیاس کی حفاظت کرنا؛ (10) ہیلیم ڈورس کو سزا دینا؛ اور (11) بشارت مسیح۔

پرنده بطور فرشتے:

عالمی اسطوریات میں پرندهوں کو اکثر روح کی علامت کے طور پر استعمال کیا گیا۔ بالخصوص ان کی تصویر کشی دیوتاؤں کے قاصدوں اور مردوں کی ربحوں کو اگلی دنیا میں لیجانے والوں کی حیثیت میں ہوئی۔ فرشتے پرندهوں کے ساتھ منسوب کیے جانے کے نتیجے میں ہی انجام کار پر دار بن گئے۔ پرندهوں اور فرشتوں کا تعلق ذات اقدس کے دو الگ الگ تجربات سے ماخوذ ہے۔ اول، عالمی مذاہب اور بالخصوص مغربی مذاہب میں ذات اقدس کو افلاکی مظاہر کے ساتھ منسلک کرنے کا رجحان موجود ہے۔ چونکہ آسمان دیوتاؤں کی خصوصی اقامت گاہ تکتے ہیں، اس لیے پرندهوں کو ان سے قریب تر قرار دینا ایک فطری امر تھا۔ اور اسی وجہ سے افلاکی ہستیوں کو پر دار تصور کیا گیا۔ دوم، قدیم لوگوں کے خیال میں ہوا بذات خود ایک روحانی جوہر تھی۔ بہت سی ثقافتوں میں روح کے ہم معنی الفاظ کا مطلب ہوا یا سانس ہی ہے۔ متعدد روایتی معاشروں کے لیے پرنده پر جلال مخلوق تھے جو زمین سے بلند ہو کر روحانی وسیلے ہوا میں جا سکتے تھے۔

فرشتوں سے رابطہ:

تمام مذاہب عالم میں اتفاق رائے کا ایک وسیع میدان یہ خیال ہے کہ اس دنیا اور روحانی اقلیم کے درمیان رابطہ ممکن ہے۔ اس قسم کی مواصلات روایتی کے ساتھ ساتھ معاصر تصور فرشتہ کا بھی اہم جزو ہے۔ فرشتوں کے ساتھ براہ راست رابطہ صدیوں سے عالم ملائکہ کے ساتھ معتبر تعلق رہا ہے۔ فرشتے تین مختلف طریقوں سے لوگوں کے ساتھ رابطہ کر سکتے ہیں۔ پہلا طریقہ ندائے نبی ہے جو حالت بیداری میں سنائی دیتی ہے۔ اس قسم کا تجربہ کرنے والے لوگ ایک بھنسنہاٹ یا موسیقی اور پھر پیغام کی آواز سنائی دینے کے متعلق بتاتے ہیں۔ ندائے نبی عموماً کوئی خوش خبری دیتی یا آنے والے خطرے سے پیشگی خبردار کرتی ہے۔ تقریباً ہر مذہب کے مقدس صحائف میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔ فرشتے خوابوں کے ذریعے بھی انسانوں سے رابطہ کرتے ہیں۔ نیند کے دوران اس قسم کی مواصلات ہونے کا تصور حالت خواب کا ایک فطری نتیجہ تھا۔ عموماً خواب میں کوئی فرشتہ آکر کوئی مخصوص کام انجام دینے کی تلقین کرتا ہے۔ سلسلہ وار خوابوں میں بھی فرشتوں سے ملاقات ہو سکتی

ہے۔ یہ پیغام چند ہفتوں یا مہینوں کے دوران موصول ہو سکتے ہیں۔ فرشتوں نے صرف ایک خواب میں بھی پیغام دیا، جیسا کہ یعقوب کے معاملے میں ہوا۔ فرشتوں سے رابطے کا تیسرا وسیلہ براہ راست بھری ملاقات ہے۔ فرشتہ کسی شہید کی صورت میں ظاہر ہوتا اور متعلقہ شخص کو اپنا پیغام دیتا ہے۔ قاصد فرشتہ خود کو توجہ کا مرکز نہیں بناتا اور عموماً صرف پیغام وصول کرنے والے شخص کو دکھائی دیتا ہے۔ عہد نامہ متیق میں ابرہام (حضرت ابراہیم) اور سارہ اور اسحق کی پیدائش کی کہانی اس کی مثال ہے۔ ہمیں یہ بات اصرار کے ساتھ کہنا پڑے گی کہ کسی بھی طریقے سے فرشتوں سے رابطہ صرف انسانی روح کی تفہیم اور قبولیت کے ذریعے ممکن ہے۔

فرشتوں کی کمیتیں:

تقریباً ہر روایتی معاشرے نے چار نقاط اصلیہ (کارڈنل پوائنٹس) یعنی شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کو بہت زیادہ اہمیت دی۔ یہ کمیتیں مخصوص دیوتاؤں یا دیگر روحانی ہستیوں کی اقامت گاہیں ہیں جو اکثر ان سمتوں سے منسوب تو انائیوں پر ”حکومت“ کرتی ہیں۔ آج ستموں



ساعتوں (Hours) کا قصبہ از مکیانو پریویائی (1899ء)۔

کے تقدس کا تقریباً سارا مفہوم کھو چکا ہے۔ روایت کے مطابق چار مرکزی رئیس الملائکہ کو چار ستوں کے ساتھ منسوب کیا گیا۔ یقین کیا جاتا تھا کہ رافیل مشرق، میکائیل جنوب، جبرائیل مغرب اور اریئل شمال کا حکمران ہے۔ رسوماتی سحر میں یہ روایتی انتساب اب بھی موجود ہے جس میں رئیس الملائکہ کی قوت ایک جادوئی دائرہ کھینچ کر حاصل کی جاتی ہے۔

ہفتے کے دن اور فرشتے:

قدیم زمانے میں علم النجوم ایک ہمہ گیر زبان یا علامتی ضابطہ تھا جس کی مدد سے ہر قابل تصور مظہر کی تفسیر کی گئی۔ رومن دور میں بھی ہفتے کے دنوں کو روایتی سیاروں (سورج، چاند، اورنگی آنکھ سے نظر آنے والے پانچ سیارے) سے باہم مربوط کیا گیا۔ سوموار چاند، منگل مرغ، بدھ عطارد، جمعرات مشتری، جمعہ ونس، ہفتہ زحل اور اتوار سورج سے منسوب ہے۔ قدیم وقتوں میں کسی مخصوص سیارے سے منسوب کردہ کام کو متعلقہ دن میں انجام دینا احسن خیال کیا جاتا تھا (مثلاً عطارد کے زیر اثر بدھ وار خطوط لکھنے اور بھیجنے کے لیے اچھا تھا)۔ بعد کی یورپی تاریخ میں فرشتے بالکل علم النجوم کے انداز میں زندگی کے ہر کام سے منسلک ہو گئے۔ یوں علم النجوم اور علم الملائکہ کے درمیان روابط پیدا ہوئے۔ فرشتوں اور ہفتے کے دنوں کے حوالے سے روایتی تعلق مندرجہ ذیل ہیں:

ہفتے کا دن	حاکم سیارہ	حاکم فرشتہ
اتوار	سورج	میکائیل
سوموار	چاند	جبرائیل
منگل	مرغ	سامائیل
بدھ	عطارد	رافیل
جمعرات	مشتری	Sachiel
جمعہ	زہرہ	Anael
ہفتہ	زحل	Cassiel

موسموں کے فرشتے:

موسموں اور فرشتوں کے درمیان تعلق قرون وسطیٰ میں تقریباً ہر چیز کو فرشتوں کے ساتھ منسلک کرنے کے رجحان کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ مہینوں اور ہفتے کے دنوں کو فرشتوں سے منسوب کیا گیا۔ اسی طرح موسموں کے بھی فرشتے ہیں۔ عام طور پر اپریل کو بہار، اریل کو موسم گرما، میکائیل کو خزاں اور جبرائیل کو موسم سرما سے منسوب کیا جاتا ہے۔

علم النجوم، حکمرانی اور فرشتے:

علم النجوم میں حکمرانی سے مراد سیاروں کو منطقۃ البروج اور دیگر مظاہر کی علامتوں سے منسوب کرنا ہے جس کے مطابق کہا جاتا ہے کہ ہر سیارہ مخصوص اشیا اور سرگرمیوں پر ”حکمران“ ہے۔ یہ تعلق تسلیم شدہ نقوش پر مبنی قرابت داری ہے۔ چنانچہ مرغ جنگ اور لوہے کا حکمران سیارہ ہے، حمل کی علامت پہل کار کاوشوں، سیارہ ونس یا زہرہ محبت پر حکمران ہے، وغیرہ۔ اگر آپ ”حکمرانی“ کے اس قدیم تصور کو جدید زبان میں ترجمہ کریں تو ”نسبت“ کی اصطلاح استعمال کرنا زیادہ بہتر معلوم ہوگا۔ چونکہ فرشتے اور سیارے دونوں ہی افلاک کے مکین ہیں، اس لیے ثقافتوں میں فرشتوں کو علم النجوم میں جگہ ملنا فطری امر تھا۔ روایتی مغربی علم الملائکہ میں یہ تعلق قبالتامی باطنی نظام میں واضح ہوا۔ قبالتامی تعلق داریوں کا ایک نظام ملتا ہے جو بعد ازاں ساحروں نے اپنی رسوم میں استعمال کیا۔ حتیٰ کہ یہ بھی کہا گیا کہ فرشتوں نے انسانوں کو خدا کے راستے پر واپس لانے کی خاطر قبالتامی تعلیم دی۔ یورپی قرون وسطیٰ کے دوران فرشتوں کی تعداد میں اضافہ ہونے پر انہیں مخصوص وظائف کا حامل خیال کیا جانے لگا۔ لہذا انہیں مختلف کاموں کے ساتھ منسوب کرنا بھی ضروری ٹھہرا۔ چنانچہ فرشتے مختلف چیزوں اور سرگرمیوں کے ”حکمران“ یا نگران بن گئے۔ ہوا، سیاروں اور حتیٰ کہ محبت کے حکمران فرشتوں کا ذکر بھی ملتا ہے۔

معاذیات:

عیسوی عہد کا دوسرا ہزار یہ مکمل ہونے پر متنوع قسم کے مذہبی مفکرین قیاس آرائی کرنے لگے

تھے کہ دنیا، اور ساتھ ہی کرہ ارض کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ ہر کام میں خدا کی کارگیری اور کارفرمائی دیکھنے کے عادی لوگوں کے خیال میں دنیا کا خاتمہ فرشتوں کے توسط سے ہوگا، جیسا کہ وہ ہر شخص کی انفرادی زندگی کا بھی خاتمہ کرتے ہیں۔ بائبل کی کتاب ”مکاشفہ“ میں دنیا کے خاتمے کا خاکہ موجود ہے جس میں فرشتوں کو خدا کے ایما پر تباہی لاتے ہوئے پیش کیا گیا۔ معادیات خاتمہ زماں کا مطالعہ کرنے کے لیے ٹیکنیکل و دنیاوی اصطلاح ہے۔ مذہبی معادیات میں ہمیشہ کفارے یا نجات کا تصور ملوث ہوتا ہے، اور یہ دنیا کے بیش تر مذاہب کا جزو ہے۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام پر فیصلہ کن اثرات مرتب کرنے والا زرتشت مت پہلا ایسا تاریخی مذہب ہے جس نے نیکی اور بدی کی قوتوں کے درمیان متواتر لڑائی کا تصور پیش کیا۔ عہد نامہ عتیق کی پیش گوئیوں میں موجود ابتدائی یہودی معادیات کا مقصد عہد زریں کا دوبارہ قیام ہے۔ فارسی اور ہیلینیائی تصورات نے یہودیت پر خصوصی اثرات مرتب کیے۔ کبھی کبھار یہ تصورات باہم متصادم ہیں، اور بعد کی صدیوں میں ہی انہیں ایک ہم آہنگ نظام کی صورت دی گئی۔ متوقع مسیح داؤد کے گھرانے سے ہوگا، جسے انسان کا بیٹا کہا گیا۔

فرشتوں کی زبان:

مختلف مذہبی روایات اور مختلف ادوار میں عموماً اس بارے میں قیاس آرائی کی گئی کہ فرشتے آپس میں بات چیت کے لیے کونسی زبان استعمال کرتے ہیں۔ روایتی یہودیت میں فرشتوں کی زبان عبرانی، اسلام میں عربی اور قرون وسطیٰ کے کیتھولک ازم میں لاطینی بتائی گئی۔ دیگر جگہوں پر بھی اسی قسم کے خیالات ملتے ہیں۔ مثلاً جنوبی ایشیا میں سنسکرت کا رسم الخط دیوتاگری کہلاتا ہے، یعنی دیوتاؤں یا دیویوں (فرشتوں) کے شہر کا رسم الخط۔ بائبل میں فرشتوں کو باہمی گفتگو کی صلاحیت کا مالک بتایا گیا۔ حواری پال نے کہا، ”میں انسانوں اور فرشتوں کی زبانیں بولتا ہوں۔“ ٹامس آکوئینس جیسے ماہرین الہیات نے اس کی تفسیر زبانی بات چیت کے طور پر نہیں کی، بلکہ اس کے خیال میں یہ بات چیت الفاظ کے بغیر ٹیلی پیتھک وجدان کے ذریعے ہوتی ہے۔

قریب المرگ تجربات اور فرشتے:

ڈاکٹر ریمینڈ موڈی نے اپنی مشہور کتاب ”حیات بعد الموت“ میں لکھا ہے کہ قریب المرگ

تجربات کے متعلق بیانات میں بیش تر مشترکہ عناصر اور غیر دنیاوی نور کا ذکر ملتا ہے۔ وہ لکھتا ہے: نور کی غیر معمولی نوعیت کے باوجود ایک شخص نے بھی اس کے کسی ہستی، ایک نورانی ہستی ہونے پر شبہ ظاہر نہیں کیا۔۔۔۔۔ موت گرفتہ شخص کو اس ہستی سے ملنے والی محبت اور گرمانش ناقابل بیان ہے، اور وہ خود کو اس میں پوری طرح گھرا ہوا محسوس کرتا ہے۔ "موڈی کا کہنا ہے کہ نورانی ہستی متعلقہ شخص کے مذہبی اعتقادات یا پس منظر اور تربیت پر منحصر ہوتی ہے۔ کچھ نے اسے مسیح اور دیگر نے ایک فرشتہ قرار دیا۔

"Saved By the Light" کتاب کے مصنف Dannion Brinkley نے قریب المرگ تجربات کے متعلق اپنی کہانی لکھی۔ اس نے جسم کو چھوڑ کر ایک زبردست نور کی جانب سفر کے بارے میں بتایا جب وہ بجلی گرنے سے مر گیا تھا۔ بریکلے لکھتا ہے: "میں نے اپنی دائیں طرف دیکھا تو ایک نفرتی شبیہ دھند میں سے باہر آتی ہوئی نظر آئی۔ مجھے یوں لگا کہ جیسے اپنی محبوبہ، ماں، بہترین دوست کو دیکھ رہا ہوں۔ اس وقت محسوس ہونے والی محبت بیان سے باہر ہے۔ نورانی ہستی کے قریب آنے کے ساتھ ساتھ محبت کے یہ احساسات شدید تر ہوتے گئے، حتیٰ کہ مسرت کو برداشت کرنا ممکن نہ رہا۔"

دلچسپ بات یہ ہے کہ بالغوں کی نسبت بچوں کے قریب المرگ تجربات میں فرشتوں کا ذکر کہیں زیادہ کثرت سے ملتا ہے۔ "Angels. The Mysterious Messengers" میں شائع شدہ ایک انٹرویو میں Melvin Morse نے لکھا ہے کہ صرف دس تا بیس فیصد بالغوں کے قریب المرگ تجربات میں فرشتے دکھائی دینے کا بیان ملا، جبکہ بچوں نے 60 تا 70 فیصد کیسز میں ان کا ذکر کیا۔ مارس نے اسی انٹرویو میں رائے دی: "لگتا ہے کہ بچے فرشتوں کے ساتھ کوئی خصوصی قسم کا تعلق رکھتے ہیں۔ اور آپ اس نوعیت کے تجربات بار بار سنتے ہیں۔" مذہبی خطوط پر پرورش نہ پانے والے بچوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔

اس قسم کی رپورٹیں اکٹھی کرنے میں سال ہا سال صرف کر دینے والے افراد..... ذاکر ریمنڈ موڈی، مائیکل سیوم، مائیکل رائٹ، کینتھ رینگ، مارگوٹ گری نے سینکڑوں مثالوں کی روشنی میں قریب المرگ بیانات کو مرتب کیا۔ وہ اسے "اساسی تجربہ" کہتے ہیں۔ ان کے خیال میں ہر

قریب المرگ تجربہ اسی کی تھوڑی بہت بدلی ہوئی صورت ہے۔

زندگی سے موت کی جانب اور پھر واپسی کا سفر مندرجہ ذیل بنیادی مراحل رکھتا ہے:

☆ لوگوں نے مرتے وقت ایک پرست احساس کا تجربہ کیا۔

☆ کلینکل موت واقع ہونے پر وہ جسم سے نکلے اور منظر میں تیرتے رہے۔

☆ وہ ایک دھندلے اور عموماً تاریک علاقے میں داخل ہوئے، اور بیشتر نے اسے ایک

طویل سرنگ میں تبدیل ہوتے دیکھا جس کے آخر میں روشنی تھی۔

☆ وہ ہر لحظہ بڑھتی ہوئی رفتار کے ساتھ سرنگ میں اترے۔

☆ روشنی میں آنے پر کسی رشتہ دار یا مذہبی پیشوا سے ملاقات ہوئی۔

☆ سرنگ کے آخر میں موجود منظر عموماً چراگاہ کا ہے۔ ایک خوبصورت دیہی منظر یا دلکش

باغ۔

☆ راحت بخش یا آسمانی موسیقی سنائی دیتی ہے جس کا ماخذ نظر نہیں آتا۔

☆ کبھی کبھی ان کی زمینی زندگی کے مناظر سامنے سے گزرتے ہیں، جیسے فلم چل رہی ہو۔ یہ

مرحلہ سرنگ میں داخل ہونے سے پہلے بھی آ سکتا ہے۔

☆ نور میں سے ایک غیر مجسم آواز آتی ہے، یا استقبال کرنے والے شخص کی شبیہ انہیں واپس

جانے کا کہتی ہے۔

☆ اس افلاکی منظر سے واپسی عموماً یک لخت ہو جاتی ہے۔ جسم ایک دم نارمل ہو جاتا ہے۔

☆ تجربے کے نتیجہ میں لوگوں کو موت کا خوف نہ رہا، مادی چیزوں میں بھی ان کی دلچسپی کم ہو

گئی اور وہ روحانی معاملات میں زیادہ سرگرمی سے حصہ لینے لگے، حالانکہ روایتی مذاہب ان کے

لیے پرکشش نہیں رہے تھے۔

فرشتے تحت الثریٰ میں راہنما کے طور پر:

مرنے والوں کی روحمیں فوراً آسمان پر جانے کی بجائے جنت یا دوزخ میں پہنچنے کا تصور دنیا کی

بہت سی ثقافتوں میں ملتا ہے۔ روح کو موزوں اقلیم میں داخل ہونے سے قبل ایک مرحلہ عبور کرنا ہوتا

ہے۔ یہ مرحلہ عموماً پرندوں کی علامت کے ذریعے پیش کیا گیا جو روح کو آسمان تک لیجاتے ہیں۔ ایک اور مقبول عام تصور کے مطابق روہیں بال جیسے باریک پل یا سرنگ میں سے گزرتی یا دریا پار کرتی ہیں۔ بہت سے معاشروں میں کوئی مذہبی پیشوایا راہنما psychopomp کا کردار ادا کرتا ہے۔ یعنی ایسا شخص جو مردے کو اگلی دنیا میں لیجاتا ہے۔

قدیم دور میں مردے کی روح کا ایک مشہور راہنما کیران تھا، یونانی اسطوریات کا ملاح جو مرنے والوں کی روحوں کو رودخانہ اسفل پار کرواتا۔ عیسائی دنیا میں اس کی جگہ فرشتوں کو مل جاتا فطری بات تھی۔ میکائیل کو یہی کردار سونپا گیا۔ مسیحی عبادت کے ایک گیت میں ”میکائیل کشتی کو پار لگاتا ہے“ کی سطر موجود ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ میکائیل مسیحی کیران بن گیا۔



کیران، جو قدیم یونانی اسطوریات میں مردوں کی روحوں کو رودخانہ عالم اسفل پار کرواتا تھا، از گستاؤڈورے (1861-68ء)۔

اژن طشتریاں اور فرشتے:

روایتی معاشروں نے دنیا کے ہر پہلو کو مقدس جانا، جبکہ یہودی-مسیحی-اسلامی خاندان مذاہب نے زیادہ تر فطری دنیا کو مذہبی مفہوم دیا اور آسمان کو تقدس کا مسکن بتایا۔ یہودی-مسیحی صحیفے کے مطابق معبود مطلق آسمان (عرش) پر رہتا ہے۔

کئی عشرے قبل ماہر نفسیات کارل گسٹاویگ نے یو ایف او یا اژن طشتریوں کے متعلق مباحث میں مذہبی موضوعات کی نشاندہی کرتے ہوئے انہیں ”میکنالوجیکل فرشتے“ قرار دیا۔۔۔۔۔ یعنی ایک ایسی تہذیب کے فرشتے جو مافوق الفطرت چیزوں پر تو نہیں لیکن زبردست میکنالوجیکل کارناموں پر یقین کر سکتی ہے۔ اژن طشتریاں 1950ء کی دہائی کے دوران پہلی مرتبہ ایک عوامی مظہر بنیں، اور تب سے ہی انہیں مذہبی اہمیت دی جانے لگی۔ اژن طشتریوں کی یہ مذہبی جہت عموماً غیر شعوری طور پر یو ایف او ادب میں مخصوص موضوعات کے ذریعے بیان ہوئی۔ ”خلائی بھائیوں“ کے افلاکی ماخذ کا موضوع سب سے نمایاں ہے۔ خلائ مخلوقات سے ملاقات کی اکثر کہانیاں ترقی یافتہ ورائے ارضی تہذیبوں کی جانب سے اہل ارض کے نام پیغامات پر مشتمل ہیں۔ اس پیغام بردار لے کردار میں وہ فرشتوں کا مرکزی وظیفہ انجام دیتی ہیں۔ بالخصوص 1950ء کی دہائی میں (جب ایٹمی جنگ عین ممکن معلوم ہوتی تھی) کبھی کبھار سوچا گیا کہ خلائ بھائی ہمیں اپنے ہی ہاتھوں تباہ ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ یہ یقینا فرشتوں والا ہی کردار تھا۔

1950ء کی دہائی کے بعد اژن طشتریوں سے متعلق ادب میں خلائ مخلوق نے ایک مختلف کردار ادا کرنا شروع کیا۔ اب وہ انسانوں کو اغوا کرنے اور ریغمال بنانے میں زیادہ دلچسپی رکھتی تھی۔ 1990ء کی دہائی میں اس موضوع پر بہت سی کتابیں شائع ہوئیں۔ ان میں خلائ مخلوق کا کردار مردود یا تنزل یافتہ فرشتوں جیسا لگتا ہے۔ چنانچہ، اگر ابتدائی خلائ بھائی میکنالوجیکل فرشتے تھے تو اغوا کرنے والی خلائ مخلوق میکنالوجیکل شیطان بن گئی۔

برزخ کے فرشتے:

کیسٹولک مسلک میں برزخ وہ دروازہ ہے جس میں سے گزر کر تائب لوگوں کی رو صیں

بہشت کا نور دیکھتی ہیں، لیکن انہیں فوری طور پر اندر جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ برزخ کی سب سے متاثر کن ادبی منظر کشی دانٹے (چودھویں صدی عیسوی) نے کی۔ وہ اپنے راہنما شاعر ورجل کے ہمراہ دوزخ، برزخ اور بہشت کی بعد از موت بادشاہتوں کی سیر کرنے جاتا ہے۔ دانٹے کا برزخ جغرافیائی لحاظ سے یروشلم کے بالقابل واقع سمندر کے وسط میں ہے۔ اس کی صورت ایک پہاڑ جیسی ہے جس کے گرد سات کارنس تعمیر کیے گئے ہیں (سات مہلک گناہوں کے نمائندہ)۔ برزخ کا تصور مسلمانوں کے ہاں بھی موجود ہے جس کا ذکر مناسب جگہ پر کیا گیا۔

اجتماعی لاشعور اور فرشتے:

اجتماعی لاشعور کا تصور سوئس ماہر نفسیات کارل گسٹاویگ نے پیش کیا جس کی مدد سے فرشتوں کے ساتھ ملاقاتوں کے تجربات کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ سمجھنے میں بھی مدد ملے گی کہ فرشتے کا آرکی ٹائپ (Archetype) اس قدر پرکشش کیوں ہے۔ یگ کے مطابق اجتماعی لاشعور - طورات اور علامات کا ایک گودام ہے جس تک تمام انسانوں کو رسائی حاصل ہے۔ یہ سائنسی کا لازمی اور نارمل جزو ہے۔ مخصوص تجربات کے رد عمل میں اس گودام سے مخصوص علامات ابھرتی ہیں تاکہ حالات کا مقابلہ کرنا اور انہیں کوئی مفہوم دینا ممکن ہو سکے۔ فرشتے ماورائی اقلیم سے آئے ہوئے قاصدوں کے طور پر اپنے مختلف کرداروں میں ایک سے زائد آرکی ٹائپ مفہوم کی تجسیم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح شیطان یا مردود فرشتے بھی منفی مفاہیم کو مجسم کرتے ہیں۔ جدید نفسیات میں یگ کی بے مثال حصہ داری کا آغاز اس مشاہدے سے ہوا کہ کسی تاریخی ربط سے محروم ثقافتوں میں بھی متعدد علامات اور اساطیر کا بنیادی ڈھانچہ تقریباً ہمہ گیر ہے۔ مثلاً بیش تر روایتی معاشرے سورماؤں کی داستانیں سناتے، کاملیت کا اظہار کرنے کے لیے ہالے استعمال کرتے یا آسمان سے نسبت بتاتے ہیں۔ یگ نے تھیوری پیش کی کہ یہ ہمہ گیریت ان لاشعوری نفوش (جنیک یا نیم جنیک رجحانات) کا نتیجہ ہیں جو دور دراز اجداد سے ہم تک منتقل ہوئے۔ ان رجحانات کا ذخیرہ اجتماعی لاشعور ہے، جبکہ ہمارا انفرادی، ذاتی شعور اس سے الگ ہے۔ یگ نے مخصوص اساطیر اور علامات کی جانب رغبت کو آرکی ٹائپ قرار دیا۔ چنانچہ آپ منزل (ہالہ) آرکی



شیطان اور ورصل، گستاوڈورے (دانٹے کی ڈیوائن کامیڈی کے لیے تصویر کشی)۔

نائپ، ہیرو آرکی نائپ، یا فرشتے آرکی نائپ کے متعلق سنتے ہیں۔ یک نے اصرار کیا کہ اس کا نظریہ اجتماعی الشعور اور نظریہ آرکی نائپ جبلت کے متوازی ہیں۔ ہستی کی روحانی جہت پر دلالت کرنے والے مخصوص ثقافتی تاریخی حقائق یا مخصوص تجربات کی وضاحت کے لیے کبھی کبھی یک کے نظریات کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ فرشتے اور شیطان بھی اسی ضمن میں آتے ہیں۔

ضمیمہ ۱

یہودی اور مسیحی صحائف

یہودی یا مسیحی صحیفے کے ماخذ کی کوئی دونوں تو ضیح نہیں پیش کی جاسکتی۔ نیچے فہرست میں شامل یہودی صحائف دوسری صدی عیسوی میں کینٹاز کے (شریعت بنائے) گئے صحائف کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تاہم، یونانی زبان میں صحیفے کا ایک متبادل متن بھی موجود تھا جسے ”سات“ یا Septuagint کا نام دیا گیا۔ اس میں شامل سات کتب اب رومن کیتھولک اور مشرقی آرتھوڈوکس کلیسیا کی شریعتوں میں ملتی ہیں۔ عام طور پر انہیں مجموعی طور پر Apocarypha (پھپائی گئی کتب) کے نام سے بھی جانا جاتا تھا۔ البتہ جدید بائبل محققین نے انہیں Deuterocanonical کا نام دینا بہتر سمجھا۔

مغربی عیسائیوں کے لیے بائبل کو سولہویں صدی میں باقاعدہ کینٹاز کیا گیا جب بیش پروٹسٹنٹ کلیسیائی حلقوں نے نسبتاً مختصر یہودی شریعت اپنائی۔ رومن کیتھولک ازم نے 1546ء میں ٹریڈنٹ کی مجلس میں ”سات“ کو اپنی بائبل کے لیے بطور بنیاد اختیار کیا۔ آرتھوڈوکس کلیسیاؤں نے یروشلم کی کلیسیائی مجلس (1672ء) میں رومن کیتھولک شریعت ہی قبول کر لی، مگر روسی آرتھوڈوکس کلیسیا بدستور مبہم رہا، اور کم از کم بیسویں صدی کے وسط تک Deuterocanonical کتب کو اپنی شریعت سے خارج رکھا۔ ذیل میں ان تمام صحائف کی فہرست دی جا رہی ہے اور اس

کے بعد عہد نامہ جدید کی کتب کے نام بھی دیے گئے ہیں:

یہودی اور عیسائی صحائف

انگلش نام	یروشلیم کلیسیا	عہد نامہ یسوع	یہودی صحیفہ
<i>The Law</i>			شریعت
Genesis	پیدائش	پیدائش	پیدائش
Exodus	خروج	خروج	خروج
Leviticus	احبار	احبار	احبار
Numbers	گنتی	گنتی	گنتی
Deuteronomy	استثنا	استثنا	استثنا
<i>The Prophets</i>			پیغمبر
Joshua	یشوع	یشوع	یشوع
Judges	قضاة	قضاة	قضاة
Ruth	روت	روت	
1-Samuel	1-سموئیل	1-سموئیل	1-سموئیل
2-Samuel	2-سموئیل	2-سموئیل	2-سموئیل
1-Kings	1-سلاطین	1-سلاطین	1-سلاطین
2-Kings	2-سلاطین	2-سلاطین	2-سلاطین
1-Chronicles	1-تواریخ	1-تواریخ	
2-Chronicles	2-تواریخ	2-تواریخ	
Ezra	عزرا	عزرا	
Nehemiah	نحمیاہ	نحمیاہ	
Tobit		توبیت	
Judith (ہاری)		جودت	

یہودی صحیفہ	عہد نامہ متیق	پروٹسٹنٹ کلیسیا	انگلش نام
آستر	آستر	آستر	Esther
1-مکابئیس			1-Maccabees
2-مکابئیس			2-Maccabees
ایوب	ایوب	ایوب	Job
زبور	زبور	زبور	Psalms
امثال	امثال	امثال	Proverbs
واعظ	واعظ	واعظ	Ecclesiastes
دانش	دانش		Wisdom
دانش مسیح			Ecclesiasticus
غزل الغزلات	غزل الغزلات	غزل الغزلات	Song of Songs
یسعیاہ	یسعیاہ	یسعیاہ	Isaiah
یرمیاہ	یرمیاہ	یرمیاہ	Jeremiah
نوحہ	نوحہ	نوحہ	Lamentations
ہیروک			Baruch
حزقی ایل	حزقی ایل	حزقی ایل	Ezekiel
دانی ایل	دانی ایل	دانی ایل	Daniel
ہوسع	ہوسع	ہوسع	Hosea
یوایل	یوایل	یوایل	Joel
عاموس	عاموس	عاموس	Amos
عبدیہ	عبدیہ	عبدیہ	Obadiah
یوناہ	یوناہ	یوناہ	Jonah
میکاہ	میکاہ	میکاہ	Micah (جاری)

انگلش نام	پروٹسٹنٹ کلیسیا	عہد نامہ عتیق	یہودی صحیفہ
Nahum	ناحوم	ناحوم	
Habakkuk	حقوق	حقوق	
Zephaniah	صفدیاہ	صفدیاہ	
Haggai	حجی	حجی	
Zechariah	زکریاہ	زکریاہ	
Malachi	ملاکی	ملاکی	
The Writings			تحریریں
Psalms			زبور
Proverbs			امثال
Job			ایوب
Song of Songs			غزل الغزلات
Ruth			روت
Lamentations			نوحہ
Ecclesiastes			داعظ
Esther			آستر
Daniel			دانی ایل
Ezra			عزرا
Nehemiah			نحمیاہ
1-Chronicles			1-تواریخ
2-Chronicles			2-تواریخ

عہد نامہ جدید کی کتب:

عیسائیوں کے عہد نامہ جدید میں شامل کتب کے اردو اور انگریزی نام درج

ذیل ہیں:

متی (Mathew)؛ مرقس (Mark)؛ لوقا (Luke)؛ یوحنا (John)؛ رسولوں کے اعمال (Acts)؛ رومیوں (Romans)؛ 1- کرنتھیوں (1-Corinthians)؛ 2- کرنتھیوں (2-Corinthians)؛ گلتیوں (Galatians)؛ افسیس (Ephesus)؛ فلپیوں (Philippians)؛ کلسیوں (Colossians)؛ 1- تھسلونیکوں (1-Thessalonians)؛ 2- تھسلونیکوں (2-Thessalonians)؛ 1- تیمتھیس (1-Timothy)؛ 2- تیمتھیس (2-Timothy)؛ ٹیٹس (Titus)؛ فلیمون (Philemon)؛ عبرانیوں (Hebrews)؛ یعقوب (James)؛ 1- پطرس (1-Peter)؛ 2- پطرس (2-Peter)؛ 1- یوحنا (1-John)؛ 2- یوحنا (2-John)؛ 3- یوحنا (3-John)؛ یہوداہ (Jude)؛ یوحنا عارف کا مکاشفہ (Revelation)۔

FARISHTON KI TARIKH

Translated By
YASIR JAWWAD

کتاب کے بارے میں

تینوں بڑے وحدانیت پرست مذاہب (اور بالخصوص اسلام) میں فرشتے خدا کے قاصد ہونے کے ناتے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں..... آسمان پر بیٹھے خدا اور زمین پر بسنے والے انسانوں کے درمیان فرشتے ہی واحد وسیلہ ہیں۔ وہ مختلف مذہبی تجربات..... رویا، مکاشفات، خوابوں، معجزات، کرشمات، غیبی امداد کے واقعات..... کی بہت سی کہانیوں اور الف لیلہ ولیلہ کے علاوہ اولیا کے قصوں میں بھی ملتے ہیں۔

اس کتاب کا مقصد فرشتوں سے متعلقہ مابعد الطبیعیاتی تصورات کو تاریخ و تہذیب کی روشنی میں پرکھنا اور پیش کرنا ہے تاکہ موافقتوں اور تضادات کے علاوہ سیاسی و ثقافتی اثرات کو واضح کیا جاسکے۔

EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE

3108, Gali Vakil, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6 (INDIA)

Ph: 23216162, 23214465 Fax : 0091 - 11- 23211540

E-mail : info@ephbooks.com, ephdelhi@yahoo.com

Website: www.ephbooks.com

